مَن رَأنِي فِي المَنَامِ فَقَد رَآنِي حَقًّا مسلم
زیارت
سرکارِ دوعالم ﷺ

كيفية الوصول لرؤيا سيدنا الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم

زیارت
سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فضیلۃ الشیخ حسن محمد شداد بن عمر باعمر الحضرمی

مترجم: پروفیسر ضیاء المصطفیٰ قصوری

رضا پبلی کیشنز ○ لاہور

یاد

امام اہل سنت مجدد دین وملت نائب غوث اعظم

امام احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

کتاب — كيفية الوصول لرؤية سيدنا الرسول ﷺ
زیارت سرکار دو عالم ﷺ

مصنف — فضیلۃ الشیخ حسن محمد شداد بن عمر باعمر مدظلہ العالی

مترجم — ضیاء المصطفیٰ قصوری

صفحات — 160

طباعت اول — دارالفیض گنج بخش۔ لاہور

طباعت دوم — ربیع الانور 1422ھ / جون 2000ء (رضا پبلی کیشنز)

اہتمام — میاں زبیر احمد علوی گنج بخشی قادری ضیائی

قیمت — 33/-

ناشر

رضا پبلیکیشنز۔ لاہور

روشنی

ان
——— سُہانی گھڑیوں
——— دل افروز ساعتوں
——— بہار آفریں لمحوں
کے نام

جب ———
طیبہ کا چاند
تمام تر طلعتوں ——— زیبائیوں کے ساتھ
اپنی تجلیات کا نُور بکھیرتا ہوا ———
جناب عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنگن میں اُتر رہا تھا ———
اور کائنات کا ذرہ ذرہ خوشیوں میں جھوم کر ———
طائران قدس کے ساتھ نوا سنج ہو کر ———
اھلاً و سھلاً مرحبا
کہتے ہوئے تشکر و امتنان کے جذبوں سے معمور ———
اپنی نیاز مندیوں کا خراج یوں پیش کر رہا تھا:

مُصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ذرۂ غبارِ خاکِ سایۂ آستانِ عرش نشاں
ضیاء المصطفےٰ قصوری

دُعا

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مُشکل شہِ مُشکل کُشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حُسنِ مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے مُنہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جُود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کُھلنے لگیں
عیب پوشِ خلق، ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مُرتجےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط
آفتابِ ہاشمی، نورُ الہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّم کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمیں رَبَّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو

عرض الغرض

آئینہ ــــ شفاف ہو تو صُورت صاف دکھائی دیتی ہے ــــ اور اگر مکدّر اور خراشیدہ ہو تو زیبا صُورت بھی بھیانک اور خراب نظر آتی ہے ــــ صُورت ایک ہے، فرق آئینے میں ہے۔

رؤیت دو طرح سے ہوتی ہے ــــ بصارت سے ــــ بصیرت سے ــــ بصارت جتنی تیز اور روشن ہوگی اتنا ہی اچھے طریقے سے دیکھا جاسکے گا ــــ دُور سے اور بہت دُور سے ــــ اور بصیرت جس قدر زیادہ ہوگی ــــ مضبوط ہوگی اتنا ہی ادراک زیادہ ہوگا ــــ بصارت کا تعلق نگاہ سے ہے ــــ اور بصیرت کا مسکن نہاں خانۂ دل ہے ــــ اگر زاویہ ہائے نگاہ درست ہو تو اس کی پرواز سرحد لامکاں ہے ــــ اور اگر زمینِ دل ہموار ہو تو اس میں ایک عظیم کائنات سما سکتی ہے ــــ

کائنات کون سی؟ ــــ انوارِ الٰہی کی ــــ تجلیاتِ ربّانی کی ــــ ان تجلیات کا ادنیٰ سایہ تو بھی قلب پر پڑجائے تو بصیرت بھی روشن بصارت بھی روشن ــــ حجابات کے حائل در و دیوار آن واحد میں منہدم ہوجاتے ہیں ــــ پردے چھٹ جاتے ہیں ــــ پھر مخفی گوشے اور زاویے، اسرار و رموز ایسے عیاں ہوجاتے ہیں کہ ایک ہی نگاہ اُٹھتی ہے ــــ حضوری کے جلوہ ہائے ضیا بار سے خیرہ ہوکر رہ جاتی ہے ــــ وہ لذت اور کیف میسر آتا ہے کہ

یہ حالت اور یہ کیفیت زباں سے بیان ہو سکتی ہے نہ ضبطِ تحریر میں لائی جا سکتی ہے ــــ پھر وہ جلوے ہیں کہ آدمی ان میں مست رہتا ہے اور ان میں ایسا کھو جاتا ہے کہ ناپائیدار دُنیا کے فانی نظارے اور فانی لذتیں و راحتیں اس کی نظر میں ہیچ ہوتی ہیں ــــ اور وہ وارفتگی میں محظوظ و مسرور نظر آتا ہے:

زیارت سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ــــ ایک نعمت عظمیٰ ــــ ایک سعادت کبریٰ

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

بزم ثنائے زُلف میں میری عروس فکر کو
ساری بہارِ ہشت خلد چھوٹا سا عطردان ہے

پہلے تو انسان اس عظیم ہستی کی زیارت کے تصور سے مرعوب ہو جاتا ہے کہ آیا ایسا ہو سکتا ہے؟ کیا مجھ جیسے عصیاں شعار، انتہائی گنہگار پہ یہ عنایت، یہ کرم ہو سکتا ہے؟ اگر ہو تو کیسے؟

جہاں تک تعلق ہے "کہ ایسا ہو سکتا ہے؟"

تو گزارش ہے ــــ ہو سکتا ہے، یہ اس کی عنایت سے اور ان کی مہربانی سے ــــ

آخر وہ محبوبِ یزداں ہیں ــــ اور اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوب اِسلیے نہیں بنایا کہ چھپا رکھا جائے ــــ بلکہ کائنات والوں کو بتانا ہے کہ میں خالق یکتا ہوں ــــ کائنات کا مالک ہوں ــــ الٰہ تنہا ہوں ــــ خُدائے لم یزل ہوں، قادرِ مطلق ہوں، کائنات کی تخلیق میرا ادنیٰ شاہکار

ہے اور میرا محبوب میری تخلیق کا اعلیٰ شاہکار ___ وہ دُریکتا ہے اور گوہر بے بہا ___ نہ میرا ثانی نہ اس کا دوسرا ___ یہی وہ محبوب ہے ___ مَیں نے اس کے ذکر کے ہر سو چرچے کر دیئے ___

مسلسل درود بھیج رہا ہوں ___ فرشتوں کی فوج صبح و مسا درودوں اور تحیتوں کے گجرے پیش کر رہی ہے ___ انوار کا سماں ہے اور روشن جہاں ہے ___ انبیاء انہی کے حضور نذرِ عقیدت گزارتے ہیں ___ مُرسلین انہی کی شوکتوں کے نغمے آلاپ رہے ہیں۔

کام گو وہ کرتا ہے، مَیں کہتا ہوں میں نے کیا ہے ___ اور سُنو سُنو! میں نے کائنات میں بسنے والوں کو کہہ دیا ہے۔

اگر میری بارگاہ تک رسائی چاہتے ہو تو درِ محبوب پہ دستک دینا ہوگی ___ وہ کہہ دیں تو پہنچ جاؤ گے ___ آرام سے ___ آسانی سے ___ اور پھر بارگاہ میں پہنچ کر میرے الطافِ کریمانہ کا مظاہرہ بھی دیکھنا ___ کہ ان حسن کا خراج کس طرح ادا کرتا ہوں۔

بات اس کے دہنِ شیریں سے نکلتی ہے تو میں کہتا ہوں ___ میرا محبوب تو میری ہی بات کر رہا ہے بجز اس کے کچھ نہیں ___

اِسی لئے تو مَیں نے کہہ دیا ہے:

جس نے ان کا کہنا مانا اس نے میرا ہی کہا مانا ___

فیصلہ وہی جو یہ فرما دیں ___ اور حال یہ ہے کہ فیصلہ کے خلاف کرنا تو کجا دل میں ذرہ برابر میل بھی محسوس کیا تو یاد رکھو ___ ایمان کا چمن اُجڑ جائے گا ___ کہیں کے نہ رہو گے ___ خسر الدنیا والآخرۃ ___

اور یاد رکھو! میں نے اس محبوب کو مستعار دیا ہے ___ اس کی

قدر کرنا ــــ "کون دیتا ہے کسی کو محبوب اپنا"۔

وہ محبوب ــــ حُسن کا پیکرِ دلربا ہے، جمال کا گُلِ رعنا ہے ــــ

وہ ــــ جہاں قدم ناز اٹھاتا ہے مَیں ان گلیوں کی قسم کھالیتا ہوں۔

میں نے اس کے رُخِ زیبا کی قسم کھائی ہے ــــ اس کے ہاتھوں کو اپنا ہاتھ قرار دیا ہے۔

جس زمانہ میں وہ رہ رہا ہے، اس کی قسم کھائی ہے ــــ

جس شہر میں ہے اس کی قسم کھائی ہے ــــ

اس کے سراپا ناز کی قسم اٹھائی ہے ــــ

ہاں ہاں! اس لیے کہ وہ میرا ــــ میرا محبُوب ہے ــــ

مَیں نے اسے ظاہری جمال اور باطنی کمال سے آراستہ کر دیا ہے ــــ

فھوالذی تم معناہ وصورتہٗ

ثم اصطفاہ حبیبا باری النسم

میں نے اسے اتنے کمالات، اِتنے علوم و معارف سے نواز دیا ہے کہ وہ ان کو کائنات پر نچھاور کر رہا ہے ــــ کمی آتی ہی نہیں ــــ

یہ جو تمہارے پاس کمالات و خُوبیاں ہیں ــــ علم ہے ــــ یہ اسی کی خیرات کا ایک استعارہ ہے ــــ

کائنات والو! ذرا غور سے سُنو ــــ

میرے محبُوب کی بارگاہ میں آؤ تو ادب سے آؤ، قرینے سے بولو اور سلیقے سے رہو ــــ میں نے ہر طرف پہرے بٹھا دیئے ہیں ــــ

بات کرو ــــ مگر آواز میرے محبُوب کی آواز سے بلند نہیں ہونی چاہیئے،

جس طرح آپس میں بُلند آواز ہو کر بولتے ہو، یہ انداز بھی یہاں بدلنا ہوگا،

کہیں ایسا نہ ہو کہ آواز اُونچی ہو جائے اور عمر بھر کے سرمایہ سے ہاتھ دھو بیٹھو ـــــ

وہ محبوب

یکتا ریاضِ دہر میں اس گل کی ذات ہے
بلبل ہزار بات کی، یہ ایک بات ہے
کیوں طائرانِ قدس نہ ہوں اس کی بلبلیں
یہ پھول، حاصلِ چمنِ کائنات ہے

خامۂ قدرت کا حسن دستکاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

سرتا بقدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول
لب پھول دہن پھول، ذقن پھول بدن پھول

یہ کائناتِ حُسن کا جلوۂ زیبا ہے اور جمالِ جہاں کا پیکرِ دلربا ـــــ یہ محبوب تو وہ ہے کہ نظامِ کائنات ان کے اشارہ ابرو کا منتظر رہتا ہے۔ یہ محبوب میرا ـــــ میرا محبوب ہے اور ہر چیز اسس کی دلربا اداؤں کے نثار کر دی ہے۔

اشارہ کر دیں سورج پلٹ آتے اور چاند دولخت ہو جاتے ـــــ بے جان پتھر گویا ہو جاتے ہیں ـــــ بے زبانوں کو زبان مل جاتی ہے ـــــ یہ اعجاز کہیں ہے؟

درختوں کو اشارہ کر دے تو زمین کا سینہ چاک کر کے اس کی بارگاہ میں آ کھڑے ہوتے ہیں ـــــ کوئی ہے ایسا تو مثال دو؟

یوں تو وہ ہر لحظہ میری بارگاہ میں ہوتا ہے ـــــ لیکن جب قربِ خاص کی رفعتوں سے بہرہ ور کرنے کے لئے قاب قوسین أو أدنیٰ کی منزلیں طے کر کے فأوحیٰ إلی عبدہٖ ما أوحیٰ ـــــ شرف اسرار و رموز اور ہمکلامی باہم گفت گو سے سرفراز فرما دیا ہے ـــــ یہ بتانا مقصود تھا کہ کائنات والو! کہیں دُنیا میں رہتے ہوئے اسے اپنے جیسا نہ سمجھ لینا ـــــ وہ تو حریم قدس میں رہتا ہے ـــــ کوئی اور ہے ایسا؟

وہ تو محبُوب ہی ایسا ہے کہ جملہ انبیاء و مرسلین کرام ایک جھلک دیکھنے کے لئے استقبال کے لئے آگئے۔

وہ سراپا جمال ـــــ پیکرِ کمال ایسا ہے کہ میں اس کے ناز اُٹھا رہا ہوں ـــــ وہ دیکھو ذرا نظر (میری طرف) اٹھاتی ہے ـــــ ہم نے یہ نوید سُنا دی ـــــ

"جس کو پسند کریں قبلہ بنالیں"۔

محبُوب کی کن کن اداؤں کا ذکر کیا جائے ـــــ دفتر ختم ہو جائیں گے قلم ٹوٹ جائیں گے ـــــ روشنائیاں ختم ہو جائیں گی ـــــ مگر ان کی دلربا اداؤں کا ایک باب بھی پُورا نہ ہوگا۔

جنہوں نے اس جمال جہاں آراء کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائی ہے ـــــ ان کی عقیدتوں سے مشامِ جاں معطر کیجئے ـــــ ان کی محبتوں پہ نثار جائیے ـــــ

ام معبد ـــــ صحرا نشین ایک خاتون نے اس سراپائے جمال کا جو نقشہ کھینچا ہے، اسے علامہ ارشد القادری نے اردو کے سانچے میں

یوں ڈھالا ہے :

پاکیزہ رو ـــــ تاباں وکشادہ چہرہ ـــــ خوش وضع سر ـــــ زیبا قامت، صاحبِ جمال ـــــ آنکھیں سیاہ اور فراخ ـــــ بال گھنے سیاہ اور گھنگریالے ـــــ آواز جاندار اور کچھ ایسی خاموش ہوں تو وقار چھا جائے ـــــ کلام فرمائیں تو پھول جھڑیں ـــــ روشن مردمک ـــــ سرگیں چشم ـــــ باریک وپیوستہ ابرو ـــــ دور سے دیکھنے میں دل پذیر ـــــ قریب سے دیکھو تو کمال حسین ـــــ شیریں کلام ـــــ واضح بیان ـــــ کلام الفاظ کی کمی بیشی سے پاک ـــــ بولیں تو معلوم ہو کہ کلام کیا ہے پروئی ہوئی کوڑیاں جو ترتیب آہنگ سے نیچے گرتی جا رہی ہیں ـــــ میانہ قد کہ دیکھنے والی آنکھ پستہ قدی کا عیب نہیں لگا سکتی ـــــ نہ طویل کہ طوالت نظروں میں کھٹکے ـــــ سراپا دو شاخوں کے درمیان تر و تازہ حسین شاخ کی طرح خوش منظر ـــــ جس کے رفیق پروانہ وار گرد و پیش رہتے ہیں ـــــ نہ تنگ نظر نہ بے مغز ـــــ نہ کوتاہ سخن نہ فضول گو ـــــ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جنہوں نے اس حسن دلنواز کو الفاظ کے نگینوں میں پرویا ہے ـــــ ان میں کہیں منبع فصاحت وبلاغت جناب سیدنا علی مرتضیٰ ہیں ـــــ کہیں ابو ہریرہ ہیں ـــــ کہیں انس بن مالک ہیں ـــــ کہیں جابر بن سمرہ ہیں ـــــ ابو امامہ ہیں ـــــ کہیں ابو طفیل ہیں ـــــ کہیں یزید الفاسی ہیں ـــــ ھند بن ابی ھالہ ہیں ـــــ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

جناب عمرو بن العاص سے پوچھا گیا ـــــ

ذرا مصدر کمال کا سراپا ناز تو بیان کرو ؟

یہ سُننا تھا کہ آنکھوں سے آنسوؤں کا چشمہ اُبل پڑا ــــ کہنے لگے ــــ
قسم بخُدا! نظر بھر کر دیکھا ہی نہیں گیا بیان کیا کروں ؟
عشق و محبت، اخلاص و ایثار کی لاتعداد داستانوں سے احادیث و سیر کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔
کسی کی نظر میں سمایا ــــ تو ایسا سمایا کہ وہی سمایا اور کچھ نہ رہا ــــ
جب پتا چلا کہ آج اس طلعت زیبا کی زیارت سے نگاہیں محروم ہو رہی ہیں ـ
اس حیات ناپائیدار میں فراق کی گھڑی آپہنچی ہے ــــ جُدائی کے لمحات آ گئے ہیں ــــ ہاں ہاں وہ ساعت بھی آگئی کہ عشق خوُن کے آنسو روئے گا ــــ محبت اشک بہائے گی ــــ کیا بنے گا ؟ قیامت کیوں نہیں آ جاتی ــــ آسمان کیوں پھٹ نہیں پڑتا ــــ کیا اس کے بعد بھی کسی قیامت نے آنا ہے ؟
جذبات کا تلاطم جب نہ تھما تو نگاہیں آسمان پر لگ گئیں ــــ ایسی لگیں کہ لگی رہیں ــــ ایسی جمیں کہ جمی رہیں ــــ
اس بے خودی کے عالم ــــ جذبات محبت میں ــــ شکستہ دل کے ساتھ بس یہ الفاظ نجانے کن اداؤں اور ولولوں سے ــــ دل کی گہرائیوں سے سفر کر کے نوکِ زبان تک پہنچے۔
اَللّٰھُمَّ اذھب بصری حتی لا اَرٰی بعد حبیبی مُحمّد اَحدا
اے پروردگار !
آئے ہیں وہ دل میں ــــ سمائے ہیں نگاہ میں ــــ اب بس وہی رہیں گے کوئی اور نہ ہو گا ــــ اپنی کائنات کی ساری رعنائیوں کو ــــ زیبائیوں کو ــــ آسمانوں کی وسعتوں کو ــــ زمینوں کی پہنائیوں کو ــــ

کہکشاؤں کی نُور پرکاریوں کو ـــــ ستاروں کی جھلملاہٹوں کو ـــــ آفتاب کی تابانیوں کو ـــــ قمر کی درخشانیوں کو ـــــ سمندروں ـــــ دریاؤں کی روانیوں کو ـــــ اشجار و احجار کی ـــــ کوہ و دمن کی شہامتوں اور دلربائیوں کو ـــــ غرض ـــــ غرض کائنات کے ذرّے ذرّے کو ـــــ نگاہوں سے اوجھل ـــــ اوجھل کردے ـــــ

اس لئے کہ بس اب انہوں نے ہی یہاں رہنا ہے ـــــ

التجا کے الفاظ میں خُدا جانے کس غضب کی رقت اور دلسوزی تھی کہ بابِ استجابت تک باریابی میں لمحہ بھر کی دیر نہیں لگی ـــــ کمخواب بصارت کا فرش پہلے ہی سے بچھا ہوا تھا ـــــ ان کے جلوہ کو بسایا ـــــ اور اپنی مُراد پا گئے ـــــ ایک نئی دُنیا بسا گئے ـــــ

قصّہ مختصر ـــــ اور انتہائی مختصر۔

انہی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا کہنا ہے ـــــ جو خوابوں کی دُنیا میں میری طلعت زیبا کی زیارت سے شاد کام ہوا ـــــ تو وہ میرے ہی جلوہ ضیا بار کو دیکھتا ہے ـــــ کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا ـــــ کوئی اور اس پیرہن میں آسکتا ہی نہیں ـــــ

تو آیئے ـــــ ان کے جلوؤں سے اپنے ویران خانے کو آباد کریں ـــــ

ان کی دلربا یادوں سے اپنے خزاں رسیدہ چمن کو بہار آشنا کریں۔

ہماری نافرمانیوں کی داستان اِتنی طویل اور تاریک ہے کہ حریم قدس کے نازنین کے جلوؤں کو بسانے کے لئے تمام دروازے اپنے اوپر خود مقفل کر دیئے ہیں ـــــ

ہماری عصیاں شعاری اور ستم کاری اس قدر حد سے تجاوز کر گئی ہے کہ جمالستانِ محبت کے مکینوں کے تمام راستے بند کر دیتے ہیں ——

اب تو یہی ہے —— کہ

اپنی بدبختی پہ اشک ہائے ندامت بہا سکتے ہیں —— وہ بہاتے جائیں —— نگاہِ کرم ہو گئی تو بات بن جائے گی —— ان کی نگاہ جاں فروز اُٹھ گئی تو تمام تاریکیاں کافور اور تمام ظلمتیں دُور ہو جائیں گی —— (ان الحسنٰت یذھبن السیئات) نا اُمید نہ ہو جائیے —— کسی کی فریب کاری اور مکاری میں نہ آئیے —— اسی جادہ پر چلتے جائیے جو ان کے نگر کو جاتا ہے —— بس ایک نگاہ پڑ گئی تو قرنوں کی مسافتیں پلک جھپکتے طے ہو جائیں گی —— اور باریابی کی سعادت سے بہرہ ور ہو جائیں گی —— اور جتنے ہیں خالی جام سب بھر جائیں گے ——

کتاب "کیفیۃ الوصول"

یہ کتاب حسن ہے اور ہے بھی سراپا جمال —— اس میں وہ کچھ کمال ہے جس نے مجبور کر دیا کہ اسے اردو کے سانچے میں ڈھالا جائے —— تاکہ یہاں کے قارئین بھی اس سے مستفید ہو کر اپنی تاریک کائنات کو روشن کر سکیں ——

مؤلف حسن محمد شداد

نام بھی حسن کام بھی حسن —— چلنا پھرنا بھی حسن —— اٹھنا بیٹھنا بھی حسن —— کھانا پینا بھی حسن —— الغرض حسن کو حسن زادیے اور حسن

ناچنے سے دیکھیں حسن سراپا حُسن نظر آتا ہے ——

حضوری کی لذتوں سے شاد کام اس شخصیت کا پورا اسم گرامی حسن محمد شداد بن عمر با عمر الحضرمی المدنی ہے —— ۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ بمطابق ۱۹۳۷ء ولادت ہوئی —— والد گرامی کے زیر تربیت نشوو نما کے مرحلے طے ہوئے۔ وہ باکمال عالم اور باجمال صُوفی تھے —— اوائل عمر میں ہی نازنین جہاں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے کچھ ایسی محبت ہوگئی کہ بس انہی کے ہو کر رہ گئے

اس داستان ایمان افروز اور رُوح پرور کا آغاز کچھ یوں ہوتا ہے :

—— شروع شروع میں پریشان رہتے —— مغموم رہتے —— افسردگی اور اضطراب اس حد تک بڑھا کہ کھانا پینا کم اور نیند حرام ہوگئی —— دل افسردہ اور جاں آزردہ کو سکوں دینے کے لئے گوشۂ تنہائی میں پناہ لیتے —— دروازہ بند کر لیتے —— سوزشِ غم کی تمازت بڑھنے میں ذرا دیر نہ لگتی —— کہ ضبط کا پیمانہ چھلک جاتا اور اشکوں کی لڑی بندھ جاتی —— پھر کیا ہوتا —— آہیں اور سسکیاں —— نجانے یہ کس طرح کی دلدوزی اور جاں سوزی تھی کہ کیفیت ایک دو گھنٹے ، دو چار دن نہیں بلکہ دو ماہ تک دراز ہوگئی ——

ایک روز خیال آیا مسجد جا کر خدائے لم یزل کی بارگاہ میں تضرع و زاری کی جائے —— وہی جو دلوں کے بھید اور اسرار و رموز سے آگاہ ہے —— اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے —— شکستہ دل اسی کی یادوں سے جوڑے جاتے ہیں —— بے قراروں کو قرار اسی کی بارگاہ سے ملتا ہے —— مسجد نبوی میں حاضر ہُوئے جہاں ہر لحظہ اور ہر گھڑی رحمت کی گھنگھور گھٹائیں چھما چھم برستی ہیں —— انوار و تجلّیات کی ہر آن بارش برستی رہتی ہے —— جہاں قدسیوں کا نزول و صعود جاری رہتا ہے —— سبز گنبد کے رحمت بھرے

سائے میں دو رکعت نفل پڑھے ـــــ بارگاہِ بے کس پناہ شہنشاہِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ھدیہ درود و سلام پیش کیا ـــــ کس سوز و گداز ـــــ کس رقت کے عالم میں نذر کیا ہو گا کہ نگاہیں کھلتی گئیں اور راستے روشن ہوتے گئے ـــــ خاطر پہ یہ خیال عاطر گزرا کہ جس آیت پر پہلے نظر پڑے گی ـــــ اس پر غور و فکر کروں گا ـــــ اسے ہی حرزِ جاں بناؤں گا ـــــ اسی کی روشنی میں لائحہ عمل ترتیب دوں گا ـــــ قرآن مجید کھلا ـــــ جس آیت پر نظر پڑی وہ سورۂ احزاب کی یہ آیت ہے :

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

سبحان اللہ! شرح صدر حاصل ہوا ـــــ بے قراری ختم ہوئی اور سکون و اطمینان نصیب ہوا ـــــ اب کیا تھا؟ قدرت نے خود دستگیری فرما دی تھی۔

درود و سلام کو زبان پہ کچھ اس طرح سجا لیا اور دل میں کچھ اس طرح بسا لیا کہ چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے ـــــ بلند و آہستہ درود شریف کا ورد جاری رکھتے ـــــ بات بڑھی ـــــ تو بہت آگے تک چلی گئی ـــــ سوز و گداز کا جو دھواں آہوں اور سسکیوں کی صورت میں نکلتا تو قرارِ جاں ـــــ رحمتِ عالمیاں کی چوکھٹ پہ باریاب ہو جاتا ـــــ پھر حسن کو وہ دولت ملتی کہ کائنات کی بڑی سے بڑی نعمت اس کے آگے ہیچ ہے ـــــ نجانے کتنی مرتبہ پناہ بے کساں، چارہ سازِ درد منداں، غمگسار آشفتہ حالاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضوری کی دولتِ لازوال ملی ـــــ محبوبِ خدا، شہِ ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رخِ زیبا کی زیارت سے کس طرح شاد کام رہتے ـــــ اللہ تعالیٰ ہی

جاتا ہے۔

پہلی مرتبہ جب سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرم فرمایا تو اس وقت عمر سترہ برس تھی۔ یہ ۱۳۷۷ھ کی بات ہے —— پھر یہ سلسلہ جاری رہا۔

آپ نے کسی مدرسہ یا جامعہ میں باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ آقائے دو عالم، شہنشاہِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عنایات و کرم نوازیوں سے والدِ مکرم سے برکاتِ علوم حاصل ہوئیں۔

آپ نے اپنے آبائی وطن "براوہ" میں ایک عظیم الشان مسجد نور اور ایک مدرسہ نور تعمیر کیا ہے۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لحظہ اور ایک ایک لمحہ دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے وقف ہے۔ عشق محبوبِ خدا علیہ التحیۃ والثناء کی خوشبو پھیلانے کے لئے مختلف ممالک کے سفر بھی کرتے رہتے ہیں۔

ثنائے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے قلم وقف ہے۔ اس وقت تک میرے سامنے ان کی ۲۲ تالیفات کی فہرست ہے ان کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ فیض الانوار فی سیرۃ النبی المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
۲۔ خصائص الاسرار فی نظم الاستغفار و صلوات علی النبی المختار
۳۔ الفتح التام للخاص و العام فی الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر الانام
۴۔ نفحات الفوز والقبول فی الصلوٰۃ علی الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
۵۔ الرحمۃ الشاملۃ فی الاربعین الفوائد الحاصلۃ لمن صلی وسلم علیہ
۶۔ البشر والابتهاج فی قصۃ الاسراء والمعراج
۷۔ الکنوز المخفیۃ فی مدح خیر البریۃ علی نمط الہمزیۃ

۸۔ الصلاۃ مفتاح الجنۃ فیما جاء فی الکتاب والسنۃ

۹۔ سر الوصول فی الصلاۃ والسلام علی الرسول علی الحروف المہملۃ

۱۰۔ نیل الشفاء فی سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۱۔ الغنیمۃ فی المبشرات العظیمۃ

۱۲۔ المسک والطیب فی مدائح الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۳ الحبل المتین فی المواطن الاربعین فی الصلاۃ علی النبی الامین نظما

۱۴۔ المورد الاھنیٰ فی نظم اسماء اللہ الحسنیٰ

۱۵۔ کیفیۃ الوصول لرؤیۃ سیدنا الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۶۔ اللؤلؤ والمرجان فی نظم اسماء حبیب الرحمٰن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۷۔ حلیۃ الدنیا والدین فی مدح الاولیاء والصالحین

۱۸۔ النور الراسخ فی اسناد الوالد من السادات والمشائخ

۱۹۔ الکوکب الساعی فی ترجمۃ وسیرۃ سیدی احمد الرفاعی

۲۰۔ فوز الدین فی مناقب ابی العالمین

۲۱۔ عبیر الوردۃ علی نہج البردۃ

۲۲۔ الفضل والامداد فی ترجمۃ الوالد الشیخ محمد عبداللہ شداد

حسن جو لکھتے ہیں حسین لکھتے ہیں ــــ نظم ہو یا نثر ــــ تحریریں آمد ہی آمد ہے آورد کا عمل دخل کہیں نظر نہیں آتا ــــ مدح و ثنا محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء میں جب قلم چلتا ہے تو رکنے کا نام نہیں لیتا ــــ تمام تالیفات نظم و نثر جناب سید کائنات فخر موجودات، امام الانبیاء، شہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محامد و مدائح پر مشتمل ہیں ــــ ایک کتاب میں اسمائے حسنیٰ نظم کئے ہیں ــــ ایک اولیاء کے بارے میں اور ایک حضرت

شیخ المشایخ رونق بزم اولیا، سیدنا احمد الرفاعی اور ایک مؤلف کے والدِ محترم فضیلۃ الشیخ محمد عبداللہ شداد کے بارے میں ہے۔

آپ کی کتاب "کیفیۃ الوصول الی رؤیۃ سیدنا الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی میرے کرم فرما جناب سید محمد شاہ بخاری اسسٹنٹ کیوریٹر نیشنل میوزیم کراچی نے زیارت کرائی ــــ دیکھتے ہی دیکھتے آنکھوں میں بس گئی ــــ دل میں گھر کر گئی ــــ بخاری صاحب نے ترجمہ کے لئے فرمایا ــــ فقیر نے بغیر کسی تردد کے ہاں کر دی ــــ طے یہ پایا کہ آدھی کتاب کا ترجمہ میں اور آدھی کا وہ (بخاری صاحب) کریں گے ــــ انہوں نے کتاب کی ایک فوٹو سٹیٹ کاپی مجھے عنایت فرما دی، اصل اپنے پاس رکھی اور خود وہ محکمانہ ورکشاپ میں عازم مصر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لطفِ عمیم اور کرم عظیم سے ایک ماہ کے اندر اندر ترجمہ مکمل ہو گیا اور بخاری صاحب کو کراچی ارسال کر دیا ــــ

بخاری صاحب کو یہ کتاب مولانا محمد جعفر ایڈیٹر ماہنامہ "دی منارٹ" کراچی نے ترجمہ کے لئے دی تھی ــــ ان کے وصال کی وجہ سے اس کی طباعت معرضِ التوا میں رہی ــــ اگست ۱۹۹۷ء میں جب کراچی جانا ہوا تو بخاری صاحب سے طباعت کے لئے اجازت لی۔ انہوں نے بصد خوشی اجازت مرحمت فرما دی ــــ

استاذ گرامی جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب کا انتہائی تشکر گزار ہوں کہ انہوں نے ترجمہ پر نظر ثانی فرما کر اسے قابلِ اشاعت بنایا قبلہ ڈاکٹر صاحب فقیر کے محسن اور ہمیشہ شفقت فرماتے رہتے ہیں۔ اپنی انتہائی مصروفیات کے باوجود آپ نے نہ صرف نظر ثانی فرمائی بلکہ ایک وقیع، علمی مقدمہ بھی

تحریر فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

میرے محسن اور انتہائی کرم فرما جناب میاں زبیر احمد علوی گنج بخشی قادری ضیائی زیب سجادہ آستانہ حضرت داتا گنج بخش نے یہ کتاب ملاحظہ فرمائی تو چھاپنے کے لیے فوراً رضامند ہو گئے۔ میاں صاحب ایک دردِ دل، وسیع نظر، صاف گو اور بے باک شخصیت کے مالک ہیں۔

"رضا پبلی کیشنز" سے بہت سی اسلامی کتب کی اشاعت فرما چکے ہیں۔ دین و علم سے گہرا شغف رکھتے ہیں اور یہ علمی محبت حکیم اہل سنت جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی ہم نشینی اور صحبتوں کا فیضان ہے۔

"دار الفیض گنج بخش" کے نام سے اب ایک ادارہ قائم کر رکھا ہے۔ اپنی رہائش گاہ "صدام منزل" میں ایک گوشہ اس کے لئے وقف ہے۔ دینی کتابوں کی اشاعت اور ان کی مفت تقسیم کا سلسلہ (بغیر ڈاک ٹکٹ طلب کئے) جاری ہے۔ حال ہی میں قصیدہ بردہ انتہائی خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے۔

کتاب ہذا "کیفیۃ الوصول الی رؤیۃ سیدنا الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی دیدہ زیب، خوبصورت اشاعت کے لئے اہتمام فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عمر دراز اور جزائے بے حساب سے نوازے۔ آمین!

ضیاء المصطفٰے قصوری

۵ر شوال المکرم ۱۴۱۹ھ
۲۴ر جنوری ۱۹۹۹ء

تقدیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ اَرۡسَلَہُ اللّٰہُ رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ، سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ

محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے والہانہ محبت وعقیدت ایمان کا تقاضا بھی ہے اور عقل و دانش کا بھی۔ اس لیے کہ یہ بے مثل وجود، تخلیق کا نقطۂ کمال بھی ہے اور خالق کی ذات کا بُرہانِ عظیم بھی۔ جن تمام کی ذات ستودہ صفات کا ہر پہلو محبت وعقیدت کی جلوہ گاہ ہے۔ اگر ایک حسن وجمال کے ظاہر پر فریفتہ ہے تو دوسرا کردار و سیرت کی محبوبیت پر نثار ہے۔ آنکھیں اُن کے لیے فرشِ راہ ہیں تو دل اُن کے حضور سجدہ ریز، شخصیت میں انجذاب وجذب کی وہ قوت ہے کہ سب کھنچے آتے ہیں۔ بقول شیخ اکبر علیہ الرحمۃ۔

؎ یَا مَنۡ هُوَ لِلۡقُلُوۡبِ مَغۡنَاطِیۡس

محبت انسان کی فطرت میں داخل ہے اور یکسوئی و ذہنی وحدت کی متقاضی ہے۔ یہ شراکت برداشت نہیں کرتی۔ اس لیے کہ محبت جذبۂ صادق ہے اور دُوئی پسند نہیں، توحید مست ہے۔ قرآن مجید محبت کو ایمان کی بنیاد قرار دیتا ہے اور ایمان شرک سے منزہ اور کثرت سے پاک ہے اس لیے محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ شراکت برداشت کرتی ہے اور نہ مداہنت۔

حبِّ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوّلین مظاہر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔ ان کی زندگیاں اتباعِ رسالت سے آراستہ تھیں اور اُن کے دل حُبِّ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار تھے۔ ہر صحابی فنا فی الرسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس منزل پر تھا جہاں سے علی الدوام بُوئے حبیب آتی تھی۔ وہ قرب سے متمتع اور حضُوری کی لذّت سے فیضیاب تھے۔ محبت قرب چاہتی ہے اور وہ انہیں حاصل تھا مگر انہیں یہ دھڑکا ضرور لگا رہتا کہ کہیں وصال کے لمحات گریزپا نہ ہوں۔ حیاتِ ظاہرہ کے بعد آپ کی رفعتِ شان اور آپ کا مقامِ محمود کہیں ان قربتوں میں حائل نہ ہو جائے، وہ جب ایسا سوچتے تو تڑپ اُٹھتے، اُن کا سرمایۂ حیات اس محبت کے سوا اور کیا تھا، اس بے چینی اور اضطراب میں اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (صحیح بخاری باب علامۃ الحبّ عن ابن مسعود) اور اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ (حوالہ سابق) کے شیریں جملے اُن کے لیے قرارِ جان بنتے۔

صحابہ کرام کے عہدِ زرّیں کے بعد جسمانی قرب اور حسّی نسبت کی وہ شکل برقرار نہ رہی جس سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فیضیاب تھے مگر درد کی کسک اور محبت کی تپش اب بھی بے چین رکھتی تھی، مقدر کی نارسائی اور زیارتِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے محرومی نے تمنائے وصال کو دوچند کر دیا اور آتشِ شوق نے محبت و نسبت کے وہ چراغ روشن کیے کہ عُشاق کی زندگیاں سراپا گداز بن گئیں۔ اس ذہنی کرب اور دلی سوز کے اظہار کے پیرائے مختلف تھے مثلاً، کہیں ذہنی رابطہ محبت کرنے والوں کو تصوراتی قرب مہیا کرتا اور خیالات کی حسین دُنیا بساتے رہتے، خواب میں دیدار کی خواہش اس یقین سے دوچند ہو جاتی کہ ایسے خواب، خام خیالی کے مظہر نہیں بلکہ ایسی حقیقت ہیں جس کے اشارے قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی موجود ہیں، حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں رویا اور ان کی تعبیر کے بارے میں مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ (سورۂ یوسف: ۲۷) کا ارشاد، مسلمان علماء کے ہاں فنِ تعبیر رویا کی اہمیت کا ذریعہ بنا اور اس نے خواب کو

زندگی سے قریب تر کر دیا۔ رؤیا صالحین کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار دے کر انہیں آمدہ واقعات کا پیغام گردانا گیا "الرُّؤْيَا الحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ مِنَ النُّبُوَّةِ۔ (صحیح بخاری کتاب التعبیر باب رؤیا الصالحین عن انس بن مالک) اس پر مستزاد یہ کہ خواب میں نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا واضح امکان، شوقِ زیارت کے لیے مہمیز بنتا رہا، انہیں یقین تھا کہ یہ محض خوش فہمی نہیں۔ عین حقیقت ہے کہ ضابطہ یہی ہے: "مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ" (صحیح بخاری کتاب التعبیر باب من رأی النبی فی المنام، عن ابی قتادہ) خواب میں زیارت کا یہ اعتماد تمنائے دیدار کا بہت بڑا محرک رہا ہے کہ جس خوش قسمت کو خواب میں یہ نعمت حاصل ہو گئی وہ یقیناً عالم بیداری میں زیارت کی تعبیر پائے گا کہ اصول یہ ہے۔

مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي (صحیح بخاری کتاب التعبیر باب من رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) ایک دوسری روایت میں ہے۔ "مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي (صحیح بخاری کتاب التعبیر باب من رأی النبی فی المنام عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ) زیارتِ محبوبِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مزین خواب کو اضغاث احلام، کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ شیطان اپنی ہزار قوت صورت گری کے باوجود مثالِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا فریب نہیں دے سکتا اور نہ قوتِ متخیلہ اپنی بے پناہ وسعتوں کے باوصف ان سا ہیولہ تراش سکتی ہے۔ پیغمبر حق و صداقت کا بدل، مثل یا نظیر نہ حیاتِ ظاہرہ میں ممکن ہے اور نہ عالمِ رؤیا میں۔ یہی اعتماد عشاق دربارِ نبوی کو تحریک دیتا ہے کہ اس روئے زیبا کی رعنائیوں سے فیضیاب ہوں۔ ظاہر میں یہ سعادت مل جائے تو اوجِ مقدر کا کیا کہنا اگر خواب میں قسمت یاوری کرے تو بھی خوش بختی کی انتہا، خواہشِ دیدار بہر طور تعبیر چاہتی ہے، حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو نیند کو بھی تکمیلِ خواہش کا دورانیہ بنانے پر مصر ہے محرومِ وصال کہاں

سوتے ہیں وہ تو آنکھ اس لیے بند کر لیتے ہیں کہ دیدار کی توقع رکھتے ہیں، یہ دیدار کیونکر نصیب ہو، اس کے لیے کیا محنت درکار ہے یہ ایک ایسا موضوع ہے جو ہر عاشق کو بے چین رکھتا ہے، جن کے نصیب یاور ہوئے انہوں نے اپنے اپنے انداز میں اسباب تلاش کر لیے، کوئی وسیلہ آزمایا گیا اور ہر بار مراد کو پہنچا تو اس پر زیادہ توجہ رہی ضرورت تھی کہ ان زیارت کے متوالوں کو ساحل مراد کا سلیقہ سمجھایا جاتا، یہ یقین تو ہر کہیں تھا کہ وہ وجودِ منوّر ہر لحظہ نور فشاں ہے، کس طرح اس نورانیت سے مستنیر ہوا جائے۔ یہ تڑپ دلوں کو بیقرار کیے ہوئے تھی کہ بحمد اللہ یہ نوید سعادت، حسن محمد عبد اللہ، شداد بن عمر با عمر الحضرمی کی کاوشوں سے ہر قلب مومن کے لیے وجہ تسکین بنی اور "مغناطیس القبول" کی مقناطیسیت نے قلب و نظر کو تسخیر کر لیا۔

عہد حاضر کے ایک محبِّ صادق اور عربی زبان و ادب کے صاحب طرز عالم حسن محمد عبد اللہ کو یہ خیال آیا کہ زیارت حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہشوں کو تکمیل کی راہ دکھائی جائے اور اصحاب فکر و نظر کے تجربات اور معمولات کو استفادہ عوام کے لیے پیش کر دیا جائے "مغناطیس القبول فی الوصول إلی رؤیا سیدنا الرسول صلی اللہ علیہ وسلم" اسی جذبے کا عملی مظہر ہے، ۱۲ ربیع الانور ۱۴۰۳ھ کی مبارک ساعت کو یہ مختصر جامع اور بیش قیمت تحریر منصۂ شہود پر راحت جاں بن کر نمودار ہوئی۔ اس کتاب کی تدوین کا محرک احباب کا اصرار تھا کہ انہیں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری کا شوق بے چین کیے ہوئے تھا، کہتے ہیں کہ یہ اصحاب تھے جنہوں نے "طلبوا منی ان أؤلف لهم أسمی کتاب وأن أجمع لهم فوائد مایفید لرؤیة سید الأحباب، الراقی إلی حضرة الاقتراب صلی الله علیه وسلم وعلی الآل والاصحاب"۔ شیخ الحضرمی نے کتاب کے ابتدائی چالیس صفحات کو نہایت اہم اور کار آمد مباحث کے لیے وقف کیا ہے، یہ اس کتاب کا وہ علمی و تحقیقی حصہ ہے جس میں زیارت کے امکان، اہمیت اور نوعیت پر عالمانہ گفتگو کی گئی ہے۔

خواب میں زیارت کا امکان ان احادیث سے واضح کیا گیا ہے جن میں رُویا صادقہ کا بیان ہوا اور خیال و تصور کی نارسائی کی نفی کی گئی، یہ جب نص سے ثابت ہے کہ خواب میں رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال محض نہیں ہوتا کہ ان کی شکل خواب میں بھی ممکن نہیں تو مومن صادق کو یقین ہونا چاہیئے کہ بیداری کا لمحہ ہو یا خواب کا وقفہ آپ کی آمد بہر صورت آپ ہی کی آمد ہے، جب یہ عقیدہ خبر و یقین بن جاتا ہے تو مومن کی زندگی ہمہ وقت محو انتظار رہتی ہے، یہ تسلیم وجود کا حصّہ بن جائے تو ہر لحہ ان کی آمد کا انتظار معمولاتِ زندگی کو بدل دیتا ہے، یہ دائم الحضوری، کی کیفیات حیاتِ ظاہرہ کی تہذیب کرتی ہیں۔ بے عملی، نافرمانی، عدم توجہی یا غفلت کا شائبہ نہیں رہتا کہ ان کی آمد کسی بھی وقت متوقع ہوتی ہے، اِس سے اتباعِ کامل کا داعیہ اُبھرتا ہے، اتباع کا حُسن محبت سے عبارت ہے اور محبت کرنیوالا محبُوب سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں رہ سکتا۔

"کیف تطیب الحیاۃ اذا کان الواحد لا یذکر رسُول اللہ ولا یتشوق إلیہ و یحنّ لہ، و یصلی علیہ إذا سمع ذکرہ"

ستون حنانہ کی آہ و زاری عشاق کے سینوں میں کہرام مچا دیتی ہے کہ وہ محض لکڑی اور اتنا گداز، اور یہ احسن تقویم اور بلا ذوق وصال جبکہ یہ یقین بھی ہو کہ حیاتِ کائنات کا کوئی لمحہ بھی اس وجہ تخلیق کون ومکان کے بغیر نہیں ہے کہ علتِ حیات وہی ہیں۔

أن الرسُول الأمین لا ینقطع عن ھذا الکون لحظۃ لأنہ ھو أھل الوجود وأفضل من کل موجود"۔ . . . لأنہ ھو أول نُور خلق اللہ . . . فکیف یغیب عن الکون وھو سیّد الأکوان"

یہ وہ اعتماد ہے جو خواہش زیارت کے لیے مہمیز ہے اور یہی اس کتاب کی تالیف کا محرک بنا ہے۔

کتاب میں "رویا صادقہ" کی مبشرانہ حیثیت، خواب اور بیداری میں زیارت پر روایات اور علماء کے اقوال وارشادات۔ بعض اشکالات کی وضاحت و توجیہہ، ایک رات یا ایک لمحہ میں تمام روئے زمین پر زیارت کے امکان پر دلائل وشواہد، رؤیا کی اقسام و آداب، نیند کی ضرورت اور افادیت اور اسی قسم کے متعدد موضوعات جن پر گفتگو کی گئی ہے، حوالہ جات سے گفتگو کو وقار بخشا گیا اور سلاست بیان سے قاری کی دلچسپی اور شوق کو ابھارا گیا، یوں کتاب اپنی علمی و دینی منزلت کے ساتھ عربی زبان کا ایک ادب پارہ بن گئی۔

رؤیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت کے حصول کے لیے کتاب کے صفحہ ۱۲۱ سے ایک سو تینتیس وظائف کا تذکرہ ہے۔ ان میں سے بیشتر شیخ الحضرمی صاحب کتاب کے مجرب نسخے ہیں جو انہوں نے بزرگان دین اور صلحاء امت سے حاصل کیے۔ بعض سے آپ کی ملاقات ہوئی اور متعدد سے علمی استفادہ کیا کہ ان کے معمولات ان کی اپنی کتابوں میں درج تھے یا تلامذہ اور معتقدین نے نقل کیے تھے۔ مؤلف کی کوشش یہی رہی کہ ہر معمول کو سند حاصل ہو جائے۔ اس لیے انہوں نے تحقیق و جستجو میں بہت عرصہ گزارا اور اپنے دور جو عصر حاضر ہی ہے تک کا ایک عظیم ذخیرہ قارئین کو پیش کر دیا اور اس سلسلے میں جن کتب سے انہوں نے استفادہ کیا ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

- شیخ مجد الدین الفیروز آبادی کی کتاب "الصلوت والبشر فی الصلوۃ علی خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم"۔
- شیخ احمد بن ادریس المغربی صاحب "منح العبادۃ لأهل السلوك والإرادة"
- علامہ یوسف النبہانی کی "سعادۃ الدارین" "جامع الصلوات" اور "جواہر البحار"
- محمد بن علوی المالکی کی کتاب "الذخائر المحمدیۃ" اس پر زیادہ انحصار رہا۔
- عبدالرحمٰن بن علوی الحداد کی کتاب "وسیلۃ العباد إلی زاد المعاد" یہ مجموعہ اوراد ہے۔
- شیخ الحبیب عبدالرحمٰن ہادی الحداد کی کتاب "إجازات ومكاتبات"۔

- الشیخ الحبیب ابوبکر المشہور کی کتاب "قبسات النور فی ترجمۃ الحبیب علی المشہور"
- الشیخ الحبیب حسن محمد فدعق کی کتاب "الفوائد الحسان"
- الشیخ احمد الطیب بن البشیر کی تالیف "سر الاسرار و الصلوات الطیبۃ"
- الشیخ الحضرمی حسن محمد عبداللہ (مصنف کتاب) نے اپنی بعض تصنیفات و تالیفات کا حوالہ بھی دیا ہے مثلاً "نفحات الفوز و القبول فی الصلوٰۃ و السلام علی سیدنا الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اور فیض الانوار فی سیرۃ النبی المختار"

اسی طرح احادیث و سلوک کی بعض دیگر کتب کا حوالہ بھی دیا گیا۔ احادیث زیادہ تر صحاح و سنن سے ہی لی گئیں۔

کتاب کے آخر میں ہم عصر علماء و صوفیاء کی تقاریظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ کتاب کی کس قدر پذیرائی ہوئی ہے۔ عربی زبان میں تحریر کیا جانے والا یہ مجموعہ اوراد اردو داں طبقہ کے حیطہ تعارف میں نہ آسکتا تھا اگر ہمارے دوست، جواں سال ماہر تعلیم اور صاحب ذوق پروفیسر ضیاء المصطفٰے قصوری صاحب اس کار خیر کا بیڑہ نہ اٹھاتے۔ قصوری صاحب علمی خاندان کے صاحب نسبت جوان ہیں جن کی جوانی میں بزرگانہ وقار شامل ہو گیا ہے۔ منکسر المزاج، ادب شناس اور ہر متجسس استاد جو آنے والے دور میں عربی زبان و ادب کا سرمایہ ثابت ہوں گے۔ میں ان کی اس کاوش پر انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ ان کا قلم مزید نقاہت کا حامل ٹھہرے۔

اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں کو یہ توفیق بخشے کہ کتاب کے مندرجات کو ذریعہ سعادت بنا سکیں۔ نبی آفاق صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نجات کا ذریعہ ہے اور یہ نجات ہم سب کی تمنا و آرزو ہے ؂

ما مرادی من الرقاد　　اجتلی وجہ سیدی فی الرقاد

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صدر شعبہ عربی گورنمنٹ کالج فیصل آباد

۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء

تمہید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اپنے بندوں کو الطاف و اکرام اور انعامات سے نوازا ہے جس نے دلوں کو منبع کمالات سے وابستہ کر کے آباد و شاد کیا ہے اور ہمیشہ ہی اپنے ذکر سے رُوحوں کی غذا کا اہتمام فرمایا یہاں تک کہ ہمہ جہت پیوستہ ہو گئیں اور ان پر نور تمام روشن و تاباں ہو گیا۔ افضل دُرود اور پاکیزہ تر سلام ہو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو خیر خلق ہیں اور جن کا ارشادِ پاک ہے کہ من رانی فی المنام فقد رانی حقاً فانّ الشّیطٰنَ لا یتمثل بی (جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے یقیناً مجھے دیکھا کہ شیطان میری صُورت نہیں بن سکتا۔

اے ربِ ذوالجلال! اس نبی عربی ہاشمی و مدنی پر دُرود و سلام ہو اور آپ کے آل و اصحاب، انصار و احباب، اور متبعین و متوسلین پر، جو خلوص کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ ہوئے۔ آپ کی شیریں کلامی سے لطف اندوز ہوئے اور جنہیں آپ نے چشمۂ زلال سے سیراب فرمایا اور وہ آپ کے اخلاق سے آراستہ ہوئے، آپ کے آداب سے اصحابِ ادب بنے۔ آپ کی چوکھٹ پر جھکے رہے اور آپ کے درِ اقدس کے سامنے ایستادہ رہے۔ آپ کے کاشانۂ اقدس کے مسافروں میں رہے، اور ان پر جو قیامت تک آپ کے پیروکار ہیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

کتنے لوگ ہیں جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے ہیں۔ آپ کے

دربار سے پیوستہ ہیں، حاضر رہنے والے ہیں، رحمت ان پر سایہ فگن ہوگی اور ان کے درمیان سے حجاب دُور ہو گئے جنہوں نے مجھ سے ایک ایسی روشن کتاب لکھنے کا مطالبہ کیا جس میں میں ان کے لیے ایسی مفید روایات جمع کردوں جو سیّدِ انس وجاں، سرورِ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے نفع اندوز ہوں اور جو آپ کی بارگاہِ اقدس اور آپ کے آل و اصحاب تک رسائی کا وسیلہ و ذریعہ ہوں، وہ مجھے بحرِ بیکراں سمجھتے ہیں، حالانکہ میں صرف ایک سراب ہوں۔

اے دوستو! حُسنِ ظن بہتر ہے اگرچہ وہ حسن ظن ہوں۔ اس سلسلے میں بارگاہِ یزدی میں، میں نے استخارہ کیا تو مجھے شرح صدر حاصل ہوگیا۔ اطمینان ہوا اور میں نے اللہ ربّ العزت کے کرم و نوازش پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کام کو انجام دینے کا عزم کر لیا۔ نیک دعاؤں کا اُمیدوار ہوں جن کی بناء پر آخرت میں کامرانی سے سرفراز ہو سکوں۔ ربِّ ذوالجلال کی بارگاہ سے اجر و ثواب کا اُمیدوار ہوں، بے شک وہ کرم فرمانے اور بخشش فرمانے والا ہے۔

اس مقصد اور خواہش کے حوالے سے کتاب پایۂ تکمیل کو پہنچی تو میں نے اس کا نام "مغناطیس القبول فی الوصول الیٰ رؤیۃ سیدنا الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ وصحبہ الفحول" رکھا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس سے اُمید ہے کہ وہ اسے اخلاص وقبول کا پیرہن عطا کرے۔

وَصَلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ سیدنا مُحمّد وعلیٰ آلہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

المؤلف

حسن محمد عبداللہ شداد بن عمر باعمر

۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۰۸ھ

تمہید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اے پروردگار!

تیرے نام سے ابتداء کر رہا ہوں۔

تیری حمد و توصیف میں رطب اللسان ہوں اور تجھ ہی سے مدد کا خواستگار تیرے پیارے رسول اور حبیب کی بارگاہ ناز میں ہدیہ درود و سلام پیش کرتا ہوں۔ تجھ سے ہر خیر و بھلائی کا اُمیدوار ـــــ تیری رضا جوئی کے لیے کوشاں ـــــ تیری عنایتوں اور کرم گستریوں سے ہر خیر پر عمل پیرا۔ تجھ ہی پر ایمان ـــــ اور ان شاء اللہ تیرے عذاب سے نجات پاؤں ـــــ تجھی پر بھروسہ ـــــ تیری مضبوط رسی کو تھامے ہوئے ہوں ـــــ تیرے دشمن سے پناہ ـــــ تیرے فضل کا سوالی ـــــ تیری رحمت کی طرف رواں دواں۔ تیرے عذاب سے لرزاں و ترساں ـــــ تیرے در پر دستک دے رہا ہوں۔

تیرے لیے حمد ہے اور شکر ـــــ میں نے تیری جناب سے وہ کچھ پایا جس کی میں نے اُمید کی ـــــ تیری عزت و بزرگی سے مجھے وہ ملا جس کی اُمید رکھی اور جو مانگا ـــــ تو ہی اللہ ہمارا پروردگار ہے ـــــ اور تو کتنا ہی اچھا پروردگار اور معین و یاور ہے ـــــ ہر ساعت اور ہر لحظہ تجھی پر بھروسہ ہے۔

اے میرے اللہ، میرے آقا و مولیٰ میں تجھ سے تیرے حق کے لیے تیرے حق کا

واسطہ دے کر اور اس کا واسطہ دے کر جس کو تُو نے محبُوب بنایا اور اس نے تجھے محبُوب بنایا اور جس پر تُو نے درُود وسلام بھیجا اور اپنی کتاب میں ہمیں بھی اسی (درُود وسلام بھیجنے) کا حکم فرمایا۔ بعدازاں کہ انہیں عمدہ خطاب سے نوازا ــــ وہ تیرے محبُوبوں کا محبُوب۔ جس کے لیے تُو نے اپنے دروازے (رحمتوں کے) کھول دیئے۔ تیری بارگاہ بڑی وسعتوں والی ہے ــــ تُو نے انہیں اپنی چوکھٹ کی طرف بلایا ــــ وہ تیری جناب میں مکمل و اکمل آیا ــــ صدق نیت اور اخلاص سے آیا ــــ تُو نے اس کی حاجت براری فرمائی۔ اس پر اور اس کی اُمت پر لطف وکرم فرمایا ــــ تُو نے اسے، اس کی آل واصحاب اور ذریّت اور تمام اُمت کو برکات سے نوازا ــــ اس کو اس آیت کریمہ سے مشرف فرمایا اور آپ کو اعلیٰ اخلاق اور عظیم صفات سے سرفراز فرما کر اپنی عظیم نعمتوں کی بارش کر دی۔

یہ سب کچھ کیا ــــ آپ کی تعظیم کے لیے ــــ تکریم کے لیے ــــ اعزاز کے لیے ــــ تُو نے فرمایا اور تیرا ارشاد تیرے عظیم قرآن میں ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

اللّٰھم صل وسلم وبارك عليه فى كل وقت وحين۔ و عدد الآلاف وملايين الملايين وعلى اٰله واُصحابه الميامين والتابعين له الىٰ يوم الدين۔ وسلام على المرسلين والحمد لله رب العٰلمين۔

قوم كرام السجايا أينما جلسوا　　يبقى المكان على آثارهم عطرا

یہ ایسے خوش خصال ہیں جہاں جہاں رونق افروز ہوتے ہیں، ان کے جانے کے بعد وہ جگہ معنبر و معطر ہو جاتی ہے۔

انہوں نے رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی ہے ــــ وفا کا پیکر بن کر ــــ خلوص کا

سراپا بن کر ـــــ جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کو اپنی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عزیز جانا ـــــ سرکارِ دوعالم کے اس ارشاد کو حرزِ جان بنایا ہے۔

لا یؤمن أحدکم حتّٰی أکون أحب إلیہ من نفسہ و ولدہ و والدہ والناس اجمعین۔

تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک ایمان کی حلاوت سے آشنا نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی جان، اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔

جب ان کی محبت نقطۂ کمال کو پہنچ گئی، آئینۂ دل مجلّی و مصفّٰی ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب سے آراستہ ہو گئے، آپ کے اخلاق کو حرزِ جاں بنالیا۔ آپ کے منہج و طریق کو اپنایا اور رضا جوئی میں کوشاں رہے۔ آپ کے اعلیٰ خطابات سے شادکام ہوئے آپ کی بارگاہ سے ٹھنڈک حاصل کرتے رہے، چوکھٹ پر کھڑے رہے۔ درعالی پر دستک دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہلِ عرفان کی طرح ان کا شرح صدر فرمایا۔ انہوں نے اس چشمۂ شیریں سے آبِ زلال نوشِ جاں کیا ـــــ اور وہ فیروز بختی اور سعادت مندی کی معراج کو پہنچ گئے۔ گوہر ہائے نایاب سے بہرہ ور ہوئے۔ بعد ازاں وہ ان مقاماتِ رفیعہ پر فائز ہوئے۔ ان کمالات کو پہنچے ـــــ کہ بس دیکھا کیجئے ـــــ انہوں نے اٹھتے بیٹھتے محبت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سروکار رکھا ـــــ یہی ان کی آرزو رہی اور یہی ان کی تمنّا ـــــ شب کی ساعتوں میں ـــــ دن کے لمحات میں ـــــ اٹھتے بیٹھتے ـــــ چلتے پھرتے ـــــ جلوت میں ـــــ خلوت میں ـــــ یہی ان کا مقصد رہا یہی ان کا مدعا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ان عظمتوں سے سرفراز فرمایا جن کی خیرات بڑی، صفات عمدہ اور مراد دن غنیمت ہیں۔ جو کمالات انہیں حاصل ہوتے ہیں وہ زبان و بیان سے باہر ہیں۔ وہ ان کی محبت میں گم ہو جاتے ہیں ـــــ محبت اور انتہائی محبت ـــــ وہ آپ سے سنتے ہیں اور

کہتے ہیں ۔۔۔ انہیں مبارک ہو ۔۔۔ یہ فضلِ ایزدی ہے ، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے اور وہ عظیم فضل والا ہے ۔ جب ان کا تعلق اس عظیم پہاڑ ، رواں سمندر اور خبیر حسیم اور رؤف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ واتم التسلیم سے بڑھا تو اللہ تعالیٰ نے فضل و اکرام اور جود و عطا فرماتے ہوئے انہیں خواب میں زیارتِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نوازا ۔ یہی بلند مرتبہ و مقام ہے جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عاشق تمنا اور آرزو کرتا ہے ۔ جان اور متاعِ زیست نچھاور کر دیتا ہے ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو اپنی ہر چیز سے افضل گردانتا ہے ۔۔۔ جب ایسا ہوتا ہے تب ایمان مکمل ہوتا ہے ۔۔۔ میزان ترازو جھک جاتا ہے ۔۔۔ برہان واضح ہو جاتی ہے ۔۔۔ شان بلند ہو جاتی ہے ۔۔۔ ہمنواؤں سے بڑھ جاتا ہے ۔۔۔ بھائیوں سے بازی لے جاتا ہے ۔۔۔ اپنے میدان میں داخل ہو جاتا ہے ۔۔۔ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں ۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مصداق بن جاتا ہے :

لا یومن أحدکم حتی أکون احب إلیہ من نفسہ و مالہ و ولدہ و والدہ و النّاس أجمعین ۔ صدق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

سرمدی نعمت

خواب میں زیارت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد ان کی فیروز بختی اور سعادت کا ستارہ اوجِ کمال پر ہوتا ہے ۔ کامل اتباع کے ساتھ ساتھ وہ درود و سلام کے رنگین گلدستے پیش کرتے ہیں ۔ جب کریم کی نظرِ عنایت ہوتی ہے تو وہ حالتِ بیداری میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوتے ہیں ۔۔۔

بیداری میں زیارت ـــ یہ بہت بڑا مقام ہے ـــ اور بہت بڑا اعزاز ـــ
مُبارک ہو جو کوشش کرتا ہے اور اس کے لیے کوشاں رہتا ہے۔

جو بوتا ہے وہ کاٹتا ہے ـــ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تو ایسا ہے جس کی کوئی حد ہی نہیں۔ خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ـــ اس کا بڑا مقام ہے ـــ حالتِ بیداری میں اس سعادت کی سرفرازیوں کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ وہ آقا ہیں، معصوم ہیں یہاں تک کہ خواب میں بھی ـــ جیسا کہ ارشاد گرامی ہے۔

من رانی فی المنام فقد رانی حقا فان الشیطن لا یتمثل بی۔

جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو حقیقت میں اُس نے مجھے ہی دیکھا۔
شیطان میری مثل اختیار نہیں کر سکتا۔

اس صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ازاں ہمیں مژدہ جاں فزا سناتے ہوئے فرمایا۔

من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظة اوکانما رآنی فی الیقظة ولا یتمثل الشیطان بی۔

جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو وہ بیداری میں میری زیارت سے شاد کام ہوگا ـــ یا گویا حالت بیداری میں مجھے دیکھا اور شیطان میری مثل میں آ نہیں سکتا۔ اس حدیث کی تشریح اور توضیح ان شاء اللہ ایک خاص باب میں آئے گی۔

ایک عُمدہ مطالبہ

بہت سے احباب نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں ان کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہونے کے لیے مفید چیزیں جمع کروں۔ ان کا خیال تھا کہ میں اس میدان کا شہسوار ہوں یا ان میں سے ہوں جو اسے جانتے ہیں۔ میں اس کا

اہل نہیں ہوں اور میری ثقافت بھی مجھے اس کا سزاوار نہیں ٹھہراتی کہ میں ان راہوں پر چلوں۔ یہ ان کی نیک نیتی ہے اور سچی محبت ــــ اور حسن ظن بھی حسن (نیکی) ہے۔ اگرچہ حسن (مصنف) میں ہو۔

والمرء أن يعتقد شيئاً فليس كما۔ يظنه لم يخب والله يعطيه

اور آدمی ایک بات کا اعتقاد رکھتا ہے وہ اس کے خیال و گمان کے مطابق نہیں ہوتی تو وہ نامراد نہیں رہتا ــــ اور اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔

جب میں نے اُن کے عزم کی صداقت اور خلوص نیت دیکھا تو میں نے ایک نیک بھائی اور محب عزیز، وفادار دوست اور صاف دل والے سے نیک دعاؤں کی اُمید کرتے ہوئے اس نیک کام کی انجام دہی کا عزم کر لیا۔ یہ خوبصورت کار خیر سب کا سب جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ محبت رکھنے والوں کا شوق ہے۔ میں اس خوبصورت کار خیر اور عظیم مقصد کے لیے اپنی بھرپور ناتواں کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین پاسبان ہے، وہی توفیق دینے اور سیدھی راہ کی طرف گامزن فرمانے والا ہے۔ و

وصلی اللہ علیٰ سیدنا و مولانا محمد و آلہ وصحبہ وسلم۔

اب میں آغاز کرتا ہوں ــــ میں اس کی بارگاہ سے مدد و توفیق کا خواستگار ہوں ــــ جو ہمیشہ سے بدلتا نہیں۔

عاشق سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرنا چاہیے

پہلی بات اور سب سے پہلے ــــ ہر مسلمان پر حتی الامکان اس انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی، آداب و اخلاق میں، صفات میں، حسن سیرت میں اور معاملات میں اتباع واجب ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے اہل کے ساتھ برتاؤ کیسا تھا؟ اصحاب کے ساتھ اور پیروکاروں کے ساتھ سلوک کیسا تھا؟ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کامل وابستگی ضروری ہے۔ جو ان دونوں سے وابستہ ہوگیا وہ دُنیا و آخرت کی ابدی سعادتوں اور سرفرازیوں سے بہرہ ور ہو گیا۔ ان کا دامن تھامنے والا کبھی گمراہ نہیں ہوگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مصداق بن جائے۔

ترکت فیکم إثنین ما إن تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی أبدا۔ کتاب الله و سُنتی۔

میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ اگر ان کو مضبوطی سے تھام لوگے تو میرے (اس دُنیا سے منتقل ہونے کے) بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے ـــــ (وہ ہیں) اللہ کی کتاب اور میری سنّت۔

انسان اس اتباع کے ثمرات سے بہرہ ور ہوگا ـــــ اور بفضلِ ایزدی دنیا و آخرت کی سرفرازیاں حاصل کرے گا۔ اسی کے ذریعہ وسیع میدانوں میں داخل ہوگا ـــ ان کے چمکتے دمکتے انوار ـــــ اور روشن ستارے دیکھے گا۔ یہی درحقیقت عظیم سعادت ہے ـــــ اتباعِ کامل کا ثمرہ حاصل اس کی متابعت ہے ـــــ اور متابعت کا حاصل کتاب و سُنّت کا تمسک ہے ـــــ اور ان دونوں کے تمسک کا نتیجہ دُنیا و آخرت کی سعادت ہے ـــ اور اس سعادت کا نتیجہ و مراد جناب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہے ـــ اور آپ کی زیارت کا ثمر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح وابستہ ہونا ہے ـــ کہ محبت ہمیشہ آپ ہی کے تصورات و خیال میں رہے ـــ جہاں کہیں بھی ہو ـــ قیام میں ـــ سفر میں ـــ معاملات میں ـــ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلے ـــــ جب وہ وابستہ ہو جائے اس کی قسمت کا ستارہ اوج پر ہوتا ہے ـــ کیونکہ وابستگی کے بعد تخلق (اخلاق و سیرت کے سانچے میں ڈھالنا) ہے اور تخلق کے بعد مُراد بر آئے گی ـــ اور اسی طرح اپنے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے احباب ـــــ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہر محب اور جاننے والے کے لیے عمدہ مراد، ارفع مرتبہ اور بلند ترین منصب ہے۔ صحیح بخاری۔ کتاب المناقب۔ باب علامۃ النبوۃ میں ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه . قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وليأتين على أحدكم زمان لأن يراني أحب إليه من أن يكون له مثل أهله وماله (صدق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے ہر ایک پر ایک ایسا وقت ضرور آئے گا کہ میری رؤیت وزیارت اسے اپنے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوگی۔

محبت کی شرائط

میرے محترم قاری بھائی!

محبت کی شرائط میں سے یہ ہے کہ مکمل استقامت۔ حتی المقدور اتباع کامل اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی و رضا کے پیش نظر تمام فرائض پر صحیح طور پر عمل پیرا ہے ـــ صدق نیت ہو ـــ مقصد عظیم ہو ـــ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے ـــ تقویٰ اور استقامت دونوں صدق نیت کے ساتھ تمام اعمال کی اساس و اصل ہیں۔

أَلَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُم مَّاءً غَدَقًا [1]

اگر وہ راہِ حق پر ثابت قدم رہیں تو ہم انہیں ضرور کثیر پانی سے سیراب کریں گے۔

بیشک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا پروردگار ہے، پھر اس پر استقامت اختیار کی،

---

[1] الجن: ۱۶

ان پر فرشتے اترتے ہیں — کہ خوف کھاؤ — اور نہ غمزدہ ہو — اس جنت پر خوش ہو جاؤ — جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ دنیوی زندگی اور آخرت میں ہم تمہارے دوست ہیں۔ اس میں تمہارے لیے وہی کچھ ہوگا جو تمہارے دل چاہیں گے۔ اور تمہارے لیے اس میں وہ کچھ ہوگا جو تم مانگو گے۔ یہ بخشش اور رحمت کی بارش برسانے والے کی مہمان نوازی ہے۔ یہاں ہم کچھ رکتے ہیں اور غور کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد — "نحن أولیاؤکم" جب بندے کا ولی اللہ تعالیٰ ہو تو وہ کیا سعادت اور فیروز بختی کی معراج پر نہ ہوگا۔ اسے کسی طرح کا ڈر اور خوف کیسے لاحق ہو سکتا ہے؟ اس پر کیونکر ظلم ہوگا؟ یا اسے رسوائی اور خذالت کا سامنا کرنا پڑے گا؟ آیت صرف دنیوی زندگی میں ولایت وضمانت پر موقوف نہیں بلکہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کی بے پناہ عنایتوں اور نوازشوں کا تو اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔

وإذا العناية ادركتك عيونها ۔۔۔ ثم فالمخاوف كلهن أمان

جب عنایت الٰہی آپ کے شامل حال ہوگی تو تمام خوف امان کی صورت اختیار کر لیں گے۔

اتباع کامل کے تین فائدے

اتباع کامل کے تین عظیم فوائد ہیں۔

۱۔ حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدار و پیروی۔

۲۔ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت۔

۳۔ گناہوں کی بخشش۔

ارشاد ربانی ہے۔

لہ حم السجدہ :- ۳۰ - ۳۲

"قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ"۔

"آپ فرما دیجئے، اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تمہیں محبوب بنالے گا تمہارے لیے تمہارے گناہوں کو بخش دے گا، اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

یہ ایسے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ___ یہ نوید اس کے لیے ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے ___ اپنے رب سے لرزاں رہتا ہے ___ اپنے پروردگار کی طرف متوجہ رہتا ہے ___ اور جانتا ہے کہ وہ تمام امور کی باریکیوں سے آگاہ ہے۔ اسرار و مخفیات کو جانتا ہے۔ جب یہ چیز پیدا ہو جائے تو انسان احسان کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے ___ وہ اللہ کی عبادت اس انداز سے کرتا ہے گویا اسے دیکھ رہا ہو۔ اگر وہ اسے نہ دیکھ سکے تو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہوتا ہے ___ جب وہ احسان کے مقام پر پہنچ جاتا ہے تو اب رحمٰن اس پر احسان فرماتا ہے ___ امان سے نوازتا ہے ___ شیطان اس سے دور بھاگ جاتا ہے۔ بیشک میرے نیک بندوں پر تیرا زور نہ چلے گا۔

وابستہ ہے سعادت حبِّ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

سعادت کا انحصار جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پر ہے مالک اللہ کا سلام ہو اس کہنے والے پر۔

فاتباع النبي أكمل حب للنبي مغزاه حاء و باء

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع ہی آپ کی کامل ترین محبت ہے۔ اس محبت کا اصل حاء اور باء ہے۔

یہ ہیں وہ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور یہی مقصود۔

هو المقصود في الدنيا و في الأخرى فلا تعني

یہی دنیا و آخرت میں مقصود ہیں . . . . .

اور یہی وہ ہیں اللہ نے جن کی تخلیق اور اخلاق کو مکمل فرمادیا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے تمام اوصاف باکمال جمال ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں علی بن محمد الحبشی سے فیضیاب فرمائے۔ انہوں نے اپنے مولد میں کہا ہے اشعار ابن الفارض حسن عمر بن ابی الحسن لکھے ہیں۔

كملت محاسنه فلو أهدى السنا — للبدر وعند تمامه لم يخسف

وعلى تفنن واصفيه بحسنه — يفنى الزمان وفيه ما لم يوصف

آپ کے محاسن کمال کو پہنچے۔ اگر آپ بدرِ کامل کو روشنی دے دیں تو اُسے کبھی گرہن نہ لگے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حسن کی توصیف و مدح کرنے والے اتنے ہیں کہ زمانے ختم ہو سکتے ہیں لیکن اس حسن کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔

الدیبعی اپنے مولد میں کہتے ہیں۔

جن کی توصیف قرآن کریم بیان کر رہا ہو، جن کے فضائل تورات و انجیل اور زبور و فرقان بیان کر رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جن کو دیدار سے مشرف فرمایا ہو اور کلام کا اعزاز بخشا ہو۔ علوِ مرتبت و عظمتِ شان سے آگاہ کرتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ جن کا نام ملا دیا ہو، جن کی ولادت باسعادت سے دلوں کو شاداں کر دیا ہو، ان کے بارے میں اور کیا کہنا ممکن ہے۔

گذارش ہے کہ یہ میدان بڑا وسیع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور پھیل رہا ہے۔ آپ کا بسر (راز) چمک رہا ہے، آپ جامع فضائل و کمالات ہیں، اس وسعت افزا سمندر کے پاس باقی سمندر تلاطم خیز ہیں۔ یہ قریب و بعید کے لیے یکساں

فیض رساں ہے۔ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح اور تعریف وثنا میں اس آیت کے علاوہ کوئی اور نازل نہ بھی ہوتی تو اعزاز وافتخار کے لیے یہی کافی تھی۔ ارشادِ ربانی ہے

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ۔ (المائدہ: ۱۶)

بیشک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور اور کتاب آچکی ہے اللہ تعالیٰ اس سے اسے ہدایت دیتا ہے جو سلامتی کے راستے پر اللہ کی مرضی سے چلا۔

جب اللہ تعالیٰ ہی ان کے بارے میں ارشاد فرما رہا ہے کہ وہ نور ہیں وہ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق فرمایا، مبعوث فرمایا اور رحمت بنا کر بھیجا۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ یہ اشعار فیض الانوار فی سیرۃ النبی المختار سے لیے گئے ہیں ؎

وما یقول المادحون وقد أتی — مدیح رسول اللہ فی محکم الذکر
وقد قرن اللہ إسمہ مع إسمہ — وهل بعد هذا الفخر یا صاح من فخر

ثناخوان کیا مدح سرائی کر پائیں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح قرآن پاک میں آچکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ آپ کے نام کو ملا دیا ہے۔ اے تعریف کرنے والے! کیا اس فخر کے بعد بھی کوئی فخر ہے؟

والد محترم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اس کی مدح وتوصیف کے بارے میں بات کرنا ختم ہو جاتا ہے جس کی تعریف بیان کرنا ختم نہیں ہوتا۔ اس میں مخلوق کی مدح کا شمار کہاں ہو سکتا ہے بعد اس کے کہ کتاب مؤید (قرآن پاک) میں وہ آچکی ہے۔

ہم نے جناب احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توصیف وتعریف میں چھوٹی سی نظم پیش کی ہے۔ مدح سرائی زبان محدود ہے۔ میرے اشعار کا برق رفتار گھوڑا کس حد تک گھوم

پایا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح کا تو شمار ہی نہیں۔ کوشش ہے جس نے کرلی۔
میں نے اپنی نظم کے ذریعے جناب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح نہیں کی،
بلکہ جناب سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعے اپنی نظم کو قابل ستائش بنایا ہے۔
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم —— اس میں شک نہیں کہ آپ نور ہیں۔
اور اسی لیے حبیب علی بن محمد الحبش (اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے علوم سے مستفید فرمائے)
فرماتے ہیں۔

وہ ایسا نور ہیں کہ ان کی روشنی حیران و پریشان لوگوں کو ہدایت دے رہی ہے۔
وہ رؤف ہیں، وہ رحیم ہیں، آپ کا مقام عظیم ہے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ [1]

تحقیق تمہارے پاس تمہارے نفیس لوگوں میں سے ایسا رسول تشریف فرما
ہوا ہے جس کو تمہاری تکلیف گراں گزرتی ہے؛ اہل ایمان کے ساتھ
مہربان ہے، رحم فرمانے والا ہے۔

جیسا کہ توصیف کرنے والوں نے توصیف کردی۔ تعریف کرنے والوں نے
تعریف کردی، خطیبوں نے خطبوں میں اوصاف و کمالات بیان کر دیئے، جو اللہ تعالیٰ
نے انہیں مقامات و بلندیاں اور اسرار و انوار سے نواز دیا ہے تو یہ تمام اس کا عشر عشیر
بھی بیان نہیں کر سکتے۔ ارشادات ربانی ہمیں دعوت فکر دے رہے ہیں۔

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ [2]

اور یقیناً آپ خلق عظیم پر فائز ہیں۔

لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ [3]

---

[1] التوبہ: ۱۲۸ [2] القلم: ۴ [3] الحجر: ۷۲

اے محبوب! آپ کی جانِ عزیز کی قسم۔ وہ تو اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ [۱]

نبی اہلِ ایمان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ [۲]

تم اپنی آوازوں کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ [۳]

(جناب سیدنا) محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ [۴]

اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دیتا جب تک آپ ان میں جلوہ فرما ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ [۵]

بیشک جو آپ کی بیعت کرتے ہیں گویا وہ اللہ تعالیٰ کی ہی بیعت کرتے ہیں۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ [۶]

اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول جلوہ افروز ہیں۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ [۷]

تحقیق رسول تمہارے پاس تشریف لائے تمہی میں سے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا ... وَّنَذِيْرًا۔ وَ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا [۸]

اے نبی! ہم نے آپ کو شاہد، مبشر اور نذیر بنا کر اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور چمکانے والا آفتاب بنا کر بھیجا۔

---

[۱] الاحزاب: ۶۔ [۲] الحجرات: ۲۔ [۳] الاحزاب: ۴۰۔ [۴] الانفال: ۳۳۔ [۵] الفتح: ۱۰۔
[۶] الحجرات: ۷۔ [۷] التوبہ: ۱۲۸۔ [۸] الاحزاب: ۴۵-۴۶

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا [1]

بیشک ہم نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی۔

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا [2]

اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل فراواں ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا [3]

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے اہل ایمان تم بھی آپ پر درود اور خوب سے خوب تر سلام بھیجتے رہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ۔

اس طرح کی بہت سی آیات ہیں بلکہ قرآن تمام کا تمام آپ کی مدح و ثنا میں ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔ جب جناب سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا ـــــ تو فرمایا، آپ کا اخلاق قرآن ہے۔ آپ بڑے ادب سکھانے والے رؤف ہیں، رحیم ہیں۔ آپ اوصافِ کاملہ کی تصویر اور حسنِ آداب کے پیکر ہیں۔ صحابہ عرض کرتے ہیں۔ یہ دلربا آداب کیا ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرے رب نے مجھے رفعتِ ادب سے سرفراز فرمایا ہے وصلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وذریتہ۔ وہی صراطِ مستقیم کی طرف لے جانے والا اور رہنمائی فرمانے والا ہے۔

ہم پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا ضروری ہے جس نے ہمیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت سے بنایا۔ اسی طرح ہم اس کی بارگاہ میں سراپا التماس ہیں کہ ہمیں آپ کے دین

---

[1] الفتح: ۱۔ [2] النساء: ۱۱۳۔ [3] الاحزاب: ۵۶

اور طریقہ کار اور آپ کی سُنّت کے احیاء پر زندہ رکھے، آپ کے آداب سے ہم ادب سیکھیں اور آپ کے نقشِ قدم اور سیرت کو خضرِ راہ بنائیں۔ اللہ ہمیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے نوازے۔ خواب میں یا حالت بیداری میں۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تو کوئی مشکل نہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہماری کامیابی وابستہ ہے۔ آپ ہی کی بدولت سعادتمند ہیں اور بہترین رسول کی بدولت ہم بہترین امت ہیں۔

حیاتِ طیبہ

یہ بات اہلِ محبت کو کیسے گوارا ہے کہ وہ زندہ رہے اور اس نور کی زیارت کی تمنا نہ کرے یہاں تک کہ اسے مکمل شادمانی حاصل ہو جائے اور وہ دنیا، برزخ اور محشر میں سعادتوں سے بہرہ مند ہو اور وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرید صادق بن جائے۔

یا عاشق المختار کیف تنام — والنوم مع بعد الحبیب حرام

ان کنت مشتاقا فهم فی حبه — تبدو لك الخیرات والانعام

اے نبی مختار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے عاشق تو کیسے سوئے گا۔ محبوب دُور ہو تو نیندیں اُڑ جاتی ہیں، حرام ہو جاتی ہیں۔

اگر تو اُن کا مشتاق ہے تو ان کی محبت میں گُم رہ تجھ پر خیرات و انعامات کی بارش ہو گی۔ زندگی کیسے خوشگوار ہو سکتی ہے کہ ایک آدمی رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر نہ کرے۔ آپ کا مشتاق نہ ہو جب آپ کا ذکر مبارک سُنے درود نہ پڑھے یہاں تک کہ اس کا سینہ کھل جائے، دل مطمئن اور باغ باغ ہو جائے۔ چہرہ کھل جائے۔ حالت سدھر جائے۔ ذرا وہ منظر دلگداز ایمان پرور سامنے لائیے کہ ایک بے جان تنا سرکار عالی جناب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں زار و نڈھال ہے تو ایک مسلمان کا کیا عالم ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ نے

تمام مخلوقات سے افضل و برتر کیا ہے۔ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ (ہم نے انسان کو عزت دی ہے) اور تم اچھی طرح جان لو۔ ۔ ۔ کہ جناب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک لمحہ اور لحظہ کے لیے بھی اس کائنات سے منقطع نہیں ہوتے۔ کیونکہ آپ اس کا اصل ہیں اور ہر موجود سے افضل ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ہر باپ اور بیٹے کے آقا ہیں، حوض کوثر کے مالک ہیں، روز محشر شفاعت فرمانے والے ہیں۔ اللہ کی مضبوط رسی ہیں، ہر موجود کے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہونے کا سبب ہیں۔ کیونکہ آپ پہلے نور ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ آپ ہی سے کائنات ارضی و علوی کا وجود ہے۔ ۔ ۔ وہ اس کائنات سے کیسے علیحدہ اور اوجھل رہ سکتے ہیں۔ وہ تو تمام کائناتوں کے آقا ہیں۔ ان افراد میں سے ہر فرد کے آقا ہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی استعداد اور حسن اعتقاد کے مطابق زیارت کرتا ہے اور وہ آپ سے وابستہ ہونے والوں کے عظیم مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے کسی نے کہا۔ ۔ ۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے اوجھل ہو جائیں تو میں اپنے آپ کو مومنوں میں شمار نہیں کرتا۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ یہ مرتبہ ـــــ یہ مقام اسے ملتا ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

زیارتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے فائدے

مفاتیح المفاتیح میں مذکور ہے۔ فرماتے ہیں۔ جو خواب میں پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شادکام ہوا اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت میسر آئے گی، جنت ملے گی، اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے والدین کو (اگر وہ مسلمان ہوں گے) بخش دے گا۔ بارہ مرتبہ ختم قرآن کا ثواب ملے گا۔ سکرات الموت آسان ہوں گے، اللہ تعالیٰ عذاب قبر ختم فرما دے گا۔ روز قیامت کی ہولناکیوں سے امان دے گا اپنے فضل و کرم اور عنایت و مہربانی سے دنیا و آخرت میں اس کی مرادیں بر لائے گا۔

ضروریات اور حوائج کو پورا فرمائے گا۔

بڑی آرزو

یہ بہت بڑی آرزو ہے۔ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر عاشق اس کی تمنا کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس پر اسرار کھول دیتا ہے اور وہ انوار و تجلیات میں نہا جاتا ہے۔ ان سمندروں میں تیرتا ہے۔ اور شب و روز عنایت الٰہی اس پر سایہ فگن رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ . . اور وہ مالک و مختار ہے۔

فوائد جمع کرنے کا مقصد

اسے شمع جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پروانے!

میں نے اس کتاب میں آپ کے لیے وہ عظیم فوائد جمع کر دیے ہیں جن کے ذریعے آپ زیارت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعزاز حاصل کر سکیں گے۔ یہ سو سے زیادہ ہیں۔ مختلف کتابوں سے حاصل کیے ہیں۔ بعض اُن صلحاء کی زبان سے اخذ کیے ہیں جن کو ہم اب صاحبِ فضل و کمال اور صاحبِ عرفان گردانتے ہیں اور جن پر اس دور میں اعتماد کیا جاتا ہے۔ کتاب کے صفحات اگرچہ کم ہیں لیکن اس میں ہے بہت کچھ ـــــ اس میں غور کریں۔ خبیر (اللہ تعالیٰ) کی طرح تو آپ کو کوئی نہیں بتلائے گا۔ ہمارا اعتماد و ایقان اس سمیع و بصیر پر ہے جس تک نگاہیں رسائی نہیں پا سکتیں اور وہ نگاہوں کو پاتا ہے۔ وہ لطیف ہے، خبیر ہے۔

فوائد شروع کرنے سے قبل ہم آپ کے لیے صریح آیات اور صحیح احادیث کو بیان کرتے ہیں۔ اس نصیحت کو حرزِ جان بنائیں۔ آپ سے صرف دُعا کی درخواست ہے، اس

کے ذریعے میں اس روز کامیابی سے ہمکنار ہو جاؤں گا جس روز مال نفع دے گا نہ اولاد۔ مگر وہی نفع میں ہوگا) جو اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں قلبِ سلیم لے کر حاضر ہوگا اسے ہی سیدھی راہ دکھائی جائے گی۔

نیک خواب مبشّرات ہیں

ابوسلمہ، عبادہ بن صامت سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں (عبادہ) نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا۔ عرض کی۔ یارسول اللہ، کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ملاحظ فرمایا۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ [1] (ان کے لیے دنیوی زندگی اور آخرت میں نوید ہے، خوشخبری ہے)۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے مجھ سے ایک ایسی چیز پوچھی ہے جو میری امت سے کسی نے نہیں پوچھی یا فرمایا تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی، یہ اچھے خواب ہیں جن کو آدمی دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔

حضرت ابوذر سے مروی ہے۔ عرض کرتے ہیں۔ یارسول اللہ! ایک آدمی کام کرتا ہے، لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں، اور اس کی وجہ سے اس کی توصیف کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تلك عاجل بشرى المومن (یہ مومن کو جلد (دنیا میں) ملنے والی نوید ہے۔)

حضرت عبداللہ بن عمرو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ۔ اچھے کام جن سے مومن شادکام ہوتا ہے۔ یہ نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جزء ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لھم البشری فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ ......

---

[1] یونس : ۶۴

فرمایا، دُنیا میں اس سے مُراد رؤیا صالحہ ہیں جن کو بندہ دیکھتا ہے یا اسے دکھا دیئے جاتے ہیں۔ اور آخرت میں (بشریٰ سے مراد) جنت ہے۔ اور ابو ہریرہ ہی سے مروی ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ عمدہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مژدہ ہیں، بشارت ہیں۔ اور یہ مبشرات ہیں۔ اسی طرح انہوں نے روایت کیا ہے۔

حضرت ام کرز الکعبیہ سے مروی ہے۔ میں نے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے ہیں نبوت ختم ہوگی۔ . . . اور مبشرات باقی ہیں۔

تفسیر ابن کثیر صفحہ ۴۲۹ میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ میرے بعد نبوت باقی نہیں رہی مگر مبشرات باقی ہیں۔ (صحابہ نے) عرض کیا۔ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا نیک اور اچھے خواب (رؤیا صالحہ)[1]

حق ہے زیارت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ[2]۔ جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا تو یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا۔ بے شک شیطان میری صُورت اختیار نہیں کر سکتا۔

حضرت انس ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَزَیَّابِیْ[3] (جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حق دیکھا، بیشک شیطان میری صُورت اختیار نہیں کر سکتا۔

حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الحق فان الشّیطن لا یتکوننی۔[4] (جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حق دیکھا،

---

[1] مالک، ابو داؤد، بخاری [2] احمد، بخاری، ترمذی، [3] احمد، بخاری، مسلم [4] بخاری، مسلم۔

شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔

حضرت ابوسعید الخدری سے مروی ہے فان الشیطن لا یتزیابی[1]

جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مظاہر حق کا مظہر ہیں۔ ہر وہ بات جو آپ سے سنی جائے گی تو گویا وہ حق تعالیٰ کی طرف سے ہوگی۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من رآنی فانی أنا ھو فانہ لیس للشیطان ان یتمثل بی[2]

جس نے مجھے دیکھا تو میں ہی وہ ہوں۔ بیشک شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، من رانی فی المنام فقد رانی۔ اِنہ لاینبغی للشیطان أن یتمثل فی صورتی[3] جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو درحقیقت اس نے مجھے ہی دیکھا شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من رانی فی المنام فقد رانی فإن الشیطان لا یتخیل بی و رؤیا المؤمن جزء من ستۃ وأربعین جزأ من النبوۃ۔

جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا۔ بیشک شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ اور مومن کے خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں۔

شیطان کی عدم مماثلت کا بیان کئی طرح سے آیا ہے۔ فرمایا۔ ان الشیطان لا یتمثل بی لا یتکوننی، لا یتخیل بی صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم۔

آپ نے تمثیل ومماثلت کی ہر لغت اور ہر لفظ کو ذکر فرمادیا ہے۔ اب خواب میں

---

[1] احمد، بخاری، مسلم [2] الترمذی [3] احمد، مسلم، ابن ماجہ

یا بیداری میں شیطان کی آپ سے عدم مماثلت میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہ جاتا۔

ابن الباقلانی کہتے ہیں۔ ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت صحیح ہے۔ یہ پریشان خواب ہیں اور نہ شیطان کے تشبہات۔

کسی اور کا کہنا ہے۔ من راٰہ سے مراد ہے کہ اس نے حقیقت میں آپ کو پالیا کوئی مانع اس سے نہیں روکتا اور نہ عقل حائل ہوتی ہے کہ اس کے ظاہر سے پھرنے پر مجبور کرے۔

انہوں (علماء) نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ممکن ہے۔ یا بیک وقت دو یا متعدد مقامات پر اور یہ چیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفات میں دیکھنے والے کے عالم خیال میں مخلوط ہو جاتی ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرئی ہیں۔ ادراک اس میں بخلاف ابصار کے شرط نہیں... اور نہ مسافت کا قریب، نہ مرئی کا زمین میں مدفون ہونا، نہ اس کا ظاہر ہونا شرط ہے۔ شرط تو صرف یہ ہے کہ آپ موجود ہیں اور آپ کے جسم اطہر کے فنا میں کوئی دلیل نہیں، بلکہ احادیث صحیحہ موجود ہیں جو دیگر انبیاء کے ساتھ آپ کی بقاء کے بارے میں بتا رہی ہیں اور یہ بھی وارد ہے کہ وہ (انبیاء) اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں اور ان کے نیک اعمال اسی طرح جاری ہیں جیسے ان کی زندگی میں تھے۔

زیارت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت بیداری میں علماء کے اقوال

الشیخ احمد بن حجر الہیتمی المکی کے الفتاویٰ الحدیثیہ صفحہ ۲۲۵ میں مذکور ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کیا حالت بیداری میں جناب نبی کریم علیہ افضل والتسلیم کی زیارت ممکن ہے؟ آپ نے فرمایا ایک جماعت نے اس کا انکار کیا ہے اور دوسروں نے اسے جائز قرار دیا

ہے اور یہی حق ہے۔ اس کی ایسی چیز سے خبر دی گئی ہے جو صالحین سے متہم نہیں بلکہ حدیث بخاری سے دلیل دی گئی ہے۔ من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ مجھے بیداری میں بھی دیکھ لے گا۔

یعنی اپنے سر کی آنکھوں سے۔ بعض نے کہا ہے کہ دل کی آنکھ سے دیکھے گا یہاں لفظ بیداری سے قیامت مراد لینا کسی طرح بھی مناسب نہیں اگر یہ مراد لیں تو پھر اب بیداری کی تقیید کا کوئی فائدہ نہیں رہتا کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ساری اُمت روز قیامت آپ کے دیدار سے بہرہ ور ہوگی۔ جس نے خواب میں دیکھا یا نہ دیکھا (قیامت کے دن سبھی دیدار سے شرف یاب ہوں گے) اس سے مراد رؤیت بیداری کا عمومی وقوع ہے جس کا اس شخص سے وعدہ کیا گیا ہے جس نے خواب میں زیارت کی اگرچہ ایک ہی مرتبہ ہو تاکہ آپ کا وعدہ پورا ہو۔ اور اس وعدہ کی خلاف ورزی نہ ہو اور یہ موت سے قبل جان کنی کے وقت اکثر عام لوگوں کو ہوتی رہتی ہے۔ تو اس کی رُوح اس وقت تک جسم سے پرواز نہیں کرتی۔ جب تک وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وعدہ کی وفا میں زیارت نہیں کر لیتا۔ جہاں تک ان کے علاوہ اوروں کی بات ہے تو ان کو یہ (زیارت) ان کی اہلیت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلق و نسبت اور اتباع کے مطابق کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔۔۔۔؟

علامہ السید محمد بن علوی المالکی نے اپنی کتاب الذخائر المحمدیہ میں کیا خوب لکھا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ۔ علماء کا کہنا ہے کہ جو اس سے متفق ہے تو قطعی طور پر دنیا میں اُسے زیارت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوگی اگرچہ موت کے وقت ہو۔

رہا اس کا قول جو یقظہ (بیداری) کی تاویل آخرت سے کرتا ہے، تو اس کا علماء نے جواب دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آخرت میں تو ہر مومن جو خواب میں زیارت سے شرف یاب ہوا یا نہ ہوا، زیارت کر لے گا جیسا کہ متعدد صحیح احادیث میں وارد ہے کہ آخرت

میں کفار اور منافق بھی دیکھیں گے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر و منزلت، رفعت اور شرف واعزاز کو پہچانیں گے۔ یہ زیارت تو اہل کمال مومنوں کو ہو گی اور جن کی بصیرت صاف وشفاف ہے۔ جن کا وصف اللہ سبحانہٗ نے بیان فرمایا ہے ان کے دلوں اور معارف کی توصیف کی ہے۔ ارشاد ہے: كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۔ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ ۔ يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ، نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ[1]

اس طاق کی مانند جس میں چراغ ہے اور چراغ ایک فانوس میں رکھا ہوا ہے اور فانوس گویا ایک موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ ہے۔ اس کو مبارک زیتون کے درخت سے روشن کیا جاتا ہے۔ وہ (درخت) نہ مشرق میں ہے نہ مغرب میں۔ قریب ہے اس کا تیل اسے منور کر دے اگرچہ اسے آگ نہ بھی لگائی جائے۔ . . . نور علیٰ نور۔

یہ قلبِ مومن کی تمثیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علوم و معارف سے منوّر فرمایا ہے۔

——— اس طرح کا دل جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خواب بیداری میں زیارت کا اہل ہے اور تمام غائب چیزوں کو بھی دیکھنے کا اہل ہے[2]

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ ہمیں اس کا اہل بنا دے اور ان راہوں پر چلائے بے شک وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے، قبول فرمانے کے زیادہ لائق ہے۔ کتنا اچھا آقا و مولیٰ ہے اور کتنا عمدہ یار و مددگار۔ صلی اللہ علی البشیر النذیر۔ والسراج المنیر وعلی آلہ وصحبہ والتابعین لہم الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین۔ اللہ کا درود ہو بشیر و نذیر اور سراج منیر پر، آپ کے آل واصحاب اور قیامت تک ہونے والے پیروکاروں پر۔

---

[1] النور: ۳۵ [2] الذخائر المحمدیۃ

خواب ـ علوم مکاشفہ کے دقائق سے ہیں

امام ابو حامد الغزالی رضی اللہ عنہ الاحیاء میں فرماتے ہیں۔ ہم جیسوں سے کوئی اور کمزور مشاہدہ ممکن ہے مگر یہ کہ وہ مشاہدہ نبویہ ہو اور میری اس سے مراد نیند اور خواب میں مشاہدہ ہے۔ اور یہ نبوت کے انوار سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رؤیاء صالحہ نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ اور یہ بھی ایک ایسا انکشاف ہے جو دل سے (گناہوں اور آلودگیوں کے) پردے ہٹائے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ اس لیے نیک سچے مومن کے خوابوں کے علاوہ یقین و اعتماد نہیں کیا جاتا۔ جس کے گناہ زیادہ ہوں گے اس کے خواب قابل یقین نہیں ہیں جس کا فساد زیادہ اور گناہ کثرت سے ہوں گے اس کا دل تاریک ہو جائے گا وہ پریشان خواب ہی دیکھے گا۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے سوتے وقت طہارت کا حکم فرمایا ہے تاکہ آدمی پاک ہو کر سوئے۔ اور اس میں باطنی طہارت کا بھی اشارہ ہے۔ اور یہی اصل ہے۔ ظاہری طہارت تو اس کے بمنزلہ تمہ اور تکملہ کے ہے اور اور جب باطن صاف ہو جائے گا تو دل کے آئینے میں وہ کچھ منکشف ہوگا جو مستقبل میں ہونا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خواب میں مژدہ جانفزا دے دیا گیا کہ آپ فتح و نصرت کے علم لہراتے ہوئے مکہ میں داخل ہوں گے۔ دخول مکہ نیند میں منکشف ہوا یہاں تک کہ ارشاد ربانی نازل ہوا لقد صدق اللہ رسولہ الرویاء اللہ نے اپنے رسول کے خواب کو سچا کر دکھایا ہے۔ انسان کے بہت کم خواب ایسے ہوتے ہیں جو مختلف امور پر دلالت کرتے ہیں تو وہ انہیں صحیح پاتا ہے۔ نیند میں غیب کی معرفت اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ہے اور آدمی کے لیے

نادر و عجیب ہے۔ یہ عالم ملکوت پر واضح ترین دلیل ہے اور مخلوق اس سے غافل ہے جس طرح وہ تمام عجائبات قلب اور عجائباتِ عالم سے بے خبر ہے۔ اور حقیقتِ رؤیا (خواب) میں گفت گو، علوم مکاشفہ کی باریکیوں میں سے ہے۔ علم المعاملہ کے علاوہ اس کا ذکر ممکن نہیں ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی مختلف صورتیں

اے وفا شعار عقیدت کیش!

جان لو کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شرف یاب فرمایا ہے وہ آپ کی مختلف صورتوں میں زیارت کرتا ہے یہ دیکھنے والے کی استقامت، خوفِ الٰہی میں تبدیلی حال اور صحیح طور پر فرائض کی بجا آوری پر منحصر ہے۔ وہ کس قدر استقامت کا حامل ہے۔ وہ کس قدر خوفِ الٰہی اور خشیتِ ایزدی سے لرزاں و ترساں رہتا ہے۔ اپنے فرائض منصبی و واجبات کو کس حد تک انجام دیتا ہے۔ جب دیکھنے والے کا کردار اعلیٰ ہوگا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت بھی اس کے لیے حسین تر اور واضح ہوگی۔ کبھی وہ آپ کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے شمائل میں آپ کو بیان کر دیا گیا ہے۔ اور جو وہ حسن و جمال دیکھتا ہے آپ اس سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ آپ کے حسن و جمال، اوصاف و کمال، انوار و اسرار اور فیوضات کو خالقِ کائنات کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

الشیخ یوسف النبہانی نے ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ وہ خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا چاہتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح صحابہ کرام آپ کی زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہوا کرتے تھے۔ آپ نے تین ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایسے زیارت کی کہ آپ

تمام اوصاف کے پیکر، تمام کمالات کے مجسم نظر نواز ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ دیکھا اس کو ضبطِ تحریر میں لا سکتا ہوں نہ زبان سے بیان کر سکتا ہوں۔ صد مبارک۔

مفاتیح المفاتیح میں ہے۔ بعض احباب شمائلِ حمیدہ کو کماحقہٗ نہیں دیکھ پاتے۔ اس کا انحصار ان کی استقامت میں تبدیلیِ احوال پر ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مثالِ آئینہ ہیں۔

ابو حامد الغزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کو دیکھتا ہے بلکہ آپ کو مثال و صورت دیکھتا ہے۔ یہ مثال ایک ذریعہ ہے جو آپ کی ذاتِ اقدس تک پہنچاتا ہے۔ یہ ذریعہ کبھی حقیقی ہوتا ہے اور کبھی خیالی۔ اور ذاتِ پاک اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیالی مثال سے علاوہ ہے تو جو وہ صُورت دیکھتا ہے وہ رُوحِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں ہے۔ نہ آپ کی شخصیت بلکہ مثال ہے۔ واللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اعلم۔

اے عاشقِ صادق! فوائد کی تکمیل کرتے ہوئے اس مناسبت کے پیشِ نظر ہم آپ کے لیے وہ نقل کرتے ہیں جو ہم نے مناوی کی کتاب فیض القدیر میں دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے اور معین و مددگار ہے۔

حضرت انس سے مروی ہے، کہتے ہیں جناب رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل۔ جس نے خواب میں میری زیارت کی تو در حقیقت اس نے مجھے ہی دیکھا۔ اور عصام الشرح میں ذکر کرتے ہیں من رانی فی المنام یعنی حالت نیند میں۔ عصام کہتے ہیں "نیند کے وقت" محل نظر ہے۔ یعنی اس نے مجھے ان صفات کے ساتھ دیکھا جن سے میں متصف ہوں۔ اس طرح ان کے علاوہ بھی جس کی وضاحت آگے آ رہی ہے۔ اس نے دیکھا تو خوشخبری ہو اس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا یعنی میری حقیقت کو اسی طرح دیکھا جیسی ہے۔ (یہاں) شرط اور جزا ایک نہیں ہے اور وہ

(جزاء) اخبار کے معنی میں ہے یعنی جس نے مجھے دیکھا تو اسے بتا دو، خبر دے دو کہ اسکی رؤیت حق ہے۔ یہ پریشان خواب ہیں اور نہ شیطانی خیالات۔ پھر اس کے بعد وہ ذکر کیا جو معنی کی تکمیل اور حکم کی تعلیل ہے۔ فرمایا فان الشیطن لا یتمثل بی۔ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ مسلم کی روایت میں ہے۔ فان الشیطن لا ینبغی له ان یتشبه بی۔ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کرسکتا۔ ایک دوسری روایت میں ہے۔ لا ینبغی ان یتمثل فی صورتی۔ میری صورت کی مشابہت اختیار نہیں کرسکتا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ مسلم کے علاوہ ایک دوسری روایت میں لا یتکوننی کے الفاظ ہیں اور یہ اس لیے جس طرح بیداری میں آپ کی صورت اختیار کرنا محال ہے۔ اگر ایسا ہو تو حق باطل کے مشابہ ہوگیا، اسی سے یہ اخذ کیا جائے گا کہ تمام انبیاء اسی طرح ہیں۔

حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ آپ کی زیارات صحیح ہیں۔ اگرچہ آپ کی معروف صفات کے علاوہ ہوں۔ اس سے امام نووی نے ترمذی کے حکم کی تقید پر اضافہ کرتے ہوئے اور قاضی عیاض وغیرہما نے اس بات کی تصریح کی ہے "جیسا کہ وہ آپ کو اپنی زندگی میں معروف صورت میں دیکھے گا" بعض محققین نے بھی اسی کا اتباع کیا ہے۔ پھر کہتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ آپ کی معروف صورت کے علاوہ کیسے دیکھا جاسکتا ہے اور دو آدمی دو مختلف مقامات پر ایک ہی حالت میں دیکھتے ہیں جسم ایک ہے صرف ایک ہی جگہ ہوسکتا ہے؟ جواباً گذارش ہے کہ تبدیلی و تغیر آپ کی صفات میں ہے نہ کہ ذات میں آپ کی ذات جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ہوتی ہے اور آپ کی صفات ذہنوں میں آتی رہتی ہیں۔ اور ادراک ابصار کے تحقق و ثبوت کے لیے شرط ہے، نہ مسافت کا قریب ہونا، نہ یہ کہ متخیل (جس کا خیال یا صورت سامنے آرہی ہے) وہ زمین پر ظاہری طور پر دنیوی زندگی گذار رہا ہے: شرط صرف یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجود ہیں۔[1]

---

[1] فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: ۱۳۱/۶

دیدار عام ہے

اہلِ جہاں کے لیے

علماء کہتے ہیں کہ ایک ہی رات میں تمام اہلِ زمین کے لیے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت ممکن ہے۔ یہ اس طرح کہ تمام موجودات آئینے ہیں اور سرکار صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مثالِ آفتاب۔ جب آفتاب تمام آئینوں پر چمکتا ہے تو ہر آئینے پر بڑے اور چھوٹے مصفّٰی اور مکدّر، لطیف و کثیف جیسے بلور یا دھات یا ٹین کے مطابق آفتاب کی صورت دکھائی دیتی ہے۔ اس طرح مختلف اشکال تکون، مربع، گول اور مختلف رنگوں میں آفتاب کی صورت نظر آتی ہے۔ ہر وہ شخص جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوتا ہے تو وہ اپنی ذاتی صفت اور دل کے آئینے کے مطابق زیارت کرتا ہے۔ اگر وہ صفت کمال سے زیارت کرتا ہے تو کمال زیارت سے مستفید ہونے والوں میں ہوگا۔ اگر وہ کسی کمی کے ساتھ ہے تو وہ کمی دیکھنے والے کی ہے[1]

اس ماہ مبارک میں یہاں مدینہ منورہ میں اس ذاتِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستگان میں سے ایک شخص نے سیرت پر بعنوان "السیرۃ العطرۃ من رحاب المدینۃ المنورۃ" تالیف کی۔ وہ کتاب کی تالیف کے دوران خواب میں جناب سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ یہ زیارت ایسی حالت میں تھی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسرور تھے، خوش تھے۔ اس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انوار میں دیکھا لیکن یہ وہ انوار نہیں تھے جو اس سے قبل آپ کی ذاتِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، میں دیکھ چکا تھا۔ وہ حیران تھا اور خلجان کی کیفیت میں تھا کہ کیا یہی رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] الذخائر المحمدیہ ۱۱۵

علیہ وسلم ہیں یا نہیں۔ ابھی اس کا یہ خلجان ختم بھی نہ ہو پایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسے آواز دے رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ اے فلاں شخص! انا رسول اللہ۔ مَیں ہی اللہ کا رسول ہوں۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اس نورِ مبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وابستگان کو مبارک ___ صد مبارک، مرحبا ___ صد مرحبا ___ جس کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ آفتاب ان پر اپنی رو پہلی کرنیں بکھیرتا ہے۔ تو وہ اُسے آنکھوں سے بھی دیکھتے ہیں اور اس کا ادراک بھی کرتے ہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انوار کا آفتاب ہے۔ جب بھی ان سے آنکھیں مستنیر ہوتی ہیں تو ان کی روشنی بڑھ جاتی ہے شادمانی اور مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا۔ یہ نور ان کے لیے آئینۂ دل مجلّٰی و مصفّا ہونے کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔ فرائض کی ادائیگی کے بعد حسن کردار اور اعلیٰ اخلاق اور ہر وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، زیارت کے آرزومند پر ان کی بجا آوری اور پابندی لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کامل آداب بجا لانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے وہاں دیکھے جہاں وہ دیکھنا پسند کرتا ہے، جہاں دیکھ کر وہ راضی ہوتا ہے، اور ہر اس مقام سے دُور رہے جہاں اللہ تعالیٰ راضی نہ ہو۔ سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ___ تو پھر وہ ہمیشہ ربِ ذوالجلال کی معیت میں ہوگا۔ جو اللہ کا ہو گیا۔ اللہ اس کا ہو گیا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ، اُولٰٓئِکَ ھُمْ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔[۲]

بے شک اللہ اہلِ تقویٰ اور نیکوں کے ساتھ ہے۔ یہی لوگ اللہ کی جماعت ہیں۔ خبردار! (جان لو) کہ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی کامیاب و کامران ہے ___ اس جیسے سے ہی نیکی میں مسابقت اور مقابلہ کرنا چاہیے اور ان جیسا ہی عمل اور کردار ادا کرنا چاہیے۔

قُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

---

[۱] النحل ۱۲۸ [۲] المجادلۃ: ۲۲

وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ۔ (التوبہ : ۱۰۵)

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

آپ فرما دیجئے۔ تم عمل کرو، اللہ، اس کا رسُول اور اہلِ ایمان تمہارے اعمال کو دیکھ رہے ہیں اور تم جلد ہی غیب اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف لوٹا دیے جاؤ گے۔ تو پھر وہ بتلائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔

اس ضمن میں اپنے بچپن کا واقعہ ذکر کرتا ہوں۔ میرے والدِ گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حوضِ کوثر پر اپنے دستِ اقدس سے کیسے تمام لوگوں کو جامِ طہور پلائیں گے حالانکہ آپ تنہا ہوں گے۔ والدِ محترم نے فرمایا۔ آفتاب کی مانند۔ جو تمام کائناتوں پر طلوع کرتا ہے۔ وہ اس جواب سے بہت خوش ہُوئے ــــ ــــ اور شاداں و فرحاں واپس لوٹے۔

خواب کی تین قسمیں

اے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیدائی! خواب کی تین صُورتیں ہیں۔ سُہانے، خوش کُن اور عمدہ خواب ــــ یہ عنایت الٰہی ہے اور فضلِ یزداں۔ دُوسرے سراپا غم والم اور پریشان کُن، یہ شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں ــــ تیسرے جو آدمی کے خیالات کی تصویر ہوتے ہیں۔

پہلی قسم، وُہ خواب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں یہ نوید افزا ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوشخبریاں دیتا ہے ــــ اور وہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

دُوسری قسم: یہ پریشان کُن خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں کیونکہ شیطان انسان کا

دشمن ہے یہاں تک کہ خواب میں بھی عداوت کا مظاہرہ کرتا ہے۔

تیسری قسم: وہ خواب جو آدمی کی دلی کیفیت پر مبنی ہوتے ہیں۔

معلم کبیر، بشیر و نذیر، سراج منیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں خوشخبری سے نوازتے ہوئے ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں ـــــ خواب تین طرح کے ہیں۔

فالرؤيا صالحة۔ بشرى من الله۔ ورؤيا تحزين وهى من الشيطان. ورؤيا يحدث المرء نفسه۔ فان رأى أحدكم ما يكره فليقم۔ وليصل ولا يحدث بها الناس۔ وقال أحب القيد وأكره الغل[1]

اچھے خواب، اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہیں۔ اور پریشان کن اور باعث حزن و ملال شیطان کی طرف سے۔ اور کچھ خواب آدمی کے قلبی خیالات پر مبنی ہوتے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی ناپسندیدہ اور برے خواب دیکھے، تو وہ اٹھے اور نماز پڑھے۔ یہ خواب لوگوں سے بیان نہ کرے۔ اور فرمایا میں قید (دین پر ثابت قدمی) کو پسند اور فریب کاری کو ناپسند کرتا ہوں۔ (مصنف کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم کہ یہ الفاظ (احب القید و اکرہ الغل) حدیث میں ہیں یا ابن سیرین کے ہیں۔

اسی طرح کی ایک اور روایت ہے۔ اس میں ہے۔

قال أبو هريرة: فيعجبني القيد وأكره الغل[2]

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ مجھے قید (دین میں ثابت قدم رہنا) اچھا لگتا ہے اور فریب کاری انتہائی قابل نفرت۔

خوابوں کے آداب

خوابوں کے بھی آداب ہیں۔ زیارت کے آرزومند کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئیں۔

---

[1] مسلم حدیث نمبر ۲۲۶۳ [2] بخاری، مسلم، ترمذی، جمیع الفوائد ص ۱۲۷

یہ بندے اور اس کے رب کے درمیان راز ہے ـــــ خواب اللہ تعالیٰ کے انعام ہیں اور ان سے اپنے بندوں سے جسے چاہتا ہے نوازتا ہے۔ اس لیے بندے کے لیے ضروری ہے کہ وہ صدق و اخلاص کا پیکر ہو۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقترب الزمان لم تکن رؤیا المسلم تکذب .. وأصدقکم رؤیا أصدقکم حدیثا .... ورؤیا المسلم جزء من ستة وأربعین جزءاً من النبوة[1] وقال صلی اللہ علیہ وسلم أصدق الرویا بالأسحار[2] . . . .

عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ـ من تحلم بحلم لم یرہ کلف أن یعقد بین شعیرتین ـ ولن یفعل و من استمع إلی حدیث قوم وھم لہ کارھون ـ صب فی أذنیہ الآنك یوم القیامة و من صور صورة عذب وکلف ان ینفخ فیہ الروح ولیس بنافخ ـ[3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب قیامت کا زمانہ قریب ہوگا تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا، تم میں سے جس کا جتنا خواب سچا ہوگا اتنی ہی اس کی بات سچی ہوگی۔ مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیسویں اجزا میں سے ایک جُز (حصہ) ہے۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سچے ترین خواب سحری کے وقت آتے ہیں۔ ترمذی ابن عباس کی روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راوی ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے دیکھا نہیں تو اس کو جو میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ ایسا نہ کر پائے گا۔ اور جس نے لوگوں کی بات سننے کی کوشش کی اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی تصویر

---

[1] بخاری: حدیث ۶۶۱۴ [2] ترمذی: حدیث ۲۲۷۵ [3] بخاری: حدیث ۶۶۳۵

بنائی اسکو عذاب دیا جائے گا۔ اور اسے اس میں روح ڈالنے پر مجبور کیا جائے گا اور وہ روح نہ ڈال سکے گا۔

عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من افری الفری ان یری الرجل عینیہ مالم تریا۔۔۔

حضرت ابن عمر جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ سب سے جھوٹا یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھوں کو وہ دکھائے جو انھوں نے دیکھا نہیں۔ (جھوٹے خواب)

خوابوں کا ادب ــــ اس حدیث پر عمل

عن ابی قتادہ رفعہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الرؤیا الصالحۃ من اللہ۔ والحلم من الشیطان۔ فاذا حلم أحدکم الحلم یکرھہ فلیبصق عن یسارہ۔ ولیستعذ باللہ منہ فلن یضرہ۔

حضرت ابو قتادہ جناب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رویا صالحہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، اور جھوٹے خواب (خیال) شیطان کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ اور کراہت آمیز خواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف تھوک دے۔ اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے ــــ تو وہ اس کے لیے ہرگز ضرر رساں نہ ہوگا۔

ایک اور روایت میں آپ نے فرمایا۔ أبو سلمہ لأری الرؤیاء ھی أثقل علي من الجبل۔ میں ایسے خواب دیکھتا ہوں جو مجھ پر پہاڑ سے زیادہ گراں ہیں۔

جب سے میں نے یہ حدیث سنی تو میں ان خوابوں کی پرواہ نہیں کرتا۔

حضرت جابر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

إذا رأى أحدكم الرؤيا يكرهها فليبصق عن يساره ثلاثا۔ وليستعذ بالله من الشيطان الرجيم ثلاثا۔ وليتحول عن جنبه الذى كان عليه۔ (مسلم، ابوداؤد)

جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور تین مرتبہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور وہ پہلو بدل لے جس پر پہلے سویا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رؤیا المومن جزء من أربعین جزءا من النبوۃ۔ وھی علی رجل طائر مالم یتحدث بھا۔ فاذا تحدث بھا سقطت واحسبه قال ولا تحدث بھا الا لبیبا أو حبیبا۔

مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے۔ یہ ایسے ہے جیسے آدمی کے سر پر پرندہ ہو۔ اگر بیان کر دیا تو اُڑ جائے گا ——— (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے۔ آپ نے فرمایا انہیں صرف اپنے گہرے دوست کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرو۔

حضرت ابن عمر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

الرؤیاء الصالحۃ جزء من سبعین جزء من النبوۃ۔

رؤیا صالحہ نبوت کا سترھواں حصہ ہے۔

اس حدیث سے یہ مفہوم لیا جائے گا کہ جب ہم ایسی خواب دیکھیں جسے ناپسند کرتے ہیں تو ہمیں اپنے بائیں جانب تھوکنا چاہیئے اور شیطان رجیم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی جائے وغیرہ ذٰلک جیسا کہ اس حدیث میں تصریح فرما دی گئی ہے۔

اور اس طرح ہم عزیز دوست کے علاوہ کسی سے رؤیا صالحہ بھی بیان نہیں کریں گے اس سے قبل میں نے ایک بزرگ سے سُنا۔ آپ نے مجھے فرمایا ——— تین اشخاص کے علاوہ کسی سے اپنے خواب بیان نہ کریں۔ ۱۔ اپنے شیخ۔ ۲۔ باپ ۳۔ اور اللہ کی محبت میں اپنے

بھائی سے (دینی بھائی)۔

جب ہم میں سے کوئی مکروہ خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے بلکہ شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ جیسا کہ پہلے بیان کر دیا گیا ہے۔ خباثت آمیز خواب شیطان خبیث کی طرف سے ہوتا ہے۔

لیجئے یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں ایک اعرابی نے جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اسے جوڑ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا اور فرمایا لاتخبر بتلعب الشیطان بك فی المنام۔ خواب میں اپنے ساتھ شیطان کے کھیل کو آگے مت بتا۔

دارمی نے بعض صحابہ سے روایت بیان کی ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللبن الفطرة والسفینه نجاة۔ والحمل حزن۔ والخضرة الجنة والمرأة خیر۔

دودھ فطرت ہے، کشتی نجات، بوجھ اٹھانا پریشانی ہے، شادابی جنت اور عورت بھلائی۔

حضرت سمرہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے۔

هل رأى أحد منكم من رؤياء فليقص عليه ماشاء الله أن يقص۔

تم میں سے کوئی خواب دیکھے تو جو اللہ چاہے اسے بیان کر دو۔

"نہ ہو دل گرفتہ"

رحمت عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیدائی اور محب کے لیے ضروری ہے

کہ جب وہ پڑھ لے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقدر فرما دیا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور نہ ہو سکے تو پریشان نہ ہو جائے۔ یہ ایسے احوال ہیں جن کو اللہ تعالیٰ مجدہٗ ہی بہتر جانتا ہے، اور اللہ تعالیٰ تو اپنے ہر بندہ کے لیے خیر اور بھلائی چاہتا ہے ـــــ اس کے لیے یہ شرف اور اعزاز اور فضل ہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ـــــ تلاوتِ قرآن، استغفار اور جناب نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی ـــــ جب وہ قرآن پاک پڑھتا ہے تو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں ۔۔ الٓمٓ تین حروف ہیں۔ ان کی تیس نیکیاں[1] ۔ تو آپ کا اس کے بارے کیا خیال ہے جو چودہ مرتبہ سورہ مزمل، ہزار مرتبہ سورہ کوثر یا اخلاص یا قدر یا لایلٰف قریش پڑھے گا۔ یہ تمام انہی فوائد میں سے ہیں جن کے ذریعے آپ زیارتِ مصطفےٰ علیہ اطیب التحیۃ والثناء سے شادکام ہوں گے۔ جب وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مرتبہ ہدیہ درود پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے گا تو کائناتوں کا پروردگار ہر دُرود کے بدلے اس پر دس رحمتیں فرمائے گا ـــــ کتنے عظیم ہیں عطیات اور کتنے عمدہ ہیں وہ سانس۔ اگر وہ استغفار پڑھتا ہے۔ استغفار کے بہت فوائد ہیں ـــــ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کافی ہے ـــــ اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا[2] تم اپنے رب سے بخشش کے طلب گار رہا کرو، بے شک وہ بخشنے والا ہے۔ تم پر آسمان سے موسلادھار بارش برسائے گا۔ مال اور اولاد سے تمہاری مدد فرمائے گا۔ تمہارے لیے باغات اور نہریں بنا دے گا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ فَاِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

---

[1] ترمذی: حدیث: ۲۹۱۲ [2] نوح: ۱۰-۱۲

فِی الْیَوْمِ سبعین مرۃ ۔ تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرو۔ بے شک میں اللہ تعالیٰ سے روزانہ ستر مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں ۔ اس کے علاوہ اور بھی فوائد ہیں اے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیدائی ! تیرا دل رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ رہے ۔ آپ کی یادوں میں بسا رہنا چاہیئے ۔ اگر آغاز میں زیارت نہ ہو تو بعد میں ہو جائے گی ۔ ارشادِ ربانی میں غور کریں ۔

" قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ۔" [1]

فرما دیجیئے ! اے میرے بندو جو اپنے آپ پر (گناہوں سے) زیادتی کر بیٹھو تو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دے گا ۔

آپ کو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق میں حسنِ ظن سے کام لینا چاہیئے ۔ منہج سلیم اور صراطِ مستقیم پر کاربند رہنا چاہیئے ــــــ کبھی سستی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے ــــ جب بھی آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کریں گے آپ کا دل تابندہ اور ضمیر مطمئن ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی بصارت اور بصیرت کو منور فرما دے گا ۔ میں نے آپ کے لیے ہر اس چیز کی وضاحت کر دی ہے جس کے ذریعے ربِ ذوالجلال سے اجر و ثواب حاصل کر پائیں گے ــــ جو کسی اُمیدوار کی اُمید کو ناکام نہیں لوٹاتا اور نہ کسی کے عمل کو رائیگاں کرتا ہے ۔ تمہیں صبر و ثبات اور پوری کوشش کے ساتھ نیک اعمال پر کاربند رہنا چاہیئے ــ اور اللہ تعالیٰ کے دروازے پر کھڑے رہنا چاہیئے ۔ اور ممکن ہے اُمید بر آئے ۔

مفاتیح المفاتیح کے مصنف کہتے ہیں اور ان کی یہ عبارت ہے ۔

یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی اگر آپ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور نہ ہو سکیں تو پریشان نہ ہوں ۔ اللہ تعالیٰ کی یہ کرم نوازی اور بندہ پروری کیا کم ہے

---

[1] الزمر : ۵۳

اس نے تمہیں اپنے ذکر، اپنی کتاب کی تلاوت اور اپنے رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درُود بھیجنے کی توفیق ارزانی فرمائی ہے۔ یہی شوق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے ہمکنار کرتا ہے۔ کہ آپ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار کے اسبابِ عمل سے وابستہ رہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے اعلیٰ مقام و مرتبہ کا حامل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور نہیں ہوتا، اور اس سے کم زیارت سے مشرف ہوجاتا ہے۔ وہ حبیب تو کریم ہیں اپنے شیدائیوں اور چاہنے والوں پر دیدار کو نہیں روکتے لیکن کبھی کبھی محب ایسا ہوتا ہے جو زیارت کے وقت اپنے آپ کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ اس کے اعضا نڈھال ہو جاتے ہیں ـــــ لیکن اللہ تعالیٰ اس کے لیے ثبات چاہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے معاشرے، اہل اور مسلمانوں میں پیغام پہنچانے کا فریضہ سرانجام دے سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اعضا کی جسمانی تاب، ثابت قدمی اور جذب قلوب کے ساتھ جمع فرمائے۔

یہ بھی وارد ہے کہ سعید بن مسیب ایام الحرۃ میں، جب مسجد نبوی میں محبوس تھے وہ نماز کا وقت نہیں جانتے تھے مگر صرف اذان سے پتا چلتا تھا جسے حجرۂ نبوی کے دروازے سے سُنتے تھے۔ یہ قرین بعید نہیں کہ یہ انبیاء اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا خاصا ہے۔ علماء کی بات اختتام کو پہنچی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ آمین

امام نووی کا فتویٰ

امام نووی کے فتاویٰ کی کتاب، ترتیب الشیخ علاء الدین عطار، تحقیق و تعلیق الشیخ محمد الحجار صـ۳۱۲ میں ہے کیا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نیکوں کے

ساتھ مخصوص یا ان کو اور ان کے علاوہ دوسروں کو بھی ہو سکتی ہے ؟

جواب : ان کو اور ان کے علاوہ اوروں کو بھی ہو سکتی ہے۔

صاحب تعلیق و تحقیق کہتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت انتہائی فرحت مسرت کا باعث اور عظیم ترین سعادت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس سے نواز دیتا ہے۔ یہ ہر مومن صالح ہو یا غیر صالح کے لیے واضح حق ہے۔ دلوں کی معادن، ان کی صفائی اور استعداد کے مختلف ہونے پر مختلف ہوتی ہے۔

ابن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔

شیطان بالکل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ جس نے آپ کو حسین صورت میں دیکھا تو یہ حسن دیکھنے والے کے ذہن میں ہے۔ اگرچہ اس کے جسم کے کسی حصے، اعضاء میں کوئی چیز یا نقص ہی ہو۔ فرماتے ہیں۔ یہ حق ہے۔ اس کو آزمایا گیا ہے اور اسی طرح پایا گیا ہے۔ کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت میں بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ دیکھنے والا ظاہر کرتا ہے کہ آیا اس کے ہاں کوئی رکاوٹ ہے یا نہیں۔

نیند ۔ ایک عظیم نعمت

میں ان عظیم نعمتوں کو بیان کرتا ہوں جن کا اکثر لوگ ذکر نہیں کرتے، نہ وہ اس کی کچھ پرواہ کرتے ہیں۔ نیند ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی مخلوق کے لیے رحمت ہے۔ نیند کے ذریعے ہر انسان محنت، تھکاوٹ، مشقت و تکالیف سے آرام پاتا ہے مسافر نیند کے ساتھ سفر کی مشقت سے آرام پاتا ہے۔ بیمار جب سوتا ہے تو آرام میں ہوتا ہے۔ بچہ جب سو جائے تو ماں سکون میں ہوتی ہے۔ زندگی کے مصائب و تکالیف سے

تمام لوگ آرام و سکون پاتے ہیں۔ جب انسان تھک کر درماندہ ہو جاتا ہے۔ نیند سے سکون حاصل کرتا ہے اور مکمل راحت محسوس کرتا ہے۔ کوئی بھی مخلوق ہو انسان یا حیوان ایسی نہیں کہ سوتی نہ ہو بلکہ راتوں کو اگر دیر تک بیدار رہے تو دن کو گرانی اور تھکاوٹ محسوس کرتا ہے۔ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو سستی طاری ہوتی ہے۔ اپنے کام کی طرف یا سکول جاتا ہے یا رخت سفر باندھتا ہے تو اس کی حالت بری ہوتی ہے۔ کبھی انسان مسلسل کثرت سے بیدار رہتا ہے تو یہ اسے ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔۔۔ یہاں عقلمند اور محتاط اچھے طریقے سے سمجھ لیتا ہے کہ ہم سب پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ۔۔۔ اور تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے رات کو لباس، نیند کو باعث راحت اور دن کو کام کاج کے لیے بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۂ فرقان میں فرماتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا [1]

اس کا مفہوم یہ ہے کہ وُہی وہ ذات ہے جس نے تمہارے لیے رات کو لباس بنایا جو وجود (کائنات) کو ڈھانپ دے اور اس پر چھا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ۔ اور رات کی قسم جب وہ چھا جائے۔۔۔ وَالنَّوْمَ سُبَاتًا ۔ نیند کو باعث آرام ۔۔۔ جسم و بدن کی راحت کے لیے حرکت کو ختم کرنے والی بنایا۔ کیونکہ انسانی اعضاء و جوارح کثرت کار اور محنت سے تھک جاتے ہیں۔ جب رات آجاتی ہے اور سکون ہو جاتا ہے تو اعضاء و جوارح پرسکون ہو جاتے ہیں۔ آرام پاتے ہیں۔۔۔ تو ایسی نیند ملی جس میں جسم و بدن دونوں کو راحت و سکون میسر آتا ہے! ۔۔۔ وجعل النهار نشورا (دن کو پھیل جانے کے لیے بنایا، لوگ دن میں اپنے رزق، کمائی اور

---

[1] الفرقان، ۴۷۔

ذرائع و اسباب کے لیے پھیل جاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

میں کہتا ہوں ـــــ کیا اعضاء و جوارح کا سکون اور بدن کا راحت پانا، دلوں کا اطمینان، نفسوں کی خوشی، سینوں کا انشراح روحوں کی مسرت، جسموں کا پرسکون ہونا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انعام نہیں ہے؟ اس سے انسان راحت پاتا ہے ـــــ اس سے تھکاوٹ اور درماندگی کا مداوا کرتا ہے، جو اسے طلب معاش میں مشقت اٹھاتے ہوئے سامنا کرنا پڑتا ہے۔ طلب علم میں اور اپنی مرضی اور پسند کی ہر چیز کی طلب و تلاش اور جستجو میں برداشت کرنا پڑتا ہے۔

تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ـــــ ہم نے رات کو پرسکون بنایا۔ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ـــــ اور دن کو ذریعہ معاش بنایا۔ یعنی چمکدار، روشن تاکہ لوگ اس میں اپنی معاش، رزق حلال، اعمال، تجارت اور دیگر امور انجام دے سکیں۔ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ـــــ نیند کو باعثِ آرام بنایا ـــــ یعنی کثرتِ کار، جد و جہد اور محنتِ شاقہ سے تھک کر چور ہونے کے بعد راحت و آرام کے لیے حرکت کو ختم کر دینے والی بنایا۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا۔ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا۔[1]

برکت والی ہے وہ ذات جس نے آسمان میں برج بنائے ـــــ اور اس میں آفتاب اور روشن کرنے والا چاند بنایا۔ وہی ہے وہ ذات جس نے شب و روز کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا۔ اس کے لیے جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہے یا شکر بجا لانے کا آرزو مند ہے۔

---

[1] الفرقان: ۶۱-۶۲

تفسیر ابنِ کبیر میں ہے۔ وہی وہ ذات ہے جس نے دن اور رات کو پیچھے آنے والا بنایا ___ یعنی دونوں میں سے ہر ایک دُوسرے کے بعد آتا ہے۔ دونوں ایک دُوسرے سے پیچھے آتے ہیں جُدا نہیں ہوتے، ان میں وقفہ نہیں ہے۔ جب یہ رات ختم ہوتی ہے تو دن آجاتا ہے ___ اور جب دن ختم ہوتا ہے تو رات چھا جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ (الآیۃ) [1]

(اور تمہارے لیے شمس و قمر مسخر کیے جو برابر چل رہے ہیں۔)

يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا (الآیہ) [2]

(رات اور دن کو ایک دُوسرے سے ڈھانپا ہے کہ جلد اس کے پیچھے چلا آتا ہے۔)

اور فرمایا لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ [3] (الآیۃ)

(نہیں ہے آفتاب کہ وہ چاند کو پکڑ لے۔)

ارشادِ ربانی، لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا [4] ___ یعنی ہم نے شب و روز کو ایک دُوسرے کے پیچھے آنے والا اپنے بندوں کی عبادت کے اوقات مقرر کرنے کے لیے بنایا ہے۔ جس کا رات میں کوئی کام رہ جائے وہ دن میں انجام دے لے جس کا دن میں رہ جائے وہ رات کو انجام دے لے۔

صحیح حدیث میں آتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ [5]

بے شک اللہ تعالیٰ رات کو اپنا دستِ قدرت پھیلا دیتا ہے تاکہ دن کے خطاکار

---

[1] ابراہیم ۳۳ [2] الاعراف ۵۴ [3] یٰسٓ ۴۰ [4] الفرقان ۶۲ [5] مسلم، حدیث ۲۷۵۹

کی توبہ قبول کرے ــــ اور دن کو اپنا دستِ قدرت دراز فرماتا ہے تاکہ رات میں گنہ
کے مرتکب کی توبہ قبول کرے۔

حضرت ابن عباس اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں۔

جس کی رات میں کوئی چیز رہ جائے وہ دن میں انجام دے۔ تو گویا اس نے رات
ہی کو وہ انجام دیا۔

مجاہد اور قتادہ خِلفۃ کا مفہوم بیان کرتے ہیں ــــ مُخۡتَلِفِیۡنَ (دونوں مختلف)
یعنی یہ (رات) اپنی تاریکی کے ساتھ اور یہ (دن) اپنی روشنی کے ساتھ مختلف ہیں۔

حکمتِ ربّانی ــ اور برادرانہ نصیحت

یہ حکمتِ ربانی ہے ــ کہ اس نے دن کو ذریعہ معاش، رات کو باعثِ آرام
اور نیند کو باعثِ سکون بنایا یعنی جسم اور بدن کی تسکین و آرام کے لیے ان کی مصروفیت کو ختم
کرنے والی۔

ہم اس دَور میں بہت سے لوگوں کو دیکھتے ہیں جو رات کو بیدار رہتے ہیں بہت
کم سوتے ہیں ــــ یا تو فانی دُنیا کی طلب میں بیدار رہتے ہیں جس کی اوقات اللہ تعالیٰ
کے نزدیک پرکاہ کی حیثیت نہیں رکھتی یا کسی اور مقصد کے لیے ــــ نہ دُنیا کے لیے اور
نہ آخرت کے لیے ــــ بلکہ فضول گفت گو کے لیے بیٹھتے ہیں۔ ٹیلیویژن یا ان جیسی
چیزوں کے لیے ــــ یہ وقت تو اللہ تعالیٰ نے نیند کے لیے بنایا ہے تاکہ بدن راحت
پائیں اور رُوح تسکین حاصل کرے، تاکہ آدمی تازہ دم ہو کر اپنے دینی و دنیوی امور انجام
دے سکے۔ کبھی کچھ چیزیں اس سے رہ جاتی ہیں جو دُنیا و مافیہا سے بہتر ہوتی ہیں۔ ان میں
سے نمازِ فجر ہے۔ نمازِ فجر میں جو نُور و برکت ہے وہی کافی ہے۔ فجر کی دو رکعتیں دُنیا و
مافیہا سے بہتر ہیں جیسا کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ (نیکی کرنے کی توفیق تو صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے) یہ کوتاہی (یعنی نمازِ فجر کا رہ جانا) نوجوان سے بھی ہو جاتی ہے اور بوڑھے سے بھی، بیٹے سے بھی اور باپ سے بھی ــــ بیٹی سے بھی اور ماں سے بھی ــــ گویا گھر کا (راعی) پاسبان و نگہبان اس حدیث سے غافل ہے۔ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّ رَاعٍ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ[1] ــــ تم میں سے ہر ایک راعی (نگہبان) ہے اور ہر نگہبان سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا ــــ

اور آیتِ مبارکہ ہے۔ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا[2]
اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور پھر اس پر ثابت قدم رہیئے۔

اب ہم اپنے مقصد کی طرف جاتے ہیں ــــ اصل مقصد!

بعد ازاں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیند کی نعمت سے نوازا ہے ــــ نعمت صرف یہاں تک موقوف نہیں ہے کہ ہم نیند میں ہیں ــــ اللہ تعالیٰ ہمیں عظیم خوابوں سے نوازتا ہے ــــ اور یہ اعزاز اسے ملتا ہے جو اس کے لیے جد و جہد اور سعی کرتا ہے ــــ وضو کر کے سوتا ہے ــــ اور بستر پر آنے سے ظاہری طہارت سے قبل باطنی طہارت کا اہتمام کرتا ہے ــــ اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے ــــ اسے نہیں معلوم کہ اسے کیا کیا سرفرازیاں ملیں گی۔ نیند موت کی بہن ہے ــــ یہ چھوٹی وفات ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی ذاتِ اقدس کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے فرماتا ہے ــــ کہ وہ کائنات میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ لوگوں کو فرشتے بھیج کر بڑی وفات دیتا ہے جو بدن سے ان (روحوں) کو قبض کرتے ہیں۔ اور سوتے وقت چھوٹی وفات دیتا ہے۔

---

[1] بخاری: حدیث نمبر ۶۷۱۹ [2] طٰہٰ: ۱۳۲ ، انعام: ۶۱ - ۶۲

جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے۔

هُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ۔

وہ وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے اور جانتا ہے جو دن میں کرو گے۔

حَتّٰى إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ۔[1]

حتیٰ کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اسے وفات سے دوچار کرتے ہیں اور وہ افراط و زیادتی سے کام نہیں لیتے۔

تو دو وفاتیں ـــ چھوٹی کا اور بڑی کا ـــ ذکر فرمایا ـــ اور اس آیت مبارکہ میں بڑی کا پھر چھوٹی کا۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَى إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى۔[2]

اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت وفات دیتا ہے اور جو نہ مریں انہیں ان کے سوتے میں۔ پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اسے روک رکھتا ہے اور دوسری ایک مقرر میعاد تک چھوڑ دیتا ہے۔

اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ (نفوس) ملاءِ اعلیٰ میں جمع ہوتے ہیں جیسا کہ صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی بستر پر جائے تو اسے چادر سے جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس پر کیا مخلوق ہے۔ پھر کہے بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَهَا فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا كَمَا

---

[1] الانعام: ۶۰-۶۲ [2] الزمر: ۴۲

تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ؎۱

اے پروردگار! تیرے مقدس نام کی برکت سے اپنا پہلو رکھ رہا ہوں اور تیری مدد سے اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو اس (جان کی) پکڑ لے، روک لے تو اس پر رحم فرما۔ اگر تو اسے بھیج دے تو اس کی اس طرح حفاظت فرما جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

بعض سلف کا کہنا ہے۔ مُردوں کی رُوحیں جب مر جاتے ہیں تو قبض کی جاتی ہیں، اور زندوں کی جب وہ سو جاتے ہیں۔ وہ جان لیتی ہیں جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو جس پر موت طاری ہو چکی ہوتی ہے اسے لے لیتا ہے۔۔۔ اور وہ دُوسری (موت) ایک مقررہ وقت تک چھوڑ دی جاتی ہے۔

سدی کہتے ہیں۔ باقی ماندہ اجل تک۔

ابنِ عباس کہتے ہیں مُردوں کی رُوحیں پکڑ لیتا ہے اور زندوں کو چھوڑ دیتا ہے اور یہ غلط نہیں ہے۔ یقیناً اس میں اہلِ فکر کے لیے نشانیاں ہیں ـــــ مختصر تفسیر ابن کثیر۔

نیند کے بعد دُوسری نعمت

اے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُحب و شیدائی! جب تو نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے رات کو آرام کے لیے، دن کو معاش اور روزی کے لیے اور نیند کو راحت و سکون کے لیے بنایا ہے۔ آپ نیند کے مزے لے رہے ہوتے ہیں کہ وہ ایک اور عظیم نعمت سے نوازتا ہے اور وہ ہے خوابوں کی نعمت۔ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ارواح ملاءِ اعلےٰ میں جمع ہوتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تم پر خوابوں کا احسان فرماتا ہے جس سے دل خوش ہو جاتا ہے۔ سینہ کھل جاتا ہے اور دل اطمینان پا جاتا ہے۔ یہ ان

؎۱ بخاری: حدیث نمبر ۵۹۶۱ و مسلم: حدیث نمبر ۲۷۱۴

خوابوں کے لیے تیار ہوں یا نہ ہوں ـــــ کریم تو کریم ہے جس پر چاہتا ہے جود و عطا کی بارش کر دیتا ہے ـــــ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے یہ نعمتیں ہیں ـــــ اللہ کے احسانات میں سے یہ احسانات ہیں ـــــ اللہ تعالیٰ کی عطا سے یہ عطا ہے ـــــ اس کے فضل سے یہ فضل ہے . . . . . آپ فرما دیں ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ـ (یہ میرے رب کا فضل ہے) ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاؤ ـــــ اللہ تعالیٰ زیادہ فضل فرمائے گا۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ۔[1] اگر تم شکر بجا لاؤ گے تو میں ضرور اضافہ کر دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو بے شک میرا عذاب بڑا شدید ہے۔ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ۔ بہت کم میرے بندے شکر ادا کرنے والے ہیں ـــــ خواب اسی سے متعلق ہوتے ہیں جو دیکھنے والے کے دل میں ہوتا ہے ـــــ تو جس کا مقصد دُنیا؛ اس کے زخارف یا محبوبہ جسے وہ چاہتا ہے یا محب جس سے وہ محبت کرتا ہو یا وطن جس کی طرف اشتیاق اور رغبت ہو ـــــ ہر کوئی وہی دیکھتا ہے جو اس کے دل میں ہوتا ہے۔

جلاء القلوب

منور دل جن کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ظاہر سے قبل باطن کو روشن کر دیا ہے۔ یہ دل تو بڑی آرزوؤں، امنگوں اور فضل و کمال سے وابستہ ہوتے ہیں ـــــ یہ بحرِ محبت میں تیرتے ہیں ـــــ اور باری تعالیٰ اپنے نُور سے روشن کر دیتا ہے ـــــ پھر اس کے لیے اسرار و امداد اور انوار عیاں ہو جاتے ہیں ـــــ اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے . . . اور اختیار فرماتا ہے . . . . . اور جب ان پر اپنے رب کے انوار چمکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے ایسی اشیا ظاہر فرما دیتا ہے کہ وہ اس سے پہلے ان سے آشنا نہیں ہوتے ـــــ یہ دل اپنے پروردگار کی جانب لگے ہوتے ہیں ـــــ نفس مطمئنہ ہو جاتے ہیں

[1] ابراہیم ۱ : ۷

— اوران انوار و اسرار میں غوطہ زن ہوتے ہیں — وہ کچھ دیکھتے ہیں کہ ان کے علاوہ کسی نے نہیں دیکھا ہوتا۔

وَإِذَا لَمْ تَرَ الْهِلَالَ فَسَلِّمْ
لِأُنَاسٍ رَأَوْهُ بِالْأَبْصَارِ

اور جب ہلال کو نہ دیکھ پائیں تو یہ بات تو تسلیم کر لو کہ لوگوں نے اسے (ہلال کو) آنکھوں سے دیکھا ہے۔

صفائی دل کی ۔ بصارت بھی روشن ۔ بصیرت بھی روشن

جب آپ اپنے قلب کی صفائی کر لیں گے — اور فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیں گے — تو اللہ تعالیٰ جل شانہ تم پر حقائق کو کھول دیگا — احسان فرمائے گا — نگاہ لطف و کرم فرمائے گا — فتح و نصرت سے نوازے گا — تو پھر آپ کو دین و دنیا کی سرفرازی حاصل ہو جائے گی۔

اعط معية حقها — والزم له حسن الادب
واعلم بأنك عبده — فى كل حال وهو رب

اللہ سے وابستگی کا حق ادا کرو اور اس (اللہ تعالیٰ) کے لیے حسن آداب بجا لاؤ اور جان لو کہ تم اس کے بندے ہو، ہر حال میں وہی تمہارا رب ہے۔

کیا کہنے پروردگار کے، کتنا بڑا کریم ہے — اور کتنا بڑا چارہ ساز۔

إِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً [1]

جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے

[1] بخاری: حدیث نمبر ۷۰۹۸، مسلم: حدیث نمبر ۲۶۷۵

قریب ہوتا ہے جب وہ ایک گز (میٹر) میری جانب بڑھتا ہے تو میں دو گنا اس کی طرف آتا ہوں۔ جب وہ میری بارگاہ میں چل کر آتا ہے تو میری رحمت اس کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔

جو غمزدہ دلوں کو خوش کر دیتا ہے ___ حالات درست کر دیتا ہے ___ اعمال کو حسن بخشتا ہے۔ افعال کو عمدہ بنا دیتا ہے۔ حالات کو بہتر حالات میں بدل دیتا ہے۔

نوید ___ ہے کس کے لیے؟

اس آیت کریمہ میں غور کریں۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ [1]

ان کے لیے دنیاوی زندگی اور آخرت میں بشارت ہے خوشخبری ہے۔

یہ نوید ___ یہ خوشخبری ___ کس کے لیے؟ ___ اور یہ کون لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں بشارت، مژدہ جانفزا سنا رہا ہے؟ یہ وفاشعار، سعادتمند، فیروز بخت کون ہیں۔ یہ اولیاء ہیں۔ اس کے فرزانے۔

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ. لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ. لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ [2]

خبردار! بے شک اولیاء کو خوف ہے نہ ڈر اور نہ حزن و ملال اور کسی طرح کی پریشانی۔ یہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا، ان کے لیے دنیاوی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے۔ اللہ کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے۔ یہی بڑی کامیابی ہے اور بڑی عظیم کامرانی۔

---

[1] یونس ۶۴ [2] یونس ۶۲-۶۴

ولایت۔ اس کی دو نشانیاں ہیں

اس سعادت مندی کی صرف دو علامتیں ہیں ___ اور یہی حقیقی ابدی اور سرمدی سعادت ہے ___ ایمان ___ اور تقویٰ۔ یہی وہ ہیں جن کو دنیوی زندگی اور آخرت کی بشارت دے کر شاد کام کیا جا رہا ہے۔ ذرا غور کرو کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا کیا وعدہ ہے۔ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ (اللہ کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے، یہ کیا ہے؟ یہی عظیم کامیابی ہے۔ الحمد للہ والشکر للہ۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال۔ قال رجل یارسول اللہ! من هم اولیاء اللہ؟ قال: الذین اِذَا رُؤُوا ذُکِرَ اللّٰہُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہتے ہیں، ایک آدمی نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) یہ اولیاء کون ہیں؟ ارشاد ہوا، وہ جن کو دیکھیں تو خدا یاد آجائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان من عباد اللہ عبادا یغبطهم الأنبیاء والشهداء قیل من هم یارسول اللہ؟ لعلنا نحبهم؟ قال: هم قوم تحابوا فی اللہ من غیر اموال ولا أنساب۔ وجوههم نور علی منابر من نور لا یخافون اذا خاف الناس، ولا یحزنون اذا حزن الناس۔ ثم قرأ ألا إن أولیاء اللہ لا خوف علیهم ولا هم یحزنون۔ (ابو داؤد: حدیث نمبر ۳۵۲۷)

اللہ کے بندوں میں سے ایسے بندے بھی ہیں جن پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔ عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ تاکہ ہم بھی ان سے دامن محبت وابستہ

کریں ۔ فرمایا ایسے لوگ جو مال اور نسبی تعلق کے بغیر صرف اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ان کے چہروں پر نُور چھلک رہا ہوگا ۔ وہ نور کے منبروں پر ہوں گے ۔ جب لوگ ڈر رہے ہوں گے تو انہیں کوئی ڈر نہیں ہوگا ۔ جب لوگ پریشان اور حزن و ملال میں ہوں گے تو انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی ۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ـــ خبردار اولیاء اللہ کو نہ کوئی ڈر ہے اور نہ حزن و ملال ۔

مبارک صد مبارک ـــ مشقت کم اٹھائی ـــ آرام زیادہ پایا ـــ اس فانی دنیا میں نیک عمل کرتے رہے ـــ باقی رہنے والی زندگی میں راحت پائی ـــ اللہ تعالیٰ انہیں دنیاوی تکالیف اور مصائب و آلام خندہ پیشانیوں سے برداشت کرنے پر جنت کی نعمتوں سے شادکام فرمائے ۔

کُھلے ہیں توبہ کے دَر

دوستو ! جلدی کرو ـــ جلدی ـــ توبہ کے دَر کُھلے ہوئے ہیں ـــ اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا ہے ـــ مُسلسل رحم فرمانے والا ہے ـــ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے ـــ خطاؤں سے درگزر فرماتا ہے ـــ کھاؤ، پیو ، مبارک ہو تمہارے لیے جو تم نے روز و شب اچھے گزارے ـــ وہ جتنے بھی طویل تھے لیکن انہیں ختم ہونا تھا ـــ اور ہر ابتداء کی انتہا ہے اور ہر آغاز کا انجام ـــ یا ایھا المعدودۃ انفاسہ

لا بُد یوما أن یتم العدد

اے گِنے ہوئے سانسو ! اس گنتی کو ایک روز ضرور مکمل ہونا ہے ۔

دُنیا میں اپنا نصیب ـــ اپنا حصہ مت بھُولو ـــ احسان کرو جس طرح

اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا ہے۔ اُٹھو! کمر بستہ ہو جاؤ، جدّ و جُہد کرو ۔۔۔ اور صبر کا دامن تھام لو جیسا کہ اولوالعزم رسُولوں نے تھاما تھا۔

میرے شیخ علامہ حبیب احمد المعروف الحداد نے مجھ سے گفتگو کرتے ہُوئے فرمایا: جب میں اس آیت کو یاد کرتا ہوں ۔۔۔ میرے اندر نشاط بھر جاتا ہے اور سُستی دُور ہو جاتی ہے ۔۔۔ میں نے عرض کیا ۔۔۔ کونسی آیت؟ فرمایا (وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ)[1] اور اپنے رب کی رضا کے لیے صبر کر ۔۔۔ اسی طرح جو کوشش کرتا ہے مُراد پالیتا ہے ۔۔۔ جو فصل بوتا ہے وہ کاٹتا ہے ۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کی تو کوئی حد ہی نہیں ۔۔۔ اور یہ کسی ایک کے لیے نہیں بلکہ تمام مخلوقِ خُدا کے لیے ہے۔

صبر کرو ۔ جلدی کرو اور مُراد کو پہنچو ۔۔۔ اگر منزل آشنا ہونا چاہتے ہو تو جدّ و جُہد جاری رکھو ۔۔۔ ہم میں سے ہر کوئی اچھے خواب دیکھنا پسند کرتا ہے ۔۔۔ اور جناب رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا پسند کرتا ہے ۔۔۔ جیسا کہ انہوں (صحابہ کرام) نے زیارت کی ۔۔۔ لیکن ہم ان جیسا عمل کرنا نہیں چاہتے ۔۔۔ ان کے راستے پر نہیں چلتے ۔۔۔ ان کی سیرت کو مشعلِ راہ نہیں بناتے۔ اور ان جیسی تگ و دو اور محنت نہیں کرتے ۔۔۔ اور ہم صبر نہیں کرتے جیسا انہوں نے صبر کا مظاہرہ کیا ۔۔۔ ہم راتوں کو قیام نہیں کرتے جیسے وہ سحر خیزی کرتے ۔۔۔ یہی اللہ کے نیک بندوں کے اعمال ہیں۔ دُنیا میں، اس کی چھوٹی آرزوں اور بُرے خیالات میں کوشاں رہتے ہیں۔ راتوں کو جاگتے ہیں اور ہم میں سے کچھ فانی دُنیا مال و دولت جمع کرنے پر لگے ہوئے ہیں ۔۔۔ وہ چاہتے ہیں ساری رات بھی دن بن جائے تاکہ سارا کام کرلیں ۔۔۔ وُہ سونا نہیں چاہتے، نہ ان کے اعضاء جوارح آرام و سکون پاتے ہیں ۔۔۔

---

[1] المدثر : ۷

دن اور رات ــ اللہ کی رحمت

اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیدائی! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد کرو۔ اللہ تعالیٰ سورہ قصص میں فرماتا ہے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ أَفَلَا تَسْمَعُونَ . . . قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا تُبْصِرُونَ وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ . . . وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۔ [1]

آپ فرمادیجئے۔ بھلا تم دیکھو اگر اللہ رات کو قیامت تک سرمدی بنا دے۔ اللہ کے علاوہ کون الٰہ ہے جو روشنی (دن) لا کر دے، کیا تم سنتے نہیں؟ فرمادیجئے بھلا تم دیکھو اگر اللہ تم پر دن کو قیامت تک سرمدی بنا دے۔ اللہ کے علاوہ اور کون الٰہ ہے جو رات تمہیں لا کر دے جس میں تم آرام پاتے ہو کیا تم دیکھتے نہیں۔ اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے دن اور رات بنائے تاکہ تم رات میں آرام پاؤ ــ (اور دن میں) اس کا فضل (رزق) تلاش کرو ــ اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

یہ اللہ تعالیٰ عزوجل کی رحمت ہے کہ اس نے ہمارے آرام و سکون کے لیے دن اور رات بنائے ــ اور یہ کہ ہم اس کا فضل تلاش کر سکیں ــ اس پر اس کا شکر بجا لائیں ــ اللہ تعالیٰ ہمیں شکر گزار بنا دے۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔

اے ہمارے پروردگار! ہمیں رات کو بدن کے لیے راحت اور روح کے لیے

---

[1] القصص: ۷۱-۷۳

تازگی جسم کے لیے سکون، مناجات کے لیے، استغفار کے لیے اور اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے باعث راحت بنا۔ اے اللہ! تاکہ ہم ان کی طرح ہو جائیں جن کی تو عزت افزائی فرماتا ہے۔ اس لیے کہ کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ۔ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ [1] تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ [2]....

وہ راتوں کو بہت کم سوتے ہیں۔ سحر خیزی میں مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ان کے پہلو بستر سے جدا رہتے ہیں (وہ سوتے نہیں)۔

ارشاد باری ہے:

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ اللَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ..... هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ [3]

کیا وہ جو فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں سجود و قیام میں گزارتا ہے۔ آخرت سے ڈرتا ہے۔ اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔ کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں۔ صرف اہل دانش و خرد ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا [4]

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر سراپا عجز بن کر چلتے ہیں۔ جب انہیں جاہلوں کا سامنا ہوتا ہے تو سلام کہہ کر گزر جاتے ہیں۔ جو اپنے پروردگار کی رضا و خوشنودی کے لیے رات قیام و سجود میں بسر کرتے ہیں ___ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے

---

[1] الذاریات: ۱۷-۱۸ [2] السجدہ: ۱۶ [3] الزمر: ۹ [4] الفرقان: ۶۳-۶۵

رب! ہم سے جہنم کے عذاب کو دُور فرما دے۔ بے شک جہنم کا عذاب بڑا سخت ہے۔ اے اللہ ہمیں اپنی محبت عطا فرما ـــــ اور ان کی محبت عطا فرما جو تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اور اپنے حبیبِ مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرما جو ہمیں تیری محبت کے قریب کر دیں۔ اے شفا دینے والے! ہمیں جلد صحت و شفا عطا فرما ـــــ یا ارحم الراحمین! (سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے) والحمد للہ رب العالمین۔

میرے محترم بھائی: صرف اتنا ہی کافی ہے ـــــ آؤ اسی مقصد کی طرف چلتے ہیں ـــــ اسی نیک عمل کی جانب بڑھتے ہیں۔ جس کو اللہ بلند فرماتا ہے ـــــ اور جو ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شعار رہا۔ صحابہ و تابعین جس کو انجام دیتے رہے۔ ـــــ ان کا مقصد وحید صرف یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے اور جناب سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت حاصل ہو جائے۔

ہمیں اس مجموعہ کے ان فوائد کو پڑھنا چاہیئے جو خواب میں زیارتِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کے لیے یہ دروازے کھول دیتا ہے ـــــ اس کا سینہ کھل جاتا ہے ـــــ دل مطمئن ہو جاتا ہے اور اپنے رب کے جلوؤں میں گم ہو جاتا ہے ـــــ وہ دُنیا کو پرِ کاہ کی حیثیت نہیں دیتا ـــــ وُہ انہی فوائد کو غنیمت سمجھتا ہے۔ رات کو قیام کرتا ہے ـــــ اور دن کو روزہ رکھتا ہے اپنے مطلوب و مقصود کو پا لیتا ہے اور اپنے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی زیارت سے بہرہ یاب ہو جاتا ہے اور شرابِ رُخِ محبوب کے مزے لیتا ہے۔ وہ عیوب و نقائص اور گناہوں میں اپنے نفس کا محاسبہ کرنے لگ جاتا ہے۔ جو اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے ۔ وہ اپنے رب کا عرفان حاصل کر لیتا ہے اور جو رب کو پہچان لیتا ہے وُہ اپنی ذات سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ یہ آرزو بڑی عظیم ہے۔ ہر کلمہ گو (لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ) جس

کا تقاضا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

جب بھی آپ اس نور کے قریب جائیں گے، آپ کے کام آسان ہو جائیں گے، سینے کشادہ ہو جائیں گے اور جلووں سے معمور ہو جائیں گے ـــــ روزِ محشر فوز و فلاح سے سرفراز ہوں گے ـــــ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں گے ـــــ آپ اہلِ نعمت کے زمرے میں داخل ہو جائیں گے ـــــ میرے بندوں میں سے کم ہیں جو شکر بجا لاتے ہیں ـــــ اور اللہ تعالیٰ تمام امور کی تدبیر فرمانے والا ہے۔ ظاہر و باطن کو جانتا ہے۔

یہ نعمتِ عظمٰی ہے ـــــ بہت بڑا انعام ـــــ جس نے اُسے پہچان لیا وہ پہچان گیا، جس نے نہ جانا وہ جاہل رہا۔ اس مقصد کے لیے کوشاں رہنے والے! اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاؤ ـــــ یہی مقصد تیرے پیشِ نظر رہے۔ اپنے عمل میں خلوص اختیار کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے ہر طرح کے احسانات و خیرات اور برکات سے مالا مال فرمائے اور تجھے اماں سے نوازے۔

جب اس میدان میں آؤ گے، دل میں انشراح پیدا ہو گا ـــــ دل مطمئن ہو جائے گا ـــــ حالات بہتر صورت اختیار کرلیں گے ـــــ مجاہدہ کرو، مشاہدہ کر پاؤ گے ـــــ سراپا خلوص بن جاؤ ـــــ دیکھ لو گے ـــــ اور محبت کرو تاکہ تم سے محبت کی جائے ـــــ اور تمہارا شمار محبوبوں سے ہو ـــــ جسم و جان سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاؤ ـــــ دُنیا میں اختیار رکھنے والوں اور اس پہ راضی رہنے والوں سے ناطہ نہ رکھو ـــــ جنہوں نے آخرت اور سدا بہار زندگی کے لیے کچھ نہ کیا ـــــ یہ دارِ دُنیا ہم سے ہی گیا اور ختم ہو گیا ـــــ اور نہ ان کی طرح ہو جاؤ جنہوں نے اِس کی چاہت میں رغبت رکھی ـــــ جو اللہ تعالیٰ کے پاس تھا اور جو سرمدی تھا، اس کو بھول گئے ـــــ اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے بہتر ہے۔

— اور ابدی — کبھی ختم نہ ہوگا۔

تَنَافَسُوهَا وَاَعْطُوهَا قُوَا الْبِهِمْ مَعَ الْقُلُوْبِ فَيَالِلّٰهِ مِنْ عَجَبِ

وَتُبْ اِلٰى مَوْلَاكَ يَا اِنْسَانُ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَفُوْتَكَ الزَّمَانُ

تم اچھی چیزوں میں مسابقت کرو اور دلوں کے ساتھ ساتھ جسموں کی غذا کا بھی اہتمام کرو۔ خدارا یہ کتنی اچھی بات ہے — اے انسان! اپنے مالک و مولا کی بارگاہ میں اس دُنیا سے رختِ سفر باندھنے سے پہلے پہلے توبہ کرلے۔

اے ربِ ذُوالجلال! اپنی محبت عطا فرما — اپنی محبت میں جمع فرما — ہمیں تمام امور میں اپنے اُوپر توکّل کرنے والا بنا دے — ہم نے اس عظیم ہستی کو وسیلہ بنایا ہے جس سے تو محبت کرتا ہے — جس کو تو نے شرف عطا فرمایا ہے۔ اور جس کو تو نے عزّت و کرامت بخشی ہے — اور جس کو تُو نے سعادت کی خلعت عطا فرمائی ہے — وہ ہیں ہمارے آقا و مولا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — اور آپ کے طفیل ہمیں مُحب اور محبوب بنا دے۔

والحمد لِلّٰه رب العٰلمین وصلی اللّٰه علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

اے پروردگارِ عالم! ہم اس نُوروں کے نُور جو تیرا امین ہے کہ کوئی غیر نہیں، کے توسّل سے تیری بارگاہ میں عرض کناں ہیں کہ اپنے نبی ہمارے آقا جنابِ محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رُخِ زیبا کی زیارت نصیب فرما — جیسا کہ اے رب العالمین وہ تیری بارگاہ میں ہیں — والحمدللہ ربّ العالمین۔ وصلی اللّٰه علی سیّدنا مُحمّد فی الأوّل والآخر والباطن والظاهر وعلی آله وأصحابه وأزواجه وذرّیته وأتباعهم إلی یوم الدّین والحمد للّٰه ربّ العٰلمین۔

اب یہ وظائف ہیں ــــ کمربستہ ہو جاؤ ــــ مجاہدہ کرو ــــ تاکہ تم جناب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی طلعتِ زیبا کی زیارت سے بہرہ ور ہو سکو۔

وظائفِ زیارت

۱۔ جس نے طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب کے وقت اکیس اکیس مرتبہ سورۃ القدر پڑھی وہ خواب میں جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا۔[1]

۲۔ جس نے رات کو ہزار مرتبہ سورۃ الکوثر پڑھی وہ جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کرے گا۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے۔[2]

۳۔ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو وہ اکتالیس مرتبہ سورۃ مزمل پڑھے، وہ زیارت کرے گا۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے۔[3]

۴۔ ایک عالم کا کہنا ہے جس نے جمعہ کے روز ہزار مرتبہ سورۃ القدر پڑھی۔ اس کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نہ کر لے۔ الحمد للہ یہ بھی مجرب ہے۔[3]

۵۔ کسی نے کہا ہے ــــ سورۃ الکوثر کے خواص میں سے ہے۔ جس نے اسے جمعہ کی رات ہزار مرتبہ پڑھا اور ہزار مرتبہ جناب نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر درود پڑھا ــــ اور سو گیا ــــ تو وہ خواب میں جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے شاد کام ہوگا ــــ یہ ایسا نسخہ ہے جس کا اکثر لوگوں نے تجربہ کیا ہے۔ الحمد للہ رب العٰلمین[4]

---

[1] الرسائل الشافعۃ ۴۲۱ [2] ایضاً ۴۲۴ [3] ایضاً ۴۱۸ [4] خزینۃ الاسرار

۶۔ کسی بزرگ کا کہنا ہے۔ جس نے جمعہ کی آدھی رات ہزار مرتبہ سورۃ لایلٰف قریش پڑھی پھر باوضو سو گیا ـــــ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر پائے گا ـــــ اور مقصود حاصل ہو جائے گا۔ اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ بہت مجرب ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۔ جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں۔ جس نے رات کو ہزار مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھا، اسے خواب میں جناب سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے۔

۸۔ جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ کوئی مومن جمعہ کی رات دو رکعتیں پڑھے، ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے۔ پھر ہزار مرتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ پڑھے۔ ابھی دوسرا جمعہ بھی نہ آئے گا کہ وہ مجھے خواب میں دیکھ لے گا۔ اور جو میری زیارت سے بہرہ ور ہوا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اس کو امام نبہانی نے بھی سعادۃ الدارین صفحہ ۴۸۹ پر ذکر فرمایا ہے۔

۹۔ مفاتیح المفاتیح میں ہے کہ قطب الاقطاب کی کتاب الاذکار میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کی رات دو رکعتیں پڑھیں۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ فاتحہ الکتاب (سورۃ الفاتحہ) اور پانچ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھی ـــــ جب نماز سے فارغ ہو جائے تو جناب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں ہدیہ درود پیش کرے۔

۱۰۔ مجمع الحدیث میں ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ـــــ جو خواب میں میری زیارت کرنا چاہتا ہے تو وہ جمعہ کی رات چار رکعت دو سلاموں کے ساتھ پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ، الضحیٰ، الم نشرح، انا انزلناہ اور

اِذا زلزلت الارض پڑھے۔ پھر سلام پھیر دے اور ستر مرتبہ مجھ پر درود پڑھے۔ ستر مرتبہ اللہ تعالےٰ سے استغفار کرے۔ پھر نماز پڑھتے ہوئے سو جائے خواب میں میری زیارت سے شاد کام ہوگا۔

۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ جس نے ہفتہ کے روز مجھ پر ہزار مرتبہ درود پڑھا، وہ اس وقت تک دنیا سے کوچ نہیں کرے گا جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔ الحمدللہ یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۱۲۔ المفاخرہ العلیہ میں ہے۔ ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہ سے قیامت کے روز وحشر و ندامت کے روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے بارے میں ارشاد ہے کہ سورۃ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ کثرت سے پڑھے۔

۱۳۔ سید جمال الدین ابوالمواہب الشاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بہت جلیل القدر بزرگ ہیں فرماتے ہیں۔ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ نے مجھے فرمایا۔ سوتے وقت پانچ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، پانچ مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو۔ پھر کہو: اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَرِنِیْ وَجْهَ مُحَمَّدٍ حَالًا وَّمَآلًا۔ (اے پروردگار مجھے جناب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توسل سے اول و آخر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رخ انور دکھا دے) جب تم سوتے وقت ایسا کہو گے تو میں تمہارے پاس آؤں گا۔ اور تجھ سے بالکل دور نہ رہوں گا۔ پھر فرمایا۔ کتنا اچھا تعویذ ہے۔ اور کتنی اچھی مراد ہے جو اس پر

لہ الوسائل الشافعة ص ۱۷۴

ایمان لائے اور یقین کرے خصوصاً اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود و سلام کا اضافہ بھی کرلیں ــــ الحمدللہ یہ مجرب ہے (مصنف)

۱۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ کَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ أَھْلُہٗ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنِّیْ تَحِیَّۃً وَ سَلَامًا۔

جبروان الفاکہانی اور ابن وداعہ نے حدیث کو فی القبور کے الفاظ تک ذکر کیا ہے۔ اور فاکہانی کہتے ہیں جس نے اس کے ذریعے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ستر مرتبہ درود بھیجا ــــ وہ خواب میں سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا۔

۱۵۔ منبع السعادات اور الذخائر المحدیہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا وظیفہ مذکور ہے اور وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ بِنُوْرِ الْاَنْوَارِ الَّذِیْ ھُوَ عَلَیْکَ وَلَا غَیْرُکَ أَنْ تُرِیَنِیْ وَجْہَ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَمَا ھُوَ عِنْدَکَ۔ اسے سو مرتبہ پڑھا جائے۔ الحمدللہ یہ مجرب ہے ــــ اور بہت سارے لوگوں نے مجھے بتایا ہے۔ (مصنف)

۱۶۔ کہا گیا ہے، جو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت کا آرزومند ہے۔ وہ دو رکعت نفل پڑھے پھر سو مرتبہ یَا نُوْرَ النُّوْرِ یَا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ بَلِّغْ عَنِّیْ رُوْحَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَرْوَاحَ اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَحِیَّۃً وَ

سلامًا۔ پڑھے۔

۱۷۔ السید علامہ احمد زینی دحلان ـــــ مجموعہ (جس میں انہوں نے تمام درود جمع کیے ہیں) میں فرماتے ہیں۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ملاقات کے تمام مجرب صیغوں میں سے ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْجَامِعِ لِاَسْرَارِكَ وَالدَّالِ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ ہر روز ہزار مرتبہ پڑھے۔

یہ نسخہ محترم حسن محمد نے اپنی کتاب الفوائد الحسان ص۲۶ میں ذکر کیا ہے۔ یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۱۸۔ صلوٰۃ الفاتحہ سید محمد البکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِیْ اِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ۔ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِیْمِ۔

بیان کیا گیا ہے کہ جس نے اسے جمعرات، جمعہ یا پیر کی رات تلاوت کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات کرے گا۔ یہ تلاوت چار رکعت نماز پڑھنے کے بعد ہو۔ پہلی رکعت میں تین مرتبہ سورہ القدر، دوسری میں الزلزلہ، تیسری میں الکافرون اور چوتھی معوذتین (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھے ـــــ اگر چاہے تو تجربہ کر لے۔ الحمد للہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۱۹۔ بستان الفقراء میں ہے۔ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے وارد ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے جمعہ کے روز مجھ پر ایک ہزار مرتبہ ان الفاظ میں درود پڑھا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ـــــ وہ اسی رات اپنے رب کو دیکھ لے گا، یا اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم یا جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا ___ اگر نہ دیکھ پائے تو دو یا تین یا پانچ جمعے تک یہ پڑھے۔ ایک اور روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۲۰۔ حدائق الاخیار اور الغنیہ از سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہیں جس نے جمعہ کی رات دو رکعت پڑھیں۔ ہر رکعت میں فاتحہ اور ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور پندرہ مرتبہ قل ھو اللہ پڑھا ___ اور نماز کے آخر میں ہزار مرتبہ یہ کہتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ___ وہ خواب میں مجھے دیکھے گا ___ ابھی دوسرا جمعہ بھی نہ آنے پائے گا میری زیارت کی سعادت حاصل کرے گا ___ اور جو میری زیارت سے سرفراز ہوا تو اس کے لیے جنت ہے ___ اس کے پہلے اور بعد کے گناہ بخش دیئے جائیں گے

(الغنیہ)

یہ صیغہ محترم عطاس الحبشی نے اپنی کتاب تذکیر المصطفٰے میں ذکر کیا ہے۔ اور الذخائر المحمدیہ میں ہے۔

الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۲۱۔ سیدی المرسی ابوالعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جس نے ان الفاظ پر دن اور رات میں پانچ سو مرتبہ پڑھنے پر مواظبت اختیار کی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ عالم بیداری میں جناب

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نہ کر لے۔

علامہ النبہانی نے اسے سعادۃ الدارین میں ذکر کیا ہے۔ اس میں یہ اضافہ بھی ہے "وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ"

سیدی یوسف النبہانی فرماتے ہیں ــــ جب یہ بیداری میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مفید ہے تو خواب میں زیارت کیلئے تو بدرجہ اولیٰ مفید ہے[1] الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۲۲۔ ابریز میں ہے۔ سیدنا عبد العزیز الدباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے شخص ہیں جن کو خضر علیہ السلام نے تلقین فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ بِجَاہِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ فِی الدُّنْیَا قَبْلَ الْاٰخِرَۃِ۔

آپ اس کا روزانہ سات ہزار مرتبہ ورد کرتے تھے۔

۲۳۔ میں نے اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سنا ہے۔ جس نے سوتے وقت بوصیری کے ہمزیہ کا یہ شعر پڑھا۔

لَیْتَہٗ خَصَّنِیْ بِرُؤْیَۃِ وَجْہٍ ــــ زَالَ عَنْ کُلِّ مَنْ رَاٰہُ الشَّقَاءُ

کاش وہ مجھے بھی اپنے رخ انور کی زیارت سے خاص فرمادیں۔ جو بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے فیض یاب ہوتا ہے اس کی شقاوت ختم ہو جاتی ہے۔

یہ نسخہ جناب عبد اللہ بن ہادی الحداد کی کتاب اجازات و مکاتبات میں بھی مذکور ہے۔

---

[1] سعادت الدارین ۴۸۸۔

جناب عبداللہ بن عقیل بن مصطفیٰ کی زیارت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت ہمزیہ کے شعر میں ہے۔ لَیْتَہٗ خصنی ۔ ۔ ۔ الخ

یہ نسخہ سیدی محمد بن علوی المالکی نے اپنی کتاب الذخائر المحمدیہ ص ۱۵۷ میں بھی ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کو جزائے خیر سے ہمکنار فرمائے۔

سیدی یوسف بن اسماعیل النبہانی کی کتاب سعادتِ دارین میں سیدی القطب احمد الرفاعی کا مبارک صیغہ بھی مذکور ہے جس نے اسے بارہ ہزار مرتبہ پڑھا۔ وہ خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا۔ اس کے اتنے فوائد ہیں جس کا کوئی حساب ہے نہ شمار۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْقُرَشِیِّ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَ مَعْدِنِ اَسْرَارِکَ وَ عَیْنِ عِنَایَتِکَ وَ لِسَانِ حُجَّتِکَ۔ وَخَیْرِ خَلْقِکَ ۔ وَ اَحَبِّ الْخَلْقِ اِلَیْکَ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ الَّذِیْ خَتَمْتَ بِہِ الْاَنْبِیَاءَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

۲۵۔ سیدنا یوسف النبہانی کی کتاب جامع الصلوات میں یہ درود شریف مذکور ہے جسے الشیخ احمد الدیربی نے اپنے مجربات میں بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کسی بزرگ نے کہا ہے۔ جس نے اسے ہر رات بستر پر جاتے وقت سو مرتبہ مسلسل دس رات تک پڑھا اور اپنے دائیں پہلو، قبلہ رُخ باوضو سویا تو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مستفید ہوگا۔ درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ۔ وَغَفَلَ

عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ۔ عَدَدَ مَا أَحَاطَ بِهٖ عِلْمُ اللّٰهِ وَجَرٰى بِهٖ قَلَمُ اللّٰهِ وَنَفَذَ بِهٖ حُكْمُ اللّٰهِ وَ وَسِعَهٗ عِلْمُ اللّٰهِ۔ عَدَدَ كُلِّ شَیْءٍ۔ وَأَضْعَافَ كُلِّ شَیْءٍ۔ وَمِلْأَ كُلِّ شَیْءٍ، عَدَدَ خَلْقِ اللّٰهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ۔ وَ رِضَاءَ نَفْسِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ عَدَدَ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ، وَ مَا هُوَ كَائِنٌ فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ۔ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ، وَتُحِيْطُ بِهٖ الْحَدُّ، صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ بَاقِيَةً بِبَقَاءِ اللّٰهِ۔

۲۶۔ سیدنا یوسف النبہانی کی کتاب جامع الصلوات صفحہ ۱۱۹ پر یہ مبارک صیغہ مذکور ہے جو ہر مقصد کے لیے سو سے ہزار مرتبہ۔ اور جناب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے ایک ہزار مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ اگر روزانہ ہزار مرتبہ پڑھنے کی توفیق ہو تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لیے مستغنی فرما دے گا۔ تمام مخلوق کا اسے محبوب بنا دے گا۔ اور آفات و مضرات دُور فرما دے گا۔ اور اس کے فضائل الفاظ میں بیان نہیں کیے جا سکتے۔ صیغہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِهٖ قَدْرَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اغْنِنَا وَ احْفَظْنَا وَ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّهٗ وَ تَرْضَاهُ۔ وَ اصْرِفْ عَنَّا السُّوْءَ۔ وَ ارْضَ عَنِ الْحَسَنَيْنِ رَيْحَانَتَيْ خَيْرِ الْاَنَامِ۔ وَعَنْ سَائِرِ اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ أَئِمَّةِ الْهُدٰى وَ مَصَابِيْحِ الظَّلَامِ وَ أَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَ السَّلَامِ۔ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَللّٰهُ۔

۲۷۔ سیدی یوسف النبہانی کی کتاب جامع الصلوات صفحہ ۱۲۰ پر ہے۔ شیخ النبہانی فرماتے ہیں جس نے مکمل طہارت اور پاک بستر پر سوتے وقت سات

مرتبہ اس درود شریف پڑھنے پر مداومت اختیار کی، وہ حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَیْنِ الرَّحْمَةِ الرَّبَّانِیَّةِ، وَالْیَاقُوْتَةِ الْمُتَحَقِّقَةِ الطَّاهِرَةِ الْحَائِطَةِ بِمَرْکَزِ الْفُهُوْمِ وَالْمَعَانِیْ وَنُوْرِ الْاَنْوَارِ الْمُتَکَوِّنَةِ الْاٰدَمِیِّ، صَاحِبِ الْحَقِّ الرَّبَّانِیِّ، الْبَرْقِ الْاَوْسَطِعِ بِمُزْنِ الْاَرْبَاحِ الْمَائِلَةِ لِکُلِّ مُتَعَرِّضٍ مِنَ الْبُحُوْرِ وَالْاَوَانِیْ۔ وَنُوْرِكَ اللَّامِعِ، الَّذِیْ مَلَأْتَ بِهٖ کَوْنَكَ الْحَائِطَ بِاَمْکِنَةِ الْمَکَانِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَیْنِ الْحَقِّ الَّتِیْ تَتَجَلّٰی مِنْهَا عُرُوْشُ الْحَقَائِقِ عَیْنِ الْمَعَارِفِ الْاَعْلَمِ صِرَاطِكَ التَّامِّ الْاَقْوَمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی طَلْعَةِ الْحَقِّ الْکَنْزِ الْاَعْظَمِ، اِفَاضَتِكَ مِنْكَ اِلَیْكَ۔ اِحَاطَةِ النُّوْرِ الْمُطَلْسَمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ صَلٰوةً تُعَرِّفُنَا بِهَا اِیَّاهُ۔

۲۸۔ علامہ النبہانی کی کتاب جامع الصلوات صفحہ ۲۱ پر درود شریف نمبر ۱۲۷ فرماتے ہیں۔ یہ میرے استاد سیدی الشیخ محمد الفاسی الشاذلی کا درود ہے۔ آپ فرماتے ہیں جس نے صبح و شام تین مرتبہ اس کو ہمیشہ پڑھا اسے بیداری میں، خواب میں، حسی اور معنوی طور پر کثرت سے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ درود شریف یہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ جَعَلْتَهٗ سَبَبًا لِاِنْشِقَاقِ اَسْرَارِكَ الْجَبَرُوْتِیَّةِ وَاِنْفِلَاقِ اَنْوَارِكَ الرَّحْمَانِیَّةِ۔ وَصَارَ نَائِبًا عَنِ الْحَضْرَةِ الرَّبَّانِیَّةِ، وَخَلِیْفَةِ

أَسْرَارِكَ الذَّاتِيَّةِ ۔ فَهُوَ يَاقُوتَةٌ أَحَدِيَّةٍ ۔ ذَاتُكَ الصَّمَدِيَّةِ ۔
وَعَيْنُ مَظْهَرِ صِفَاتِكَ الْأَزَلِيَّةِ ۔ فَبِكَ وَمِنْكَ صَارَ حِجَابًا
عَنْكَ ۔ وَ سِرًّا مِنْ أَسْرَارِ غَيْبِكَ حُجِبْتَ بِهِ كَثِيرًا مِنْ خَلْقِكَ ۔
فَهُوَ الْكَنْزُ الْمُطَلْسَمُ ۔ وَالْبَحْرُ الزَّاخِرُ ۔ ۔ ۔ الْمُطَمْطَمُ ۔
فَنَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ بِجَاهِهِ لَدَيْكَ وَ بِكَرَامَتِهِ عَلَيْكَ أَنْ تَعْمُرَ
قُلُوبَنَا بِأَفْعَالِهِ وَ أَسْمَاعَنَا بِأَقْوَالِهِ ۔ وَقُلُوبَنَا بِأَنْوَارِهِ ۔ وَأَرْوَاحَنَا
بِأَسْرَارِهِ ۔ وَأَشْبَاحَنَا بِأَحْوَالِهِ ۔ وَسَرَائِرَنَا بِمُعَامَلَتِهِ ۔ وَ بَوَاطِنَنَا
بِمُشَاهَدَتِهِ ۔ وَأَبْصَارَنَا بِأَنْوَارِ الْمُحَيَّا جَمَالِهِ ۔ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِنَا
فِي مَرْضَاتِهِ ۔ حَتّٰى نَشْهَدَكَ بِهِ ۔ وَهُوَ بِكَ فَأَكُونَ نَائِبًا
عَنِ الْحَضْرَتَيْنِ بِالْحَضْرَتَيْنِ وَأَدُلَّ بِهِمَا عَلَيْهِمَا ۔ وَنَسْأَلُكَ
اللّٰهُمَّ أَنْ تُصَلِّيَ وَ تُسَلِّمَ عَلَيْهِ صَلَاةً وَ تَسْلِيمًا يَلِيقَانِ بِجَنَابِهِ
وَعَظِيمِ قَدْرِهِ وَ تَجْمَعَنَا بِهِمَا عَلَيْهِ وَ تُقَرِّبَنَا بِخَالِصِ وُدِّهِمَا
لَدَيْهِ ۔ وَتَنْفَحَنِي بِسَبَبِهِمَا نَفْحَةَ الْأَتْقِيَاءِ ۔ وَتَمْنَحَنِي بِهِمَا
مِنْحَةَ الْأَصْفِيَاءِ لِأَنَّهُ السِّرُّ الْمَصُونُ ۔ وَالْجَوْهَرُ الْفَرْدُ
الْمَكْنُونُ فَهُوَ الْيَاقُوتَةُ الْمُنْطَوِيَةُ عَلَيْهَا أَصْدَافُ مُكَوَّنَاتِكَ
وَالْغَيْهُوبَةُ الْمُنْتَخَبُ مِنْهَا أَصْنَافُ مَعْلُومَاتِكَ ۔ فَكَانَ
غَيْبًا مِنْ غَيْبِكَ ۔ وَبَدَلًا مِنْ سِرِّ رَبُوبِيَّتِكَ ۔ حَتّٰى صَارَ
بِذٰلِكَ مَظْهَرًا نَسْتَدِلُّ بِهِ عَلَيْكَ ۔ وَكَيْفَ لَا يَكُونُ ذٰلِكَ
وَقَدْ أَخْبَرْتَنَا فِي مُحْكَمِ كِتَابِكَ بِقَوْلِكَ ۔ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ
إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ ۔ وَقَدْ زَالَ بِذٰلِكَ الرَّيْبُ وَحَصَلَ الْإِنْتِبَاهُ
وَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ دَلَالَتَنَا عَلَيْكَ بِهِ ۔ وَمُعَامَلَاتِنَا مَعَكَ مِنْ أَنْوَارِ

مُتَابَعَتِہٖ۔ وَارْضَ اللّٰھُمَّ عَلٰی مَنْ جَعَلْتَھُمْ مَحَلًّا لِلْاِقْتِدَاءِ۔ وَصَیَّرْتَ قُلُوْبَھُمْ مَصَابِیْحَ الْھُدٰی الْمُطَھَّرِیْنَ مِنْ رِقِّ الْاَغْیَارِ وَشَوَائِبِ الْاَقْدَارِ۔ مَنْ بَدَتْ مِنْ قُلُوْبِھِمْ دُرَرُ الْمَعَانِیْ۔ فَجَعَلْتَ قَلَائِدَ التَّحْقِیْقِ لِاَھْلِ الْمَبَانِیْ۔ وَاخْتَرْتَھُمْ فِیْ سَابِقِ الْاِقْتِدَارِ بِاَنَّھُمْ مِنْ اَصْحَابِ نَبِیِّکَ الْمُخْتَارِ۔ وَرَضِیْتَھُمْ لِاِنْتِصَارِ دِیْنِکَ فَھُمُ السَّادَۃُ الْاَخْیَارُ۔ وَضَاعِفِ اللّٰھُمَّ مَزِیْدَ رِضْوَانِکَ عَلَیْھِمْ مَعَ الْاٰلِ وَالْعَشِیْرَۃِ وَالْمُقْتَفِیْنَ لِلْاٰثَارِ۔ وَاغْفِرِ اللّٰھُمَّ ذُنُوْبَنَا وَلِوَالِدِیْنَا وَمَشَایِخِنَا وَاِخْوَانِنَا فِی اللّٰہِ وَجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْمُطِیْعِیْنَ مِنْھُمْ وَاَھْلُ الْاَوْزَارِ......

۲۹۔ مدینہ منورہ کی ایک شخصیت نے مدینہ منورہ میں مجھے سیدی یوسف النبہانی سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں جو شخص خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو وہ سوتے وقت بائیس مرتبہ (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کہے۔[1]

۳۰۔ میرے شیخ مکرم زین بن ابراہیم بن سمیط نفعنا اللہ تعالیٰ بحیاتہٖ فرماتے ہیں کہ جناب علی بن محمد الحبشی (اللہ تعالیٰ ان سے اور ان کے علوم و معارف سے مستفید فرمائے) کا یہ صیغہ مبارک ہے۔ جس نے اسے کثرت سے پڑھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مستفید ہوگا۔ درود شریف کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ بَابِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً وَسَلَامًا دَائِمَیْنِ

---

[1] سعادت الدارین ص ۴۹۲

بِكَ بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ ۔

الحمد للہ حضرت فاضل السید حسن بن عبداللہ الشاطری نے مدینہ منورہ مسجد نبوی میں روضہ مشرفہ کے پاس اس درود شریف کی مجھے اجازت مرحمت فرمائی۔

۳۱۔ سیدنا یوسف النبہانی رضی اللہ عنہ کی سعادت الدارین صفحہ ۴۸ پر مذکور ہے۔ ابو قاسم السبکی نے اپنی کتاب الدر المنظم فی المولد المعظم میں حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رُوحوں میں رُوح سیدِ کائنات محمد پر، جسموں میں آپ کے جسم پر، قبروں میں سے آپ کی قبرِ انور پر درود پڑھا، وہ خواب میں مجھے دیکھے گا، جس نے خواب میں مجھے دیکھا، وہ قیامت میں مجھے دیکھ لے گا، جس نے قیامت میں مجھے دیکھا تو اس کے لیے میں شفاعت کروں گا اور جس کی میں نے شفاعت کردی، وہ میرے حوض سے سیراب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام کردے گا۔

۳۲۔ سیدی یوسف النبہانی کی سعادت الدارین صفحہ ۴۸۲ پر شیخ شمس الدین العبدوسی سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں جس نے عشاء کے بعد بستر پر جانے کے بعد یہ درود شریف پڑھا، اور قل ھو اللہ احد اور معوذتین قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس، تین مرتبہ پڑھا۔ بعد ازاں کوئی بات نہ کی۔ وہ حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی زیارت کرلے گا۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ أَبَدًا، وَأَنْمٰى بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا وَأَزْكٰى تَحِيَّاتِكَ فَضْلًا وَعَدَدًا عَلٰى أَشْرَفِ الْخَلَائِقِ الْإِنْسَانِيَّةِ وَالْجَانِّيَّةِ۔ وَمَجْمَعِ الْحَقَائِقِ الْإِيْمَانِيَّةِ۔ وَمَظْهَرِ التَّجَلِّيَاتِ الْإِحْسَانِيَّةِ۔ وَمَهْبَطِ الْأَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَاسِطَةِ عِقْدِ النَّبِيِّيْنَ۔

وَمُقَدَّمِ جَيْشِ الْمُرْسَلِيْنَ۔ وَقَائِدِ رَكْبِ الْأَنْبِيَاءِ الْمُكَرَّمِيْنَ۔ وَأَفْضَلِ الْخَلْقِ أَجْمَعِيْنَ۔ حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ الْأَعْلٰى۔ وَمَالِكِ أَزِمَّةِ الْمَجْدِ الْأَسْنٰى۔ شَاهِدِ أَسْرَارِ الْأَزَلِ۔ وَمُشَاهِدِ أَنْوَارِ السَّوَابِقِ الْأُوَلِ۔ وَتَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ۔ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ۔ مَظْهَرِ سِرِّ الْجُوْدِ الْجُزْئِيِّ وَالْكُلِّيِّ۔ وَإِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ الْعُلْوِيِّ وَالسُّفْلِيِّ رُوْحِ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ۔ وَعَيْنِ حَيَاةِ الدَّارَيْنِ۔ الْمُتَحَقِّقِ بِأَعْلٰى رُتَبِ الْعُبُوْدِيَّةِ وَالْمُتَخَلِّقِ بِأَخْلَاقِ الْمَقَامَاتِ الْإِصْطِفَائِيَّةِ۔ الْخَلِيْلِ الْأَعْظَمِ۔ وَالْحَبِيْبِ الْأَكْرَمِ۔ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ۔۔ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغٰفِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ أَجْمَعِيْنَ۔۔۔

جس نے اسے پڑھا۔ اس کا دل شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہے گا بعض کا کہنا ہے، یہ درود جناب قطب ربّانی السید عبدالقادر جیلانی کا ہے۔ جس نے نمازِ عشاء کے بعد اخلاص اور معوذتین پڑھی اور ان الفاظ سے جناب نبی رحمت سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ وہ خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا۔

میں نے کنوز الاسرار میں کچھ اضافے بھی دیکھے ہیں۔ اور انہوں نے مسالک حنفیہ کی عبارت ذکر کی ہے۔ کتاب الطبقات الوسطیٰ فی ترجمۃ الشیخ نورالدین میں سید عبدالوہاب الشعرانی سے منقول ہے۔ شیخ شعرانی فرماتے ہیں۔ میں انہیں

وصال کے بعد دو سال خواب میں دیکھتا رہا۔ آپ مجھے فرماتے ہیں۔ مجھے الشیخ عبداللہ العبدوسی کا درود سکھاؤ۔ میں نے اس کا ثواب آخرت میں دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب اس کے علاوہ دس ہزار مرتبہ پڑھنے کے برابر ہے۔

یہ نسخہ سیدی حسن بن محمد فدعق نے الفوائد الحسان صفحہ نمبر ۳۲ میں ذکر فرمایا ہے (مصنف)

۳۳۔ جو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا آرزومند ہے وہ یہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ۔

جس نے اسے وتر تعداد میں پڑھا، وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرلے گا۔ اس کے ساتھ مزید اضافہ کرلے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ[1]

یہ نسخہ جناب حسن بن محمد فدعق نے اپنی کتاب الفوائد الحسان ص۲۶ پر ذکر فرمایا ہے اور اس پر وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔ ستر مرتبہ پڑھنے کا اضافہ کیا ہے۔

۳۴۔ سعادۃ الدارین صفحہ ۴۸۵، علامہ نبہانی کہتے ہیں۔ الیافعی فرماتے ہیں جو شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا خواہش مند ہے۔ وہ مہینے کے آغاز میں جمعہ کی رات کے شروع میں غسل کرے اور نماز عشاء پڑھے، پھر بارہ رکعت

---

[1] سعادۃ الدارین ص۴۸۵۔

پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور مزمل پڑھے۔ پھر سلام کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہزار مرتبہ درود پڑھے اور سو جائے۔ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر پائے گا۔

دوسرے نسخہ میں مزید ہے غسل کے بعد وضو کرے، مہینے کی رات کے آغاز کے بعد یہ الفاظ ہیں کہ ایک ہزار مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے۔ پھر باوضو سو جائے۔ وہ خواب میں جناب سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرلے گا۔ یہ مجرب ہے۔ انہوں (نبہانی) نے اپنے نسخے میں اضافہ کیا اور اس سے آگاہ کرتے ہیں جس میں اس کا فائدہ ہے۔

یہ کنوز الاسرار میں کتاب الحدائق کے مصنف سے بغیر کسی اضافہ کے منقول ہے۔ انہوں نے احکام القرآن کے مولف سے نقل کیا ہے۔

۳۵۔ سعادت الدارین صفحہ ۴۸۵ میں سیدی یوسف النبہانی فرماتے ہیں، علامہ عسقلانی فرماتے ہیں، میں نے ایک مجموعے میں دیکھا ہے جس نے سورہ مزمل اور کوثر پڑھنے پر مداومت اختیار کی، وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مستفیض ہوگا۔

میری گذارش ہے کہ یہ یہاں اس الکتاب المغناطیس (مقناطیسی کتاب) میں پہلے گزر چکا ہے۔ وہاں ہر سورۃ منفرد ہے اور اس کی تعداد مخصوص ہے یہاں آپ دو سورتیں اکٹھی دیکھ رہے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۳۶۔ سعادۃ الدارین میں ایک بزرگ سے منقول ہے کہ جمعہ کی رات کو چار رکعت پڑھے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ اور سورۃ القدر، دوسری میں فاتحہ اور وَاِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ تین مرتبہ، تیسری میں فاتحہ اور سورۃ الکافرون اور چوتھی میں فاتحہ اور اخلاص تین مرتبہ

اور ان کے ساتھ معوذتین ملا لے (ایک مرتبہ) پھر سلام پھیر دے اور قبلہ رُخ بیٹھ جائے اور جناب نبی رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک ہزار مرتبہ درود پڑھے اور کہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ... وہ خواب میں آقائے دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے بہرہ یاب ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ پہلے جمعہ کو یا دوسرے یا تیسرے کو۔

قسطلانی فرماتے ہیں میں نے یہ آخری حصہ الشیخ بہاء الدین الحنفی امام العینیہ کے خط سے نقل کیا کیا ہے نَظَرَ اللّٰہُ اِلَیْہِ بِعَیْنِ الْعِنَایَۃِ یا نَظَرَ اللّٰہُ لَہٗ بِعَیْنِ عِنَایَتِہٖ (اللہ تعالیٰ اس پر نظرِ عنایت فرمائے گا) اور ان شاء اللہ ہم سب پر۔ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

۳۷۔ قسطلانی فرماتے ہیں۔ اسی طرح میں نے آپ (شیخ بہاء الدین الحنفی) کے خط سے سورۃ الفیل لکھی ہے اس کی خاصیت یہ ہے کہ جس نے اسے کسی رات ہزار مرتبہ پڑھا اور ہزار مرتبہ جناب رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پہ درود بھیجا، اور سو گیا تو خواب میں وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہوگا۔ جس نے اسے لکھا اور اپنے گلے میں پہن لیا تو دشمنوں سے بہت بڑی رکاوٹ وحفاظت ہوگی، اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا اور اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔

۳۸۔ سعادۃ الدارین صفحہ ۴۸۶: علامہ نبہانی فرماتے ہیں۔ قرآن کریم کے منافع وفوائد کے بارے میں جناب امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس نے جمعہ کی رات، نصف شب نماز (تہجد) کے بعد ہزار مرتبہ سورۃ کوثر پڑھی وہ خواب میں زیارت سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شاد کام ہوگا۔

صاحب کنوز الاسرار نے بھی اس نسخہ کو اپنے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ جس نے جمعہ کی رات بعد نمازِ عشاء ہزار مرتبہ پڑھا، اور ہزار مرتبہ آقائے

تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود پیش کیا، وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ لے گا۔

قسطلانی نے تمیمی سے یہ فائدہ کچھ اضافے سے نقل کیا ہے جتنا میں نے کنوز الاسرار سے نقل کیا ہے۔

گذارش ہے کہ اس سورہ کا اعادہ کوئی تعجب انگیز بات نہیں۔ کیونکہ میں نے اس کتاب کے دوسرے فائدہ میں لکھا ہے۔ وہاں صرف ہزار مرتبہ ہے یہ یہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود سے متصل ہے۔ اور یہاں یہ بھی مذکور ہے کہ جمعہ کی رات نصف شب ہو۔ واللہ اعلم۔

۳۹۔ ایک بزرگ سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں۔ جب مغرب پڑھے، دو دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سات مرتبہ اخلاص پڑھے۔ جب سلام پھیرے تو سجدہ میں چلا جائے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ سات مرتبہ پڑھے اور سات مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ درود بھیجے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهٖ وَسَلِّمْ۔

پھر سات مرتبہ کہے۔

يَا حَيُّ ، يَا قَيُّوْمُ ، يَا رَحْمٰنُ ، يَا رَحِيْمُ ،

ہر دو رکعت میں ایسا ہی کرے، یہاں تک کہ عشاء کا وقت ہو جائے عشاء کی نماز ادا کرے اور نماز کے بعد ہزار مرتبہ کہے۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔ اور دائیں کندھے (پہلو) لیٹ جائے اور آقا علیہ السلام پر درود پڑھتا پڑھتا سو جائے۔ حضور سرکار رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ یاب ہوگا۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے۔

۴۰۔ جناب حسن سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں جو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔ چار رکعت پڑھے، ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور چار سورتیں الضحیٰ، الم نشرح، انا انزلناہ اور اذا زلزلت، پڑھے۔ جب نماز میں بیٹھے تو التحیات پڑھے اور جناب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ واتم التسلیم پر ستر مرتبہ درود پڑھے پھر سلام پھیر دے۔ کسی سے بات نہ کرے یہاں تک کہ نیند آجائے۔ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے سعادت اندوز ہوگا۔[1]

۴۱۔ سعادۃ الدارین میں صفحہ ۴۸۷ پر مذکور ہے۔ فرماتے ہیں۔ دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحہ اور سو مرتبہ قُل ھُوَ اللہ پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہو جائے تو تین مرتبہ یا اَللہُ، یا رَحمٰنُ، یا مُحسِنُ، یا مُجمِلُ، یا مُنعِمُ، یا مُتَفَضِّلُ پڑھے۔ ایک بیاض پر یہ الفاظ لکھ لے۔ اور اسے اپنے سر کے نیچے رکھ لے۔ جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کر پائے گا۔

عرض ہے سنوسی نے اپنے مجربات میں، الھاروشی نے کنوز الاسرار میں، البکری نے شرح حزب النوری میں ذکر کیا ہے کہ سو یا زائد مرتبہ قُل ھُوَ اللہُ اَحَدٌ پڑھنے یا مُتَفَضِّلُ کے بعد کہے: اَرِنِی وَجْهَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـــــ (مجھے اپنے نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور دکھا دے)۔

۴۲۔ سعادۃ الدارین صفحہ ۴۸۴ پر مذکور ہے۔ جب آپ مغرب پڑھ لیں تو کھڑے ہو جائیں۔ عشاء آخر تک کسی سے گفتگو کیے بغیر نفل پڑھتے رہیں۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیریں۔ ہر رکعت میں ایک مرتبہ فاتحہ اور قل ھو اللہ

---

[1] سعادۃ الدارین۔ علامہ نبہانی۔

اَحَدٌ تین مرتبہ پڑھیں۔ جب آپ عشاء آخر پڑھ لیں اپنے گھر واپس آجائیں اور کسی سے گفت گو نہ کریں۔ سونے لگیں تو دو رکعت پڑھیں۔ ہر رکعت میں فاتحہ اور سات مرتبہ قل ھو اللہ اَحد پڑھیں۔ پھر سلام پھیریں۔ سلام کے بعد سجدہ ریز ہو جائیں۔ سات مرتبہ سجدہ میں استغفار کریں۔ سات مرتبہ نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔ سات مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھیں۔ پھر سجدے سے سر اٹھا لیں سیدھے بیٹھ جائیں۔ ہاتھ بلند کر دیں اور کہیں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا۔۔۔ یَا اَللّٰہُ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔ یَا رَبُّ یَا رَبُّ، یَا رَبُّ۔ یَا اَللّٰہُ۔ یَا اَللّٰہُ۔ یَا اَللّٰہُ۔ پھر کھڑے ہو جائیں اور اپنے ہاتھوں کو بلند کریں۔ پھر ایک مرتبہ ویسے ہی کہیں جیسے بیٹھے ہوئے کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں اور سراپا حسن و خوبی جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر جتنا درود پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔ پھر بستر پر آجائیں اور داہنے پہلو سو جائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہو گی۔

۴۳۔ ایک بزرگ نے کہا ہے کہ جو جمال نبوت کا نظارہ کرنا چاہتا ہے وہ سوتے وقت وضو کرے۔ پاک بستر پر بیٹھ جائے۔ پھر سورۃ الشمس، اللیل اور التین پڑھے ہر رکعت کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔ سات رات تک یہ کرے اور حضور سرکار دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھتا رہے اور یہ دعا مانگتا رہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَالْحِلِّ وَالْحَرَمِ، وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ

إِقْرَأْ عَلَىٰ رُوْحِ مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ [۱]..

۴۴۔ ایک عالم نے کہا ہے۔ ایک آدمی جناب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے فیض یاب ہوا کرتا تھا۔ وہ جناب سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سولہ ہزار مرتبہ درود بھیجتا تھا۔ درود یہ پڑھتا تھا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَ مِقْدَارِهٖ۔

۴۵۔ نماز جمعہ کے سلام کے بعد سو مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ، عصر کے بعد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ پڑھتا رہے۔ اس کو امام العینیہ الشیخ شہاب الدین نے ہمارے مشائخ احمد شہاب الدین زورق کے شیخ سیدی الشیخ محمد زیتون المغربی الفاسی سے روایت کیا ہے۔ سیدی احمد الترجمانی بن المغربی نے مدینہ منورہ میں اس کا تجربہ کیا تو صحیح درست تھا۔ یہ پندرہ نسخے مسالك الحنفاء الى مشارع الصلاة على النبيّ المصطفٰى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تالیف لامام العلامہ شہاب الدین احمد القسطلانی سے کچھ اضافوں کے ساتھ نقل کیے گئے ہیں۔ ان (اضافوں) کی نشاندہی میں نے اپنے اپنے مقامات پر کردی ہے۔

۴۶۔ ہمارے شیخ حسن العدوی رحمہ اللہ شرح دلائل الخیرات میں ایک عارف سے العارف المرسی رحمۃ اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں۔ جس نے اس ورد کو شب و روز پانچ سو مرتبہ پڑھنے پر مواظبت اختیار کی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

وہ اس وقت تک فوت نہ ہوگا جب تک بیداری میں جناب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ کرلے۔

---

[۱] سعادۃ الدارین۔

جب یہ بیداری میں آپ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے
مفید ہے تو خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے بدرجہ
اولیٰ مفید ہے ؎
الحمد للہ یہ مجرب ہے۔۔

۴۷۔ ہمارے شیخ نے شرح مذکور میں امام یافعی سے ان کی کتاب بستان الفقر سے نقل فرمایا ہے۔ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے وارد ہے فرماتے ہیں۔ جس نے ان الفاظ سے جمعہ کے روز مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود پڑھا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ وہ اپنے رب کو یا نبی کو یا جنت میں اپنے مقام کو دیکھ لے گا۔ اگر نہ دیکھ پایا تو دو جمعہ یا تین یا پانچ جمعہ تک پڑھے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ کا اضافہ بھی ہے۔ پھر میں نے الشیخ عبداللہ الخیاط ابن محمد الہاروشی المغربی الفاسی نزیل تونس کی کتاب کنوز الاسرار میں دیکھا ہے۔ مذکور بالا کے بعد خوابوں کی ملخصاً حکایات ہیں۔ جو خواب انہوں نے دیکھے۔ انہوں نے اس نیت سے اسی صیغہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھا زیارت نہ ہوئی۔ پھر توجہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں آپ پر درود بھیجنے لگ گئے تو انہیں مژدہ ملا کہ انہوں نے آپ کو جنت میں پہچان لیا ہے۔ پھر جناب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی قبر انور کی زیارت کی۔ کہا کہ میں آج سے اسی تعداد میں پڑھتا رہوں گا جتنا بھائیوں نے اس کا التزام کیا ہے اور یہ آپ کا معمول بن گیا۔ — الحمد للہ رب العٰلمین۔ کہتے ہیں ہمارے بھائیوں میں سے ایک آدمی نے ایسا کیا تو اس نے حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

؎ سعادۃ الدارین

کی زیارت کی سعادت حاصل کی جَعَلَکَ اللّٰہُ مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ (اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت یافتہ میں سے بنادے) پھر جب تھوڑے ہی عرصہ بعد ہدایت کے اثرات اس پر ظاہر ہوئے۔ ایک اور بھائی نے ایسا کیا تو اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت پائی اور آپ نے اسے دُعائے خیر سے نوازا۔[1]

الحمد للہ یہ مجرب ہے۔

۴۸۔ شیخ سنوسی اپنے مجربات میں کہتے ہیں۔ اور الذخائر المحمدیہ میں ہے۔ جس نے جمعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کا اسم اَلْوَدُوْدُ سفید ریشم کے ٹکڑے پر لکھا اور اس کے ساتھ پینتیس مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، پینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو نیکی وطاعت کی قوت عطا فرماتا ہے۔ شیطانی وساوس اور اس کے حملوں کا سدِباب فرما دیتا ہے، مخلوق کے دلوں میں اس کا رُعب ڈال دیتا ہے۔ طلوعِ آفتاب کے وقت ہر روز اس کی طرف دیکھنے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود کثرت سے پڑھنے سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس پر اس دن کے اسباب آسان فرمادے گا۔[2]

۴۹۔ ابو موسیٰ المدنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت تخریج کی ہے۔ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، کوئی مومن جمعہ کی رات کو دو رکعت پڑھتا ہے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتا ہے۔ پھر ہزار مرتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ کہتا ہے۔ ابھی اگلا جمعہ نہیں آئے گا کہ خواب

---

[1] سعادۃ الدارین، [2] سعادۃ الدارین۔

میں مجھے دیکھ لے گا۔ اور جس نے مجھے دیکھ لیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔

الحمد للہ یہ مجرب ہے۔

۵۰۔ الشیخ محمد حقی آفندی النازلی اپنی کتاب خزینۃ الاسرار میں فرماتے ہیں۔

میرے شیخ المصطفیٰ الھندی نے ۱۲۶۱ھ میں مدینہ منورہ میں مدرسہ محمودیہ میں مجھے سند بیان کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ میں نے ان سے انکشاف علم، قربِ الٰہی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک رسائی کے لیے خصائص واذکار کے لیے التماس کی۔ آپ نے مجھے آیۃ الکرسی اور یہ درود شریف بتایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ... اور فرمایا اگر اس کو ہمیشہ پڑھتے رہو گے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علوم و معارف حاصل کرو گے یہاں تک کہ تم روحانی طور پر تربیتِ محمدیہ میں ہو گے۔

اور فرمایا یہ مجرب ہے۔ فلاں، فلاں اور بہت سوں نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

میں نے رات کے شروع میں یہ درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ سو مرتبہ پڑھا تو خواب میں جناب سرورِ کائنات علیہ اطیب التحیات واکمل الصلوات کی زیارت سے بہرہ ور ہوا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرے لیے شفاعت ہے۔ تیرے والدین اور بھائیوں کے لیے شفاعت ہے پھر میں نے اللہ کی طرف سے قوت وطاقت پائی۔

جیسا کہ شیخ قدس سرہ نے ذکر فرمایا۔

پھر میں نے یہ درود شریف بہت سے بھائیوں کو بتایا جنہوں نے اسے معمول بنالیا انہوں نے ایسے عجیب اسرار پائے جو میں نہ پا سکا۔ اور ان میں بہت سے ایسے اسرار و معارف ہیں۔ آپ کے لیے اشارہ ہی کافی ہے یہ عجیب صیغہ ہے۔ اس کے بہت معارف و اسرار اور انوار ہیں جیسا کہ ذکر کیا گیا بعض اہلِ محبت نے مجھ سے بتانے کا مطالبہ کیا تو میں نے ان کو بتا دیا۔ انہوں نے پڑھا اور دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تعریف و حمد ہے اس اللہ کے لیے جس نے انہیں اور ہمیں اس کی توفیق ارزانی فرمائی۔

۵۱۔ سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ مفتی مکہ مکرمہ اپنے مجموعہ جس میں انہوں نے تمام درود جمع کیے ہیں، فرماتے ہیں۔ یقیناً بہت اعلیٰ صیغے ہیں جن کو بہت سے عارفین نے ذکر فرمایا ہے۔ جس نے جمعہ کی رات کو ان پر مداومت اختیار کی خواہ ایک ہی مرتبہ ہو، تو موت کے وقت اور قبر میں داخل ہوتے وقت اس کی روح کے لیے جنابِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی روح کی مثال منکشف ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ جنابِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے لحد میں اتارتے ہیں۔

فرمایا (مفتی سید احمد دحلان) بعض عارفین کا قول ہے۔ اس پر دوام حاصل کرنے والے کو چاہیئے کہ ہر رات دس مرتبہ اور جمعہ کی رات سو مرتبہ پڑھے یہاں تک کہ اس عظیم فضیلت و بھلائی سے سرفراز ہو جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور وہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ، الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

الشیخ الصاوی اور شیخ الامیر نے امام سیوطی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

الحمدللہ یہ مجرب ہے۔ (مصنف) اس فائدہ کو جناب حسن محمد فدعق نے الفوائد الحسان ص۲۶ پر ان الفاظ کے بعد اس کا اضافہ کیا ہے۔ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ۔

۵۲۔ الشیخ الصاوی شرح وردالدردیری میں فرماتے ہیں۔ کہ ہزار مرتبہ درود ابراہیمی پڑھنے سے جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت ضرور ہو جاتی ہے۔
ہمارے شیخ عدوی دلائل الخیرات کی شرح میں کسی عارف کی عبارت نقل کرتے ہیں۔ صیغہ تشہد جس کو امام بخاری نے روایت کیا ہے، پیر یا جمعہ کی رات کو ہزار مرتبہ پڑھنا جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا موجب ہے۔ ۔۔۔ الحمدللہ یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۵۳۔ الشیخ السنوسی نے بھی فرمایا ہے۔ جو شخص نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا آرزومند ہے، سونے سے قبل غسل کرے، دو رکعت پڑھے۔ جب سلام پھیرے تو کہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی عَظَمَتِکَ وَعَلٰی مُلْکِکَ وَمُنْتَھَی الرَّحْمَۃِ مِنْ رِضْوَانِکَ۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِکَرَمِ وَجْھِکَ وَعِزِّ جَلَالِکَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مُدَاوَمَۃِ اِحْسَانِکَ۔ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَبِنُوْرِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِہِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ، وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ تُنَزِّلُ بِہِ الْمَطَرَ وَالرَّحْمَۃَ عَلٰی مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِکَ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اِلٰھُنَا وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مَا دَعَوْتُکَ بِہٖ اَنْ تُرِیَنِیْ فِیْ مَنَامِیْ ھٰذَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَاءَ نَفْسِہٖ

وَزِنَةَ عَرْشِهٖ ۔ ۔ ۔ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ۔ [1]

۵۴۔ امام شعرانی اپنے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔ جو آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے تو سادات، اولیاء اور اقطاب کی محبت کے ساتھ شب درود آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرے۔ وگرنہ رویت کا دروازہ اس پر بند ہے ــــ کیونکہ یہی (سادات، اولیاء اور اقطاب) لوگوں کے سردار ہیں۔ ہمارا رب ان کی ناراضی سے ناراض ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جناب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی۔

۵۵۔ دمیری نے حیاۃ الحیوان عند الکلام علی الانسان میں شیخ شہاب الدین احمد البونی کی کتاب سر الاسرار سے نقل کرتے ہوئے ذکر کیا ہے۔ جس نے جمعۃ المبارک کو طہارتِ کاملہ کے ساتھ کسی کارڈ پر محمد رسول اللہ لکھا اور اپنے ساتھ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو طاعت کی قوت برکت پر مدد عطا فرمائے گا۔ شیطانی وساوس سے محفوظ فرمائے گا۔ روزانہ طلوع آفتاب کے وقت اس کارڈ کی طرف دیکھنے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنے سے کثرت سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ ۔ ۔ ۔ یہ ایک لطیف راز ہے ۔ ۔ ۔ ۔ مجرب ہے۔ [2]

۵۶۔ میں نے ان کے مجموعہ میں رویت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے درود دیکھا۔ جو شخص سراپا حسن و زیبائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔ ۔ ۔ دو رکعت ادا کرے ــــ ہر رکعت میں ایک مرتبہ فاتحہ اور پچیس مرتبہ والضحیٰ اور پچیس مرتبہ الم نشرح پڑھے، پھر سونے تک آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں ہدیہ درود و سلام پیش

---

[1] سعادۃ الدارین۔ [2] سعادۃ الدارین۔

کرتا رہے ـــــ یہ مجرب ہے۔ (مصنّف) [۱]

۵۷۔ الشیخ یوسف النبہانی سعادۃ الدارین صفحہ ۴۹۳ میں فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کے نقشے کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا خواب میں زیارت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مفید ہے جیسا کہ الشہاب احمد المقری نے اپنی کتاب فتح المتعال فی مدح النعال میں ذکر فرمایا ہے۔ ان کی عبارت (ترجمہ) یہ ہے۔ نقشِ نعلِ مبارک کے خواص میں سے ہے۔ جیسے بعض ائمہ نے اس کی برکت وسعادت میں مجرب ہونے کے بارے میں فرمایا۔ جس نے ہمیشہ اسے اپنے پاس رکھا، اسے مخلوق میں قبول تام اور پذیرائی ملے گی . . . وہ جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرے گا، یا خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لے گا۔

اس نعل مبارک کی تصویر علامہ نبہانی کی جواہر البحار میں بنادی گئی ہے اور سیدی محمد بن علوی المالکی کی الذخائر المحمدیہ میں بھی ہے۔ (مصنف)

۵۸۔ علامہ نبہانی نے سعادۃ الدارین ۴۹۲ میں ذکر فرمایا ہے جو آدمی خواب میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا آرزو مند ہے، اگر اس سے زیادہ کرے ـــــ تو بیداری میں بھی ہوگی جیسا کہ بعض عارفین کے کلام سے معلوم ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کی تعمیل کرے اور منہیات سے باز رہے، شوق، محبت اور کثرت ذکر کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اتباع پر مواظبت اختیار کرے آپ پر درود بھیجے۔ مدائح نبویہ پڑھتا رہے۔ آپ کی صورتِ شریفہ اگر اس سے

---

[۱] سعادۃ الدارین

سے پہلے اسے خواب میں زیارت ہو چکی ہو تو اس نوبہار کو پیشِ نظر رکھے وگرنہ جو شمائل طیبہ میں وارد ہے وہی کافی ہے۔ اور اگر پہلے زیارت ہو چکی ہے چہرہ شریف کو سامنے رکھے۔ گویا آپ جناب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہیں ـــــ یہ سیدی عبدالکریم الجیلی کی کتاب الناموس الاعظم فی معرفۃ قدر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں ہے۔

میں آپ کو ہمیشہ جناب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا رُخِ انور پیشِ نظر رکھنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بسعی و کوشش مستحضر کریں۔ تو روحِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو قریب پائیں گے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے سامنے ہوں گے۔ آپ زیارت سے شادکام ہونگے، گفتگو کریں گے اور مخاطب ہوں گے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جواب مرحمت فرمائیں گے۔ گفتگو فرمائیں گے، تو ان شاء اللہ آپ صحابہ کے درجہ کو پہنچ جائیں گے اور ان سے مل جائیں گے[1]

میری گذارش ہے ـــــ کہ گفتگو اور سامنے جلوہ گر ہونے کے اعتبار سے صحابہ کے درجہ کو پہنچیں گے نہ کہ کامل صحابہ کے درجہ کو۔ . . .

جیسا کہ مجھے میرے ایک محترم بزرگ نے بتایا۔ واللہ اعلم۔

۵۹۔ سعادۃ الدارین میں فرماتے ہیں۔ خواب میں جناب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے لیے سترہ مرتبہ الصمدیہ اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِنُوْرِ الْأَنْوَارِ الَّذِيْ هُوَ عَيْنُكَ لَا غَيْرُكَ

---

[1] سعادۃ الدارین۔ جیسے وہ زیارت سے شادکام ہوتے تھے اور ہمکلام ہوتے تھے یہ خواب میں زیارت و گفتگو ہے اور وہ عالم ظاہر میں کہ بیدکون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے سامنے جلوہ افروز ہوتے تھے۔ اس لیے صحابہ کرام کے مقام بلند تک رسائی نا ممکن و محال ہے۔ (مترجم)

أَنْ تُرِيَنِيْ وَجْهَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا هُوَ عِنْدَكَ ۔ ۔ ۔ آمین ۔

اے اللہ! میں تجھ سے تمام نوروں کے نور کا سوالی ہوں ۔ جو تیرا ہی ہے، غیر نہیں کہ تو مجھے اپنے نبی جناب محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا رخِ انور دکھا دے جیسا کہ وہ تیری بارگاہ میں ہے ۔

جس نے سونے سے قبل اسے پڑھا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہو گا جیسا کہ مجھے اس کے بارے میں الشیخ عبدالکریم القاری القادری الدمشقی نے گزشتہ سال بتایا جب وہ ۱۳۱۷ھ میں حج کے لیے جاتے ہوئے بیروت آئے ۔ یہ بزرگوں کے نیک سیرت نوجوان ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کی اور ان کے بزرگوں برکات سے مستفیض فرمائے ۔ آمین ۔ الحمدللہ یہ مجرب ہے ۔ (مصنف)

۶۰۔ یہ وظیفہ درود پاک حضرت الشیخ الفاضل جناب ابوالقاسم محمد خیر کا ہے ۔ مجھے عبدالمجید شقیر نے اس وقت مرحمت فرمایا جب وہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے ۔ زیارت سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ۵۵ مرتبہ پڑھا جائے ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْأَنَامِ صَلَاةً تُبَلِّغُنَا بِهَا رُؤْيَتَهُ فِي الْيَقْظَةِ وَالْمَنَامِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهِ الْأَعْلَامِ صَلَاةً عَالِيَةً مُسْتَمِرَّةً عَلَى الدَّوَامِ بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۔

۶۱۔ خواب میں جناب سید السادات، فخر موجودات آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے سیدنا الشیخ ابوبکر بن سالم کا یہ مشہور صیغہ مجربات میں سے ہے ۔

اور وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ، دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ، جِسْمُهٗ مُعَطَّرٌ مُنَوَّرٌ، مِنْ اِسْمُهٗ مَکْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَوْضُوْعٌ عَلَی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ، شَمْسُ الضُّحٰی بَدْرُ الدُّجٰی، نُوْرُ الْهُدٰی مِصْبَاحُ الظُّلَمِ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَشَفِیْعُ الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ، مَحْبُوْبٌ عِنْدَ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ یٰاَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ لِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

بدر السعادۃ میں مذکور ہے کہ ضروریات کی بجا آوری اور حاجت براری کے لیے ہر روز سات مرتبہ پڑھیں۔

۶۲۔ کتاب وسیلۃ العباد الیٰ زاد المعاد، غوث العباد سیدی عبداللہ بن علوی الحداد کے مجموعہ اوراد و وظائف کے صفحہ ۹۶ پر ہے۔ مشہور سیفی دعا کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔ اس کو آپ نے ۲۸ شعبان ۱۱۲۷ھ بروز بدھ ظہر کی اذان کے بعد اقامت سے قبل لکھوایا۔ اور فرمایا۔

اس دُعا کی ہر کسی کو اجازت نہیں۔ جب صادق اسے پڑھے گا تو وہ تاجدار کائنات جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت کر پائے گا اور وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَا اَوْدَعْتَ هٰذَا الدُّعَاءَ الْمُبَارَكَ مِنْ مَخْزُوْنِ اَنْوَارِكَ۔ وَمَکْنُوْنِ اَسْرَارِكَ اَنْ تَغْمِسَنِیْ فِیْ بَحْرِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاَنْ تُمَلِّکَنِیْ زِمَامَ الْفَضْلِ

وَالنِّعَمِ حَتّٰی تَنْقَادَلِیْ صِعَابُ الْاُمُوْرِ۔ وَیَنْکَشِفَ لِیْ مِنْ عَجَائِبِ الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ کُلَّ نُوْنٍ۔ وَأَسْئَلُکَ أَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَأَنْ تُسَخِّرَ لِیْ خُدَّامَ هٰذَا الدُّعَاءِ وَالْاَسْمَاءِ وَأَنْ تَجْمَعَ شَمْلِیْ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَأَنْ تَرْفَعَنِیْ بِہٖ مِنَ الْمُلْکِ اِلَی الْمَلَکُوْتِ۔ وَمِنَ الْعِزَّةِ اِلَی الْجَبَرُوْتِ۔ فَأَحْیَا بِرُؤْیَۃِ کَمَالِ جَلَالِکَ وَاحْشُرْنِیْ مَعَ الَّذِیْنَ أَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا۔ ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا۔

۶۳۔ جس نے ۱۲۰۰۰ (بارہ ہزار) مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پڑھا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے شرف یاب ہوگا۔

۶۴۔ جس نے یہ مبارک صیغہ پڑھا وہ خواب میں جناب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مستفید ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ الرَّحْمٰنِ عَدَدَ مَا یَکُوْنُ وَمَا قَدْ کَانَ۔

۶۵۔ السید عبدالرحمن الرفاعی نے مجھے بتایا۔ انہیں ایک بزرگ نے بتایا جو خواب میں جناب سرور کائنات علیہ اطیب التحیات واکمل الصلوات کی زیارت کرنا چاہتا ہے، وہ سورہ طٰہٰ کی ابتدائی آیات پڑھے۔ بعد ازاں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درود بھیجے۔

۶۶۔ مجھے ایک عزیز نے بتایا کہ الشیخ یوسف النبهانی نے خواب میں رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح دیکھنے کا ارادہ کیا جس طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ ہوتے تھے۔ آپ نے تین ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی اور خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شادکام ہوئے۔

فرماتے ہیں میں نے جو انوار دیکھے ہیں ان کو اگر بیان کرنا چاہوں تو نہیں کرسکتا اور میں نے کہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

اس سے عیاں ہے کہ خواب میں جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے صدق و اخلاص سے سورۂ اخلاص اور حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پہ درود پڑھنا مفید ہے۔

۶۷۔ حضور سید کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کے لیے یہ صیغہ بڑے مجربات سے ہے۔ یہ جناب الفاضل البرکۃ بقیۃ السلف قدوۃ الخلف جناب عبدالقادر بن احمد السقاف کا ہے۔ ایک بزرگ نے آپ سے یہ صیغہ مدینہ منورہ میں طلب کیا وہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اِجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ فِي الْقَرِيْبِ يَا مُجِيْبُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ بَابُكَ الْاَعْظَمُ وَصِرَاطُكَ الْاَقْوَمُ۔ وَلَا طَرِيْقَ اِلَّا مِنَ الْبَابِ۔ وَلَا دُخُوْلَ اِلَّا بِوَاسِطَتِهٖ يَا وَهَّابُ۔ اَدْخِلْنِيْ عَلَيْكَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ وَشَرِّفْنِيْ بِكَشْفِ الْحِجَابِ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنِيْ مِنْ رُؤْيَتِهٖ وَلَا مِنَ النَّظْرِ اِلٰى وَجْهِهٖ وَلَا مِنَ الدُّخُوْلِ فِيْ بَرَكَتِهٖ۔ وَلَا مِنْ اِلْتِمَاسِ رِعَايَتِهٖ۔ اِجْعَلْنِيْ اَللّٰهُمَّ دَائِمًا تَحْتَ نَظْرِهٖ وَاجْعَلْنِيْ مِنْهُ قَرِيْبًا يَا مُجِيْبُ يَا مُجِيْبُ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

... الحمدللہ یہ مجرب ہے (مصنف)

یہ وظیفہ مجھے سیدی شہاب الدین بن علی المشہور نے عنایت فرمایا اور یہ سیدی الحبیب عبدالقادر بن احمد السقاف کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔ یہ ورقہ ہمارے پاس ہے۔

۶۸۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حَسَنَاتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔

یہ وظیفہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے مفید ہے۔ یہ الشیخ محمد باخبیرہ کا ہے۔ انہوں نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے لیا ہے اور ہم نے یہ السید شہاب الدین بن علی المشہور سے لیا ہے۔ ان کو الشیخ محمد باخبیرہ نے اس کی اجازت دی۔ اور انہوں نے ہمیں اس کی اجازت مرحمت فرمائی جس طرح ان کے شیخ نے انہیں مرحمت فرمائی ــــ وللہ الحمد والمنہ۔

... الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۶۹۔ یہ وظیفہ بھی خواب میں جناب سید الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء کی زیارت کے لیے مفید ہے جیسا کہ ہمارے شیخ وامام الحبیب العالم، العلامہ احمد مشہور الحداد نے ہمیں بتایا ــــ وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ الرَّحْمٰنِ وَسَیِّدِ الْاَکْوَانِ، وَالْحَاضِرِ مَعَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ وَّمَکَانٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ ... دس سے سو مرتبہ پڑھے۔

۷۰۔ حضور سرور کون ومکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے فوائد عظیمہ میں سے یہ ہے کہ ماضی وحاضر میں دلائل الخیرات پڑھنے پر مداومت اختیار

کرنے پر مجھے بہت مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ اس سے قبل مجھے والدِ محترم نے اس کے پڑھنے کا شوق دلایا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا___ جو اس میں انوار و اسرار اور خیرات و نفحات ہیں، ان تک کوئی بھی واصل اس (دلائل الخیرات) کے بغیر نہیں پہنچا___ مقصد خلوص اور سچی نیّت ہو۔ اور اللہ توفیق دینے والا اور سیدھے راستے پر گامزن فرمانے والا ہے۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَلِيْلِ الْخَيْرَاتِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ . . .

جب ہم شمار صومالیہ میں تھے۔ ہمارے ہاں جامعہ الازہر کے مبعوث شیخ عبدالمنصف محمود عبدالفتاح تھے۔ وہ بڑے نیک تھے۔ جب اپنے وطن مصر جانے کا وقت قریب آیا___ مجھ سے فرمایا___ میں آپ کو دلائل الخیرات پڑھنے کی تاکید کرتا ہوں۔ کوئی واصل اس کے بغیر منزل رسا نہیں ہوا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ . . .

الحمدللہ یہ مجرب ہے۔ (مصنّف)

۱۷۔ سیدی الحبیب العلامہ سالم بن عبداللہ الشاطری نے مجھے بتایا جس نے سیدی احمد البدوی قدس اللہ سرہٗ کے صیغہ مبارکہ کو فجر سے پہلے سو مرتبہ پڑھنے پر مداومت اختیار کی___ تو حاجت برآری اور رویت سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مجرب ہے___ اور وہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ الْاَصْلِ النُّوْرَانِيَّةِ وَمَعْدِنِ الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ ، وَخَزَائِنِ الْعُلُوْمِ الْاِصْطِفَائِيَّةِ

صَاحِبِ الْقَبْضَةِ الْأَصْلِيَّةِ وَالْبَهْجَةِ السَّنِيَّةِ۔ وَالرُّتَبِ الْعَلِيَّةِ مَنْ إِنْدَرَجَ النَّبِيُّوْنَ تَحْتَ لِوَائِهٖ۔ فَهُمْ مِنْهُ وَإِلَيْهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ۔ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَرَزَقْتَ وَ أَمَتَّ وَ أَحْيَيْتَ إِلٰى يَوْمِ تُبْعَثُ مَنْ أَفْنَيْتَ - وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

۷۲۔ خواب میں جناب سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے عظیم مجربات میں سے وہ عظیم صیغہ مبارک ہے جو جناب سید القطب احمد بن ادریس المغربی کی طرف منسوب ہے اور وہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ مَلَأَ أَرْكَانَ عَرْشِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ وَقَامَتْ بِهٖ عَوَالِمُ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ۔ وَعَلٰى اٰلِ نَبِيِّ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ بِقَدْرِ عَظْمَةِ ذَاتِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔۔ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ تَعْظِيْمًا لِحَقِّكَ يَا مَوْلَانَا يَا مُحَمَّدُ يَا ذَا الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ۔ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ كَمَا جَمَعْتَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا يَقْظَةً وَمَنَامًا۔ وَاجْعَلْهُ يَا رَبِّ رُوْحًا لِذَاتِيْ مِنْ جَمِيْعِ الْوُجُوْهِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ يَا عَظِيْمُ۔ [1]

۷۳۔ سیدی العالم العلامہ الحبیب زین بن ابراہیم نے مجھے بتایا ہے۔ فرمایا جس

[1] نخ العیادۃ لاھل السلوک والارادۃ ۳۴۲۔

نے المضریہ پڑھنے پر مداومت اختیار کی وہ خواب میں جمالِ جہاں آرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طلعتِ زیبا کی زیارت سے سرفراز ہو گا ___ ان کے علاوہ بھی کسی ایک شخص نے بتایا کہ اس نے المضریہ پڑھنے پر دوام اختیار کیا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت سے بہرہ یاب ہوا۔

ہمارے اور والدِ محترم کے شیخ جناب عمر بن احمد بن سمیط نفعنا اللہ بہ ... فرماتے ہیں ___ جس نے بردہ اور مضریہ پڑھنے پر مداومت اختیار کی وہ خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے سعادت اندوز ہو گا ___ والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم ....

جناب رسول امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک محب وعاشق، الشیخ نور بن احمد صابر کی زیارت کے لیے ساحل سمندر پر رواں جا رہے تھے۔ وہ یہ قصیدہ مضریہ پڑھ رہے تھے۔ جب اس شعر پر پہنچے۔

ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى الْمُخْتَارِ مَا طَلَعَتْ
شَمْسُ النَّهَارِ وَ مَا قَدْ شَعْشَعَ الْقَمَرُ

پھر جب سیدنا محمد مصطفٰے المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دن کے آفتاب اور چاند کے چمکنے تک درود ہو۔

تو مشرق و مغرب کے انوار ان کے لیے روشن ہو گئے۔ یہاں تک کہ وہ چل نہ سکے اور کچھ دیر رک گئے۔ اس کے بعد چلے ___ اس نورِ امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ رہنے والوں کو مبارک! والحمد للہ ربّ العالمین۔

۴۲۔ میں فاضل مکرم جناب ابوبکر بن علی المشہور کے ساتھ تھا ___ اور وہ شب

شب سعادت ربیع الاول ۱۴۰۶ھ جمعہ کی رات تھی ۔۔۔ میں نے ان سے عرض کی ۔۔۔ میں آپ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا ایسا صیغہ چاہتا ہوں جو آپ کو بہت اچھا لگتا ہے ۔ آپ مجھے اس کے پڑھنے کا حکم فرمائیں تاکہ اللہ تعالیٰ میرے مطلوب سے نواز دے اور میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے ہمکنار فرمائے۔

آپ نے مجھے فرمایا ۔۔۔ میں نے ایک مرتبہ والد گرامی کو بتایا ۔۔۔ انہوں نے مجھے فرمایا ۔۔۔ یہ صیغہ مبارک پڑھا کرو۔ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے مجرب ہے ۔۔۔ صیغہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ٍالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

الحمد للہ یہ مجرب ہے۔

۷۵۔ اللہ تعالیٰ نے اس بندہ مسکین پر احسان وکرم فرمایا۔ اپنی کتاب نفحات القوبۃ و القبول فی الصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔۔۔ کہ اس نے اس کتاب میں درود کے دو ہزار صیغے حروف تہجی کے اعتبار سے نثر میں جمع کیے ۔۔۔ ہم یہ کتاب صرف چند احباب کو ہی پیش کر سکے ہیں کیونکہ یہ مخطوط ہے ۔۔۔ الحمد للہ جب بھی اہل محبت نے اسے پڑھا ہے ۔۔۔ اور اس کتاب کو مکمل کیا ہے وہ خواب میں سید الاحباب جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے بہرہ ور ہوا ہے۔ اس کتاب کے فضائل و برکات بہت زیادہ ہیں ۔ اس کی تالیف کی بھی عجیب ہی داستان ہے۔ ریشم میں

لہ مخ العبادۃ لاھل السلوک والارادۃ۔

لکھی ہوئی ہے۔ یہ چند کلمات تو بس بارگاہِ اقدس جناب مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشاق اور شیدائیوں کے شوق و رغبت کے پیشِ نظر تحریر کر دیے ہیں۔

الحمد للہ یہ مجرب ہے

۷۶۔ جناب عبداللہ بن ہادی الھدار کی کتاب اجازات وحکایات صفحہ ۸ پر ہے۔ درود جیلانی کی محترم علی بن سالم بن شیخ احمد کی اجازت ... آغاز یوں ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ںِ الدُّرِّ الْاَزْھَرِ، وَالْیَاقُوْتِ الْاَحْمَرِ۔ وَنُوْرِاللّٰہِ الْاَظْھَرِ۔ وَسِرِّ اللّٰہِ الْاَکْبَرِ۔

زیارت سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے پندرہ مرتبہ پڑھے۔ پھر پانچ مرتبہ تعوذ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ) پھر پانچ مرتبہ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) پڑھے پھر کہے۔

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَرِنَا وَجْہَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَالًا وَّ مَاٰلًا یَقْظَۃً وَّ مَنَامًا۔۔۔

اے اللہ اپنے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی آل کے صدقے ہمیں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُخِ انور کی حالاً و مآلاً (موجودہ اور بعد میں) جاگتے سوتے زیارت سے نواز۔

۷۷۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے صاحبِ بردہ الامام محمد البوصیری رضی اللہ عنہ کے شعر کی بھی اجازت فرمائی۔

نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَھْوٰی فَاَرَّقَنِیْ

وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

رات کے وقت ہاں مجھے اس محبوب کا خیال آیا۔ اس نے مجھے بے چین کر
دیا اور شب بھر بیدار رکھا اور محبت غم فراق کیساتھ لذتوں میں آڑے آتی ہے۔
اس کو بار بار پڑھتا رہے یہاں تک کہ نیند آجائے۔
اس کے بارے میں مجھے میرے بھائی الحاج عمر محمد عبداللہ شداد رحمہ اللہ
نے بتایا جیسا کہ ہمارے والد محترم الامام الشیخ عبداللہ شداد رضی اللہ تعالےٰ
عنہ نے انہیں بتایا۔ (مصنف)

۷۸۔ یہ بھی السید علی عبداللہ بن ہادی الهدار کے مکاتبات واجازات صفحہ ۱۱
سے لیا گیا ہے۔ جناب نبی کائنات علیہ افضل الصلوات وازکی التسلیمات
کی رؤیت کا نسخہ۔
آپ وضو کریں، پاک بستر پر آئیں ـــــ جناب سرکار دوعالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے دو رکعت اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھیں
اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پہ یہ درود شریف پڑھیں۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَسَلِّمْ۔ اسی مرتبہ پڑھیں اور اسی مرتبہ سورہ کوثر پڑھیں۔

۷۹۔ یہ نسخہ بھی اسی کتاب میں مذکور ہے۔ السید الحبیب العارف باللہ احمد بن محمد
الکاف رضی اللہ عنہ کی طرف سے اس کی اجازت ہے۔
جمعہ کی رات ہزار مرتبہ سورہ کوثر۔ ہر دفعہ پڑھنے کے بعد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پڑھیں۔
ہم نے سورہ کوثر کا وظیفہ اس کتاب کے نسخہ آٹھ میں ذکر کر دیا ہے۔
اس میں یہاں ہر دفعہ کوثر پڑھنے کے بعد درود پاک کا اضافہ ہے۔ (مصنف)

۸۰۔ سیدی یوسف نبہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب سعادۃ الدارین میں ذکر کرتے

ہوئے فرماتے ہیں۔

یہ درود پاک خواب میں جناب سرورِ کائنات علیہ اطیب التحیات و اجمل التسلیمات کی زیارت کے لیے مفید ہے۔ اس کے اور بھی فوائد ہیں۔ اپنے مقام پر ذکر کیے جائیں گے۔ درود پاک یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ قَدْرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ـــــ آخر تک ـــــ ہزار مرتبہ پڑھا جائے۔

۸۱۔ جناب ابوبکر بن علی المشہور اپنی کتاب قبسات النور فی ترجمۃ الحبیب علی المشہور (اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز فرمائے) صفحہ ۲۶۳ میں فرماتے ہیں۔

سید (الشریف) طیفور خواب میں جناب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے۔ فرماتے ہیں۔ . . پھر اس کے بعد جناب حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے گفتگو فرمائی۔

فرماتے ہیں ـــ ان کے والد محترم نے انہیں بتایا کہ جب وہ زیارت کے آرزو مند ہوتے ہیں تو سوتے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پڑھتے ہیں وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا۔

جتنا نشر کرنا ممکن تھا کر دیا ہے۔ میں نے سید طیفور کے الفاظ بدھ کی فجر ۲۱ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ کو قبسات سے لکھے۔

۸۲۔ ہم جناب زین بن ابراہیم کے پاس تھے۔ یمن سے ہمارے پاس السیّد عبدالرحمٰن تشریف لائے اور فرمایا السید حسین بن حامد المحضار نے ہمیں خواب میں جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے مجرب درود پاک بتایا۔

اِسوقت ہم موسمِ حج میں عرفات میں تھے۔ درود پاک یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَغْفِرُ بِھَا الذُّنُوْبَ وَ تُسَھِّلَ بِھَا الْمَطْلُوْبَ۔ وَ تُصْلِحُ بِھَا الْقُلُوْبَ وَتَنْطَلِقُ بِھَا الْعُصُوْبُ وَتَلِیْنُ بِھَا الصُّعُوْبُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَمَنْ اِلَیْہِ مَنْسُوْبٌ۔ چالیس سے چار سو مرتبہ پڑھا جائے۔

یہ وظیفہ بھی جناب ابوبکر المشہور نے اپنی کتاب قبسات النور فی ترجمہ والدہ الحبیب علی المشہور نے صفحہ ۳۲۹ میں ذکر کیا ہے۔ فرمایا ہے یہ جناب صالح بن حسن الحامد بن حضرت حامد بن محمد السری کے لیے اجازت ہے —— اور ان سے علی المشہور کو ——

۸۳۔ یہ بھی مشہور ہے کہ جس نے "تنبیہ الانام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام" پڑھنے پر مواظبت اختیار کی، وہ خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مستفید ہوگا۔ یہ بہت سے صلحاء کے نزدیک مجرب ہے —— جب اسے پڑھتے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کمال حضور ہو اور رُوحانی طور پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہی توجہ مرکوز ہو۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

۸۴۔ مفاتیح المفاتیح میں ہے۔ فرماتے ہیں جن مبارک صیغوں سے یہ عظیم مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ سیدنا عبداللہ بن الہاروشی الفاسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب "کنوز الاسرار فی الصلوٰۃ والسلام علی النبی المختار وآلہٖ واصحابہ الابرار" کو مسلسل اور متواتر پڑھنا ہے۔

۸۵۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "وَ اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ" کے پیش نظر یہ تحدیثِ نعمت کے طور پر کہہ رہا ہوں۔ تکبر و بڑائی اور ریا کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ یہ واقعہ ہمارے ساتھ اس وقت پیش آیا جب ہم مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں

حضرت العلام ولی کامل سیدی احمد مشہور الحداد مدظلہٗ کے ساتھ بیٹھے تھے۔
(اللہ تعالیٰ ان کی زندگی سے فیض یاب اور ان کی برکات سے نوازے) ان کے
پاس ایک نیک نوجوان آیا اور عرض کیا ـــــ حضور! میں خواب میں جناب
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ کیا پڑھوں؟
جناب احمد نے فرمایا۔ ہمارے صاحبزادے حسن محمد کی تصنیف فیض الانوار فی سیرۃ
النبی المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پڑھا کرو۔ اس نے کتاب لی۔ اور اسی رات
پڑھ ڈالی۔ فجر کے وقت جب میں حرم شریف آیا تو میں نے نوجوان کو بڑا خوش و خرم
دیکھا۔ اس نے بتایا الحمد للہ! آج رات میں نے یہ کتاب پڑھی اور جناب مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور اس عنایت اور لطف و
عطا پر اللہ تعالیٰ کی بہت حمد بجالایا۔

گذارش ہے نیت نیک، عزم صادق اور عمل خلوص پر مبنی ہو ـــــ ہر
انسان اسی سے سعادت مند اور فیروز بخت بنتا ہے۔ بارگاہ ایزدی میں التجا ہے
کہ وہ ہمارے اعمال اپنے لیے خالص بنا دے اور جناب رسول کون و مکان
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی، آپ کے آل و اصحاب کی محبت کا ذریعہ بنا دے۔

اس کتاب کے بہت سے اسرار و معارف ہیں۔ ان شاء اللہ ہم ان کو
اپنے مقام پر ذکر کریں گے۔ ہر کام میں نیک نیتی ضروری ہے۔

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ... إِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى ...

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ... ہر آدمی کے لیے وہی ہے جس کی
اس نے نیت کی ـــــ

۴۶۔ یہ درود شریف جناب سید احمد غالب بن عبدہ بن حسین الحسینی "الدائرۃ المحمدیہ"
کے ہیں۔ یہ قضائے حاجات، مشکل کشائی اور جناب رسالت مآب صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے مفید ہے۔

انہوں نے ہمیں ان کی جناب ابوبکر بن علی المشہور کی موجودگی میں ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ کو اجازت عطا فرمائی۔ یہ درود شریف جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ماخوذ ہے۔ إِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ وَأَنْبِيَاءَهٗ وَرُسُلَهٗ وَأَوْلِيَاءَهٗ وَجَمِيعَ خَلْقِهٖ يُصَلُّوْنَ عَلٰى نُوْرِ الْأَنْوَارِ وَسِرِّ الْأَسْرَارِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

۸۷۔ انہی سے یہ بھی ہے۔

انہوں نے بارگاہِ اقدس سے اسم اعظم کے لیے عرض کیا۔ آپ اور وہ جناب امام سیدنا علی المرتضیٰ کو دیکھ رہے تھے۔ جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ انہیں دو۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا نُوْرَ النُّوْرِ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ النُّوْرِ۔۔۔

۸۸۔ انہی سے یہ بھی ہے۔ یہ وہ درود شریف ہے جس سے فرشتے آغاز کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ عَدَدَ مَا وَسِعَ عِلْمُ اللهِ۔ اس کے آخر میں درود ابراہیمی پڑھتے ہیں۔

یہ اہم مہمات کے وقت پڑھنے کے لیے صلاۃ الرسول ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ لَطِيْفٌ وَمَا أَسْرَعَكَ فِيْ تَفْرِيْجِ الْكُرَبِ عِنْدَ أَوْقَاتِ الشَّدَائِدِ۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف غزوات میں، طائف میں اور غار میں اسے پڑھا۔

یہ دُعائیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ماخوذ ہیں۔

۸۹۔ میں مدینہ منورہ میں سیدی العلام علوی المالکی دامت برکاتہم العالیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے مجھے جناب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کے لیے یہ عظیم مجرب نسخہ بتایا۔ یہ مشہور صیغہ جناب ابن شیش علیہ السلام کا ہے۔۔۔ اس کی کم از کم تعداد ــــ سوتے وقت تین مرتبہ پڑھنا ہے۔
الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ درود پاک کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ مِنْہُ انْشَقَّتِ الْاَسْرَارُ، وَانْفَلَقَتِ الْاَنْوَارُ، وَفِیْہِ ارْتَقَتِ الْحَقَائِقُ، وَتَنَزَّلَتْ عُلُوْمُ اٰدَمَ فَاَعْجَزَ الْخَلَائِقَ، وَلَہٗ تَضَاءَلَتِ الْفُهُوْمُ، فَلَمْ یُدْرِکْہُ مِنَّا سَابِقٌ وَّلَا لَاحِقٌ، فَرِیَاضُ الْمَلَکُوْتِ بِزَہْرِ جَمَالِہٖ مُوْنِقَۃٌ وَحِیَاضُ الْجَبَرُوْتِ بِفَیْضِ اَنْوَارِہٖ مُتَدَفِّقَۃٌ وَلَا شَیْءٌ اِلَّا وَھُوَ مَنُوْطٌ اِذْ لَوْلَا الْوَاسِطَۃُ لَذَھَبَ کَمَا قِیْلَ الْمَوْسُوْطُ صَلَاۃً تَلِیْقُ مِنْکَ اِلَیْہِ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔
اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ سِرُّکَ الْجَامِعُ الدَّالُّ عَلَیْکَ وَحِجَابُکَ الْاَعْظَمُ الْقَائِمُ لَکَ بَیْنَ یَدَیْکَ، اَللّٰھُمَّ اَلْحِقْنِیْ بِنَسَبِہٖ وَحَقِّقْنِیْ بِحَسَبِہٖ وَعَرِّفْنِیْ اِیَّاہُ مَعْرِفَۃً اَسْلَمُ بِھَا مِنْ مَوَارِدِ الْجَھْلِ وَاَکْرَعُ بِھَا مِنْ مَوَارِدِ الْفَضْلِ وَاحْمِلْنِیْ عَلٰی سَبِیْلِہٖ اِلٰی حَضْرَتِکَ حَمْلًا مَحْفُوْفًا بِنُصْرَتِکَ وَاقْذِفْ بِیْ عَلَی الْبَاطِلِ فَاَدْمَغُہٗ وَزُجَّ بِیْ فِیْ بِحَارِ الْاَحَدِیَّۃِ وَانْشُلْنِیْ مِنْ اَوْحَالِ التَّوْحِیْدِ وَاَغْرِقْنِیْ فِیْ عَیْنِ بَحْرِ الْوَحْدَۃِ ـــ حَتّٰی لَا اَرٰی وَلَا اَسْمَعَ وَلَا اَجِدَ وَلَا اُحِسَّ اِلَّا بِھَا فَاجْعَلِ الْحِجَابَ الْاَعْظَمَ حَیَاۃَ رُوْحِیْ وَرُوْحَہٗ وَ سِرَّ حَقِیْقَتِیْ وَحَقِیْقَتَہٗ جَامِعَ عَوَالِمِیْ بِتَحْقِیْقِ الْحَقِّ الْاَوَّلِ یَا

أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ ۔ اِسْمَعْ نِدَائِیْ بِمَا سَمِعْتَ بِهٖ نِدَاءَ عَبْدِكَ زَكَرِيَّا وَانْصُرْنِیْ بِكَ لَكَ وَاَيِّدْنِیْ بِكَ لَكَ وَاجْمَعْ بَيْنِیْ وَبَيْنَكَ وَحُلْ بَيْنِیْ وَبَيْنَكَ ۔ (تین مرتبہ)

اَللّٰهُ اَللّٰهُ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّكَ اِلٰی مَعَادٍ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا (تین)

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ ۔ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ وَتَحِيَّاتُهٗ وَرَحْمَتُهٗ وَبَرَكَاتُهٗ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ــــ

الحمدللہ یہ مجرب ہے ــــ (مصنف)

۹۰۔ جناب عمر بن العلامہ السید محمد سالم بن حفیظ۔ فروکش البیضاء نے مجھے بتایا۔ فرماتے ہیں۔ انہیں جناب محمد بن علوی بن شہاب الدین نے بتایا ــــ وہ ایک عارف سے نقل فرماتے ہیں۔ جس نے اس مبارک وظیفہ کو حرز جاں بنایا اس کے شیخ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہوں گے۔ وہ وظیفہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ بِعَدَدِ عِلْمِكَ ۔

۹۱۔ یہ نسخہ بھی جناب محمد بن علوی بن شہاب الدین دامت برکاتہم العالیہ کا ہے فرماتے ہیں جو شخص دعوت الی اللہ کے لیے نکلا۔ وہ جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب میں زیارت سے مشرف ہوگا۔ ایک دوست نے مجھے بتایا کہ وہ دعوت کے لیے

نکلے اور خواب میں جناب خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے۔

گذارش ہے بہت سے بزرگ لوگ اپنے ارادت مندوں اور عقیدت کیشوں کو اس کا حکم فرماتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں اس نعمت سے نوازتا ہے۔۔۔۔ یہ بہت مجرب ہے۔۔۔ اگر چاہیں تو تجربہ کرلیں۔۔۔ اللہ کے فضل سے مُراد بر آئے گی۔

الحمدللہ یہ مجرب ہے۔۔۔ (مصنف)

۹۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ بَابِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا دَائِمَیْنِ بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمَنْ وَالَاہُ۔

جناب عمر بن محمد بن سالم بن حفیظ نے مجھے بتایا کہ ان کے جدامجد جناب سالم بن حفیظ نے یہ درود شریف جناب قطب سیدی علی بن محمد الحبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حالت میں لیا کہ اس میں کچھ اضافہ تھا جو ہم نے یہاں اس کتاب میں نقل کیا ہے۔ اضافہ یہ ہے۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمَنْ وَالَاہُ۔

اصل وہ جو اس کتاب میں ہے ـــ پہلے گزر چکا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ بَابِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا دَائِمَیْنِ بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

۹۳۔ جناب عمر بن محمد سالم بن حفیظ فرماتے ہیں جس نے بردۃ المدیح پڑھا اور ہر شعر کے بعد مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ۔۔۔ پڑھا۔۔۔ تو کثرت سے جناب سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مستفید ہوگا۔

۹۴۔ سیدی ابوبکر بن علی المشہور اپنے جدِ امجد جناب علوی بن عبدالرحمٰن المشہور کے حالاتِ زندگی میں تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے سید احمد زینی دحلان سے مکہ مکرمہ ۱۲۹۳ھ میں یہ صیغہ مبارک لیا اور آپ نے مسجد حرام میں اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ بِقَدْرِ عَظْمَۃِ ذَاتِکَ وَاغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ وَ الْطُفْ بِیْ فِیْمَا جَرٰی بِہِ الْمَقَادِیْرُ وَاغْفِرْلِیْ وَ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَتِکَ الْوَاسِعَۃِ فِی الدَّارَیْنِ: الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا کَرِیْمُ ......

اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ "یَا وَھَّابُ" پڑھے [1]

یہ جناب سرورِ کائنات علیہ التحیات والتسلیمات کی خواب میں زیارت کے لیے نہایت ہی مجرب ہے۔ میں نے اسے اس کتاب کے نسخہ ۱۵ میں ذکر کیا ہے۔ یہاں اضافہ ہے اور عمدہ دعاؤں سے مزین و آراستہ (مصنف)

۹۵۔ اس عظیم فائدہ کے بارے میں مجھے جناب الفاضل المعمر الحبیب الہدار محمد الہدار مقیم مدینہ منورہ نے بتایا: میں خصوصی طور پر مدینہ منورہ آپ کے کاشانہ پر حاضر ہوا کہ ان سے یہ وظیفہ حاصل کروں۔ آپ نے ان کی اجازت مرحمت فرمادی۔۔ فرماتے ہیں جس نے درودِ عظیم جو سیدی احمد ادریس نفعنا اللہ بہ سے منسوب ہے تمیں مرتبہ پڑھا وہ خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

---

[1] لوامع النشور: ۱۸۴

علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مستفیض ہوگا۔

مجھے (مصنف) اس کے بارے میں سیدی محمد علوی المالکی نے بھی بتایا کہ اسے فجر سے قبل ستر مرتبہ پڑھنا تو یہ جناب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی رؤیت کے لیے مفید ہے۔ اس درود پاک کے الفاظ اس کتاب کے نسخہ ۲ا میں ذکر کیے جا چکے ہیں۔

براوہ میں مجھے ایک دوست نے بتایا۔ صدق دل سے کوشاں اس وظیفہ مبارکہ کو سو مرتبہ نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ اس کے بہت سے اسرار و معارف اور انوار ہیں۔ یہ درست ہے کہ مردان خدا کے اپنے اپنے احوال ہوتے ہیں۔

۹۶۔ مجھے سیدی الهدار محمد الهدار نے مدینہ منورہ میں بتایا... فرماتے ہیں.....

جس نے جمعہ کی رات سو مرتبہ صلاۃ الفاتح پڑھا، وہ خواب میں جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا۔ میں نے یہ نسخہ اس کتاب کے نسخہ نمبر ۸ا میں ذکر کر دیا ہے لیکن وہاں درود پاک کے ساتھ سورتیں پڑھنے کا اضافہ ہے یہاں کوئی قید اور شرط نہیں ہے... یہ ہے وہ درود شریف۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ، وَالْهَادِىْ اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے (مصنف)

۹۷۔ جناب سیدی الهدار محمد الهدار نے طیبہ الطیبہ میں مجھے بتایا۔ کہ جس نے تین مرتبہ یہ وظیفہ پڑھا۔ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے شادکام ہوگا۔ اور وہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَتِرْيَاقِ الْاَغْيَارِ۔ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْيَسَارِ، سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ وَعَلٰى اٰلِ

الْاَطْهَارِ، وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ وَاَفْضَالِهٖ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ ...

۹۸۔ جناب سیدی الھدار محمد الھدار مذکور نے ہی مجھے بتایا۔ جس نے تین مرتبہ یہ وظیفہ پڑھا وہ خواب میں جناب رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے فیض یاب ہوگا... اور وہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَيْنَهٗ مِنْ جَمَالِكَ وَاُذُنَهٗ مِنْ لَذِيْذِ خِطَابِكَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَسْرُوْرًا، مُؤَيَّدًا مَنْصُوْرًا، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

۹۹۔ جناب سیدی الھدار محمد الھدار نے ہی مجھے بتایا۔ فرماتے ہیں۔

یہ صیغہ تین مرتبہ پڑھیں۔ رؤیت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے بہت مفید ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ، اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ، وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِكَ، بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوۃً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهٖ عَنَّا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ...

۱۰۰۔ یہ نسخہ بھی جناب سیدی الھدار محمد الھدار کی طرف سے ہے۔ فرماتے ہیں یہ درود پاک رؤیت سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور مشکلات کے مداوا کیلئے مجرب ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَلَّتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ۔

(سو مرتبہ پڑھا جائے)

۱۰۱۔ جناب حبیب الحداد محمد الحداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اس درود پاک کو تین مرتبہ پڑھنا زیارت سرورِ عالم و عالمیان، نازشِ کون و مکاں، رحمتِ یزداں، فخرِ ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مجرب ہے۔۔۔ درودِ پاک یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا اتَّصَلَتِ الْعُیُوْنُ بِالنَّظَرِ وَ تَزَخْرَفَتِ الْاَرْضُ بِالْمَطَرِ وَحَجَّ حَاجٌّ وَاعْتَمَرَ وَلَبّٰی وَحَلَقَ وَنَحَرَ وَطَافَ بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ وَقَبَّلَ الْحَجَرَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ۔۔۔

۱۰۲۔ اس وظیفہ کے بارے میں بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

جو اسے پڑھتا ہے جناب نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰہِ وَ کَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ۔۔۔ تین مرتبہ پڑھے — واللہ اعلم۔

۱۰۳۔ یہ نسخہ بھی موصوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ہے۔۔۔ درودِ پاک یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ اِنْعَامِ اللّٰہِ وَ اَفْضَالِہٖ۔۔۔ تین مرتبہ پڑھے۔۔۔ واللہ اعلم۔۔!

۱۰۴۔ آپ ہی سے ہے۔ یہ بھی سرکارِ دو عالم نورِ مجسم نبی محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے مفید ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ کَمَا لَانِھَایَۃَ لِکَمَالِکَ وَعَدَدَ کَمَالِہٖ۔۔۔

۱۰۵۔ یہ نسخہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے . . . جزاء اللہ عنا خیرا . .

یہ ہے وہ مبارک وظیفہ ـــ خواب میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے لیے مفید ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَأَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَعَلٰی أَھْلِ بَیْتِہٖ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِكَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ . . .

تین مرتبہ پڑھے ۔ واللہ اعلم ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ۔

۱۰۶۔ جناب سیدی الھدار محمد الھدار فرماتے ہیں ۔

خواب میں زیارت جناب سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے عظیم مجربات میں سے یہ دعا ہے جو دعائے خضر علیہ السلام سے معروف ومشہور ہے ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْأَ مَا عَلِمْتَ إِلٰھِيْ بِجَاہِ نَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسْتَجِبْ لَنَا ۔

اَللّٰھُمَّ كَمَا لَطُفْتَ فِیْ عَظَمَتِكَ دُوْنَ اللُّطَفَاءِ وَعَلَوْتَ بِعَظَمَتِكَ عَلَی الْعُظَمَاءِ ، وَعَلِمْتَ مَا تَحْتَ أَرْضِكَ كَعِلْمِكَ بِمَا فَوْقَ عَرْشِكَ ، وَكَانَتْ وَسَاوِسُ الصُّدُوْرِ كَالْعَلَانِیَۃِ عِنْدَكَ ، وَعَلَانِیَۃُ الْقَوْلِ كَالسِّرِّ فِیْ عِلْمِكَ ، وَانْقَادَ كُلُّ شَیْءٍ لِعَظَمَتِكَ ، وَخَضَعَ كُلُّ ذِیْ سُلْطَانٍ لِسُلْطَانِكَ ، وَ صَارَ أَمْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ كُلُّہٗ بِیَدِكَ ، إِجْعَلْ لِّیْ مِنْ كُلِّ ھَمٍّ

أَصْبَحْتُ أَوْ أَمْسَيْتُ فِيهِ فَرَجًا وَمَخْرَجًا ، اَللّٰهُمَّ
إِنَّ عَفْوَكَ عَنْ ذُنُوبِيْ ، وَتَجَاوُزَكَ عَنْ خَطِيئَتِيْ
وَسِتْرَكَ عَلٰى قَبِيْحِ عَمَلِيْ ، أَطْمَعَنِيْ أَنْ
أَسْأَلَكَ مَالَا أَسْتَوْجِبُهُ مِنْكَ مِمَّا قَصَّرْتُ فِيْهِ
أَدْعُوْكَ اٰمِنًا وَأَسْأَلُكَ مُسْتَأْنِسًا ، وَأَنَّكَ الْمُحْسِنُ
إِلَيَّ ، وَأَنَا الْمُسِيْءُ إِلٰى نَفْسِيْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ،
تَتَوَدَّدُ إِلَيَّ بِنِعْمَتِكَ وَأَتَبَغَّضُ إِلَيْكَ بِالْمَعَاصِيْ
وَلٰكِنَّ الثِّقَةَ بِكَ حَمَلَتْنِيْ عَلَى الْجُرْأَةِ
عَلَيْكَ نَعُدُ بِفَضْلِكَ وَإِحْسَانِكَ عَلَيَّ إِنَّكَ
أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ ۔

۱۰۷۔ جناب سیدی احمد مشہور طہ الحداد دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں۔

ایک عقیدتمند ان کے پاس آئے۔ کہا کہ خواب میں جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا آرزومند ہوں۔ آپ نے انہیں قصیدہ بردہ کا یہ شعر پڑھنے کے لیے ارشاد فرمایا۔ شرطیہ لگائی کہ جب بھی یہ شعر پڑھیں دس مرتبہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں نذرانۂ درود پیش کریں۔ طالب نے اس حکم کی تعمیل کی پڑھا، جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجا اور جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہوا۔ اس عظیم نوید اور خوشخبری سے شادکام ہوا تب سے یہ مبشرات سے ہے۔ قصیدہ بردہ کا وہ شعر یہ ہے۔

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ أَهْوٰى فَأَرَّقَنِيْ
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْأَلَمِ

میں نے یہ وظیفہ اس کتاب میں وظیفہ ۲۰ میں رقم کر دیا ہے۔ وہاں صرف شعر ہے اور یہاں جناب سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہر وقت شعر پڑھتے وقت دس مرتبہ درُود شریف پیش کرنے کا اضافہ ہے۔

بعض نے اس کی منفرد خاص تعداد معین کی ہے اور وہ اس شعر کو چالیس مرتبہ پڑھنا ہے۔ واللہ اعلم۔۔۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

۱۰۸۔ ہم نے کتاب "الصلوٰۃ والبشر فی الصلوٰۃ علیٰ خیر البشر" تالیف الفیروز آبادی صاحب القاموس کے صفحہ ۸۰ سے اس عظیم نسخے کو نقل کیا ہے۔

حضرت خضر والیاس علیہما السلام سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں ایک آدمی شام سے جناب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ واجمل التسلیم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور وہ آپ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلہ وسلم کی زیارت کا آرزومند ہے۔۔۔ فرمایا۔ میرے پاس لاؤ۔ اس نے عرض کیا اس کی بینائی کمزور ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس سے کہو۔

سات راتیں صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہے وہ خواب میں میرا دیدار کر لے گا حتیٰ کہ وہ مجھ سے حدیث روایت کرے گا۔ اس نے ایسا ہی کیا اور خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر لی۔ تو وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث روایت کرتے تھے۔

الحمد للہ یہ مجرب ہے۔ (مصنّف)

۱۰۹۔ اس مقصد عظیم کے لیے ایک عظیم نسخہ اس وظیفہ کو چار سو مرتبہ پڑھنا ہے۔ الحمد للہ یہ مجرب ہے (مصنّف) وظیفہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَحِیْنٍ صَلٰوۃً نَسْعَدُ بِهَا فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ اَجْمَعِیْنَ۔

مجھے یہ وظیفہ ایک بہت بڑے مجمع میں القا ہوا۔ الحمد للہ مراد برآئی۔

۱۱۰۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِهٖ نَسْتَعِیْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِیْنُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

اور جناب حبیبِ خدا سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے لیے یہ وظیفہ بھی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَفْتَحُ لَنَا بَابَهٗ وَتُسْمِعُنَا لَذِیْذَ خِطَابِهٖ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ۔ یہ وظیفہ قطبِ ربانی عارفِ صمدانی الاستاذ الشیخ احمد الطیب بن البشیر کا ہے۔

کہا گیا ہے کہ اسے تین مرتبہ پھر دس اس کے بعد تین سو مرتبہ کل ۳۱۳ مرتبہ۔ جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیدار کے لیے پڑھا جائے۔ یہ بخط عوض عثمان احمد السوڈانی ہے۔ اسے ہمارے فرزند ارجمند حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ انہوں نے اس کی ہمیں اجازت فرمائی ہے۔ ہم اس سے بڑے خوش ہیں۔ انہوں نے فقیر کے بارے میں حسنِ ظن رکھتے ہوئے بڑے تکرار کے بعد مرحمت فرمایا۔ حقیقی آگاہی اللہ ذوالجلال کی طرف سے ہے۔

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

۱۱۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُشَعْشِعُ فِی الْوُجُوْدِ مَضْرُوْبًا بَعْضُهَا

فِی بَعْضٍ حَتّٰی تَغِیْبَ الْاَعْدَادُ۔ وَیُفَاضُ عَلَیْنَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَیْضِ وَالْاِمْدَادِ، فَیْضًا عَمِیْمًا یَکْفِیْنَا مُؤْنَةَ الْحَیَاتَیْنِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ۔

یہ وظیفہ خواب میں سراپا حسن و خوبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کے لیے ہے۔ دارین کے شدائد کے لیے ہمیں کافی ہے۔ یہ عارف باللہ الشیخ ابراہیم حلمی القادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا ہے۔

۱۱۲۔ یہ وظیفہ بھی انہی سے مذکور ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تُشَعْشِعُ وَتُجَدِّدُ بِاِنْفِعَالِ الْمُنْفَعِلَاتِ الْکَوْنِیَّةِ وَتَتَکَرَّرُ وَتَتَرَدَّدُ بِحَرَکَاتِ الْوُجُوْدِیَّةِ مَضْرُوْبًا بَعْضُهَا فِیْ بَعْضٍ حَتّٰی تَغِیْبَ الْاَعْدَادُ وَیُفَاضُ عَلَیْنَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَیْضِ وَالْاِمْدَادِ فَیْضًا عَمِیْمًا یَأْخُذُ بِاَیْدِیْنَا مِنْ مَهَامَةِ الْغَفَلَاتِ اِلٰی رَوْضَاتِ الْاُنْسِ وَالْهِبَاتِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

۱۱۳۔ اور یہ بھی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً مُشَعْشِعَةً فِی الْوُجُوْدِ کَشَعْشَعِ الشَّمْسِ فِی الطُّلُوْعِ وَالصُّعُوْدِ بِاَنْوَاعِ الضِّیَاءِ الْمَمْدُوْدِ مَضْرُوْبًا بَعْضُهَا فِیْ بَعْضٍ حَتّٰی تَغِیْبَ الْاَعْدَادُ وَیُفَاضُ عَلَیْنَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَیْضِ وَالْاِمْدَادِ فَیْضًا عَمِیْمًا تَعُمُّنَا اَنْوَارُهٗ فِیْ جَمِیْعِ جِهَاتِنَا السِّتِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

میں نے یہ تینوں وظائف الشیخ السید محمد یوسف المصری سے حاصل کیے۔ انہوں نے مؤلف سے لیے اور وہ ہیں عارف باللہ الشیخ ابراہیم حلمی القادری۔

جناب السید یوسف المصری نے مجھے اس طرح اجازت دی جیسے انہیں مختلف نے دی۔ اور یہ ۲۷ رجب ۱۴۰۸ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ الحمدللہ یہ عظیم مجربات ہیں۔

۱۱۴۔ سیدی یوسف النبہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سعادۃ الدارین میں سیدی محمد ابی شعر الشامی کا یہ وظیفہ ہے۔ خواب میں جناب آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام یا حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کے لیے مفید ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْمَكْتُوْبِ مِنْ نُّوْرِ وَجْهِكَ الْاَعْلَى الْمُؤَبَّدِ الدَّائِمِ الْبَاقِیْ الْمُخَلَّدِ فِیْ قَلْبِ نَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَأَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْوَاحِدِ بِوَحْدَةِ الْاَحَدِ الْمُتَعَالِیْ عَنْ وَحْدَةِ الْكَمِّ وَالْعَدَدِ الْمُقَدَّسِ عَنْ كُلِّ اَحَدٍ وَبِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ... اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرِّ حَيَاةِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ الْاَعْظَمِ لِكُلِّ مَوْجُوْدٍ صَلَاةً تُثَبِّتُ فِیْ قَلْبِی الْاِيْمَانَ وَتُحَفِّظُنِیَ الْقُرْاٰنَ، وَتُفَهِّمُنِیْ مِنْهُ الْاٰيَاتِ، وَتَفْتَحُ لِیْ بِهَا نُوْرَ الْجَنَّاتِ، وَنُوْرَ النَّعِيْمِ، وَنُوْرَ النَّظْرِ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ...

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَيَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ بِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

۱۱۵۔ اسے سو مرتبہ پڑھا جائے۔ خواب میں دیدار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کے لیے مفید ہے۔ یہ قطب زمانہ جناب علی بن محمد الحبشی (نفعنا اللہ بہ) کا وظیفہ ہے۔ الحمدللہ یہ مجرب ہے (مصنف)

۱۱۶۔ سیئون سے ہمارے پاس ایک ارادت مند کا خط آیا۔ اس نے مجھ سے یہ نسخہ ذکر کیا ہے۔ اپنے خط میں کہتے ہیں۔ ہم نے السید علی با شیخ بلفقیہ کے خط میں پایا ہے۔ السید العلامہ المحدث سالم بن احمد بن جندان نے مجھے اس کی اجازت فرمائی ہے۔ تین سو مرتبہ اخلاص کے ساتھ فاتحہ پڑھنے، باوضو سونے سے صلحاء میں سے جسے چاہے دیکھ سکتا ہے۔ اور جناب سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے زیادہ موزوں اور بہتر ہے۔

۱۱۷۔ ابو القاسم السبکی اپنی کتاب المولد المعظم میں جناب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

مَنْ صَلّٰى عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِى الْاَجْسَادِ وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِى الْقُبُوْرِ . . .

جس نے ارواح میں رُوحِ سیدنا محمد، جسموں میں آپ کے سراپا اقدس اور قبروں میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ انور پر درود پڑھا۔ وہ خواب میں میری زیارت سے شادکام ہوگا۔ جس نے میری زیارت کی تو قیامت کو اس کی شفاعت کروں گا۔ جس کی شفاعت کروں گا وہ میرے حوض سے سیراب ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دے گا۔[1]

۱۱۸۔ جناب احمد عبد الجواد المدنی کی صلاۃ الانوار و سر الاسرار لرویۃ النبی المختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عنوان سے کتاب ہے اور یہ درود خواب میں جناب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے عظیم نسخہ ہے۔

۱۱۹۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُقْتَفٰى صَلَاةً وَّسَلَامًا تَجْمَعُنَا بِهِمَا مَعَ

---

[1] سعادۃ الدارین ۴۸۴۔

الْمُصْطَفٰی جَهْرًا وَّ حَقًّا مَعَ الصِّدْقِ وَالْحُبِّ وَالصَّفَاءِ الْاَوْلِيَاءِ وَالْخُلَفَا، وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

خواب میں آقا علیہ السلام کی زیارت کے لیے از حد مفید ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے مجھ پر بھی کرم فرمایا ہے۔ الحمدللہ۔

۱۲۰۔ سیدی یوسف النبہانی کی کتاب الاسمی فی الاسما میں ہے، فرماتے ہیں:
جو خواب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا آرزومند ہے، دو رکعت پڑھے ان میں جو چاہے پڑھے اور سو مرتبہ یَا نُوْرَ النُّوْرِ، یَا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ بَلِّغْ عَنِّیْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحِيَّةً وَّسَلَامًا۔

عرض ہے اس کے قریب قریب عبارت ہم نے فائدہ نمبر ۱۶ میں ذکر کر دی ہے اور سعادتوں کے اوقات ہوتے ہیں۔

۱۲۱۔ خواب میں دیدار جناب مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لیے یہ مبارک وظیفہ عظیم مجربات سے ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْقَلْبِ الْمُنَوَّرِ وَالْجَاهِ الْاَكْبَرِ وَالْكَوْثَرِ صَلَاةً بِهَا كُلُّ عُسْرٍ يَتَيَسَّرُ وَكُلُّ قَلِيْلٍ يَكْثُرُ وَكُلُّ مَكْسُوْرٍ يُجْبَرُ وَكُلُّ ذَنْبٍ يُغْفَرُ وَكُلُّ عَيْبٍ يُسْتَرُ صَلَاةً فِیْ صَلَاةٍ عَدَدَ الْبَلَايِيْنِ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ يَتَكَرَّرُ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ (۳۱۳ مرتبہ)

بعض عقیدت کیشوں کے لیے اس میں اشارہ ہے۔ الحمدللہ یہ مجرب ہے۔ الحمدللہ یہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر عیاں فرمایا مجھے اس سے نوازا۔

۱۲۲۔ عالم بیداری اور خواب میں جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ملنے کے لیے

مجربات سے ہے۔ اس پر عمل کیا جائے جو بدایۃ الہدایہ میں ہے جیساکہ ہمارے بزرگوں کا طرزِ عمل رہا۔

۱۲۳۔ یہ وہ نسخہ ہے جس سے محب اپنے آقا و محبوب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قریب ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ، وَدَلِيْلِ الْمُحْتَارِ وَالْهَادِيْ إِلٰى رِضَا الْغَفَّارِ، صَلَاةً تَخْلَعُ بِهَا عَلَيْنَا خِلَعَ الْقَبُوْلِ وَالْإِقْبَالِ وَالْأَنْوَارِ، وَالْوُصُوْلِ وَالْإِتِّصَالِ وَالْأَسْرَارِ، وَتَكْتُبُنَا بِهَا فِيْ دِيْوَانِ الْأَخْيَارِ، وَتُطِيْلُ بِهَا الْأَعْمَارَ، وَتَجْمَعُنَا بِهَا مَعَ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ، وَالْأَوْلِيَاءِ الْأَبْرَارِ، وَالْأَصْفِيَاءِ الْأَطْهَارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ فِيْ اٰنَاءِ اللَّيْلِ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

۱۲۴۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ پیر کی شب میں نے جناب الحاج الشیخ محمد الحبیب سے ملاقات کی۔ آپ نے مجھے ان دعوات ادریسیہ کی اجازت فرمائی۔ ۹۹ مرتبہ قضائے حاجات کے لیے مجرب ہے۔ اور جناب سرور کائنات علیہ اطیب التحیات وازکی الصلوات کے دیدار کے لیے ۴۱ مرتبہ پڑھی جائیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرے بھتیجے نے انہیں پڑھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شادکام ہوا۔ تو یہ ہیں وہ دعائیں۔

يَا غِيَاثِيْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ، وَمُجِيْبِيْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ، وَ مَعَاذِيْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَ يَا رَجَائِيْ حِيْنَ تَنْقَطِعُ حِيْلَتِيْ۔

۱۲۵۔ انہی (الشیخ محمد الحبیب السید) جن کا ذکر ابھی گزرا ہے، کا یہ نسخہ بھی ہے۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ کم از کم پانچ سو مرتبہ

صبح و شام ـــــ زیادہ سے زیادہ بائیس ہزار مرتبہ ـــــ فرماتے ہیں میں نے اسے پڑھا ـــــ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کے دیدار سے نوازا۔

اور فرماتے ہیں ہمارے پاس ایک آدمی اسے ہر روز بائیس ہزار مرتبہ پڑھا کرتا تھا اور روزانہ جناب آقا مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنار کی زیارت کرتا تھا۔ آپ نے مجھے اس کی اجازت فرمائی ـــــ میں نے اسے پڑھا ـــــ الحمدللہ مطلوب حاصل ہوا۔ مراد بر آئی۔ (مصنف)

۱۲۶- ربیع الاول ۱۴۰۹ھ میں پیر کی رات، جدہ میں کچھ ارادت مندوں کے ساتھ جناب سیدی الحبیب عبدالرحمٰن الکاف سے ملا۔ میری ہمراہی میں السید احمد بن صالح الحامد، صاحبزادہ عباس بن الشیخ محمد باشیخ؛ صاحبزادہ خالد باعباد تھے۔ جب مجلس پرکیف ہوئی تو میں نے جناب عبدالرحمٰن سے خواب میں جناب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کے دیدار کے لیے بزرگوں میں مروجہ اجازت طلب کی ـــــ اور فرمایا میں مدینہ منورہ میں تھا۔ ایک رات میں نے ایک شخص کو گفتگو کرتے ہوئے سنا اور اسے دیکھ نہ پایا ـــــ اس نے مجھ سے کہا ـــــ کیا کوئی نوید اور خوشخبری ملی ہے؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ اس نے مجھ سے کہا ـــــ دو سو مرتبہ پڑھیں أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ـــــ اور فرمایا کہ میں تمہیں اس کی اجازت دیتا ہوں۔

محترم جناب عباس نے عرض کیا، کیا اس میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اضافہ کر دیا جائے؟ فرمایا۔ اگر پڑھیں تو بہت اچھا ہے۔ میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی اور الحمدللہ زیارت سے شادکام ہوا۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ۔۔۔ (مصنّف)

۱۲۷۔ مدینہ منورہ میں ہمارے برادر محترم، الشیخ الحاج مار العیون محمد بویا سے ملے۔ انہوں نے اپنے جدامجد کی کتاب سے اس مبارک وظیفہ کی اجازت فرمائی۔ کتاب کا عنوان ہے "الستر الدائم للمذنب الهائم"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَظْهَرِ أَسْرَارِكَ وَمَنْبَعِ أَنْوَارِكَ الدَّالِ إِلٰى حَضْرَةِ ذَاتِكَ صَلَاةً تَرْضَاهَا مِنَّا لَهُ مَا دَامَ مُوْسٰى نَجِيًّا وَ إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلًا وَ مُحَمَّدٌ حَبِيْبًا ....صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۲۸۔ حضور سیدنا خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کے لیے مجربات میں سے ہماری کتاب "الفتح التام للخاص والعام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام سیدنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام" پڑھنے پر مداومت کرے۔ اس کے ساتھ مقصود حاصل ہوا اور بہت کچھ ملا۔ تجربہ کرلو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سعادت سے بہرہ ور ہوں گے۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

۱۲۹۔ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ پیر کی رات میں نیند اور بیداری (اونگھ) کی کیفیت میں تھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ عظیم وظیفہ میرے دل پر الہام ہوا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْجَمَالِ وَالْكَمَالِ وَأَدْنِ وَجْهَهُ الصَّبِيْحَ فِي الْجَمَالِ۔

اللہ تعالیٰ نے مطلوب سے نوازا۔ اس کی تعداد ۱۰۰ مرتبہ ہے۔ انتہائی تعداد ۹۹۹ ہے جیسا کہ مجھے کہا گیا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

۱۳۰۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ الْمَعَارِفِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ عَدَدَ حَسَنَاتِ کُلِّ عَارِفٍ وَّ غَارِفٍ ۔

کتاب (سر الاسرار والصلوات الطیب) تالیف الشیخ احمد الطیب بن البشر صفحہ ۵۶ میں ہے:

جس نے اس درود پاک پر مواظبت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ اسے آسانی دیگا بصیرت کھول دے گا، اور روشن کرنے والی ہستی جمالِ جہاں آرا، آقائے کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کثرت سے ملاقات ہوگی۔

الحمدللہ یہ مجرب ہے۔ (مصنف)

۱۳۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ فِی الدُّنْیَا قَبْلَ الْاٰخِرَۃِ فِیْ خَیْرٍ وَّلُطْفٍ وَّعَافِیَۃٍ ۔

مجھے سیدی شہاب الدین بن علی المشہور نے اس نسخہ سے نوازا۔ یہ ان مطالب ومقاصد کے لیے بہت مجرب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ معین ومددگار ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ۔

۱۳۲۔ ان عمدہ مقاصد ومطالب کے لیے یہ بہت مجرب وظیفہ ہے جس کی ہمیں جناب عبدالرحمٰن بن احمد بن عبداللہ الکاف نے اجازت فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ بِعَدَدِ نِعَمِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ وَاَفْضَالِہٖ ۔

یہ مجرب ہے (مصنف)

۱۳۳۔ صیغہ شجرۃ الاصل النوریۃ کو آخر تک پڑھا جائے۔ یہ سیدی احمد البدوی ابو فراج کا ہے۔ یہ درود پاک قضائے حاجات اور اہم امور کے لیے مجرب ہے

جب کوئی ضرورت پیش آئے تو اسے مسلسل تین روز نماز فجر کے بعد کسی طرح کی گفتگو کیے بغیر سو مرتبہ پڑھے۔ ضرورت پوری ہوگی۔ اگر پہاڑ کو بھی اپنے مقام اور جگہ سے ہٹانا چاہے تو اللہ کے حکم سے اس کی برکت سے وہ بھی ہٹ جائے گا۔ جب سرور کائنات، آقائے کل، فخر رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا آرزو مند ہو تو سوتے وقت دو رکعت ادا کرنے کے بعد پڑھے ـــــ اور وضو تازہ ہو ـــ اگر غسل کرلے تو افضل ہے۔ لباس پاک ہو، بستر پاک ہو، قبلہ رُخ دائیں پہلو لیٹے ہوئے سو مرتبہ پڑھے ـــــ پڑھنے کے بعد کہے۔

یَا مُحْسِنُ، یَا مُجْمِلُ أَرِنِي وَجْهَ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (اے محسن، اے مجمل! مجھے اپنے نبی جناب محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے رُخِ انور کی زیارت سے نوازدے)

۱۳۴۔ بیداری میں جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ـــ جمعہ کی شب تقریباً ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ جَمِيْعَ أَذْكَارِ الذَّاكِرِيْنَ وَجَمِيْعَ صَلَوَاتِ الْمُصَلِّيْنَ وَاجْعَلْ لِيْ جَمِيْعَ الْأَذْكَارِ لِذِكْرِيْ وَجَمِيْعَ الصَّلَوَاتِ لِصَلَاتِيْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الْمُطَهَّرِيْنَ الْكَامِلِيْنَ۔

جناب زین بن سمیط کی طرف سے اس کی اجازت ہے اور انہیں مصر کے الشیخ تیجانی عبدالحمید تیجانی سے اجازت مرحمت ہوئی۔ ۲۷ رمضان المبارک، ۱۴۰۷ھ

۱۳۵۔ جب میں شام میں حلب کی مسجد الاربعین میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ وظیفہ درود مجھ پر منکشف فرمایا۔ امام مسجد نے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے درود پاک کا تقاضا کیا۔ میں نے الشیخ عبداللہ رمضان

کو یہ لکھوا دیا۔ یہ وظیفہ بھی اس عظیم مقصد کے لیے بہت ہی مجرب ہے۔
وظیفہ یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طُوْرِ التَّجَلِّيْ۔ وَنُوْرِ الْجُزْئِيِّ وَالْكُلِّيِّ، صَلَاةً دَائِمَةً تَمُنُّ بِهَا عَلَيْنَا بِالْفَضْلِ۔ وَتُنَوِّرُ بِهَا عَقْلِيْ وَتَكْتُبُنَا فِيْ دِيْوَانِ رِجَالِ اللّٰهِ۔ وَتَجْمَعُنَا بِسَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ، حِسًّا وَّمَعْنًى۔ وَدَائِمًا مَعَنَا۔ وَاكْتُبْ لَنَا الْفَوْزَ بِالزِّيَادَةِ وَالْحُسْنٰى، وَاَعْطِ كُلًّا مَا تَمَنّٰى۔ وَلِلْخَيْرِ فَوَفِّقْنَا۔ وَعَلٰى طَاعَتِكَ فَاَعِنَّا۔ وَمِنْ بَابِكَ فَلَا تَطْرُدْنَا۔ وَفِيْ جَنَّتِكَ فَاَدْخِلْنَا وَمَعَ رَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاجْمَعْنَا: يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

۱۳۶۔ ہماری کتاب "عبیر الوردۃ علی نہج البردۃ" درج ذیل شعر ۱۱ یا ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ جناب سرکار رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے بہت ہی مفید ہے۔ لوگوں نے اسے پڑھا اور بامراد ہوئے۔ الحمد للہ۔

شَنَفْتُ اُذْنِيْ قَلِيْلًا مِّنْ مَحَامِدِهٖ
فَكَانَ شَهْدًا شَهِيًّا ذُقْتُهٗ بِفَمِيْ

۱۳۷۔ اللہ تعالیٰ نے اس لطیف وظیفہ درود سے نوازا۔ یہ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت کے لیے مجرب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْمَعْنَا بِالْحَبِيْبِ : قَرِيْبًا يَا قَرِيْبُ

۱۳۸۔ یہ درود پاک بھی انہی میں سے ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے مجھے نوازا۔

الحمد للہ۔ ۱۴ مرتبہ پڑھا جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَلْبَابِ الْمَفْتُوْحِ لِلطَّالِبِیْنَ وَالْفَیْضِ الْمَمْنُوْحِ لِلْوَاصِلِیْنَ صَلٰوۃً تَجْمَعُنَا بِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

۱۳۹۔ یہ وظیفہ درود شریف حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُحْیِیْ بِھَا رُوْحِیْ۔ وَتُوَفِّرُ بِھَا فُتُوْحِیْ وَتَدْفَعُ بِھَا حُجُبِیْ۔ وَتُنَوِّرُ بِھَا قَلْبِیْ۔ وَتُؤَکِّدُ بِھَا حُبِّیْ وَتُحَقِّقُ بِھَا قُرْبِیْ۔ وَتُذَکِّیْ بِھَا لُبِّیْ۔ وَتُفَرِّجُ بِھَا کَرْبِیْ۔ وَتَکْشِفُ بِھَا غَمِّیْ۔ وَتَغْفِرُ بِھَا ذَنْبِیْ، وَتَسْتُرُ بِھَا عَیْبِیْ۔ وَتُؤَھِّلُنِیْ لِرُؤْیَتِہٖ وَمُشَاھَدَتِہٖ۔ وَتُسْعِدُنِیْ بِمُکَالَمَتِہٖ۔ وَمُشَافَھَتِہٖ۔ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

۱۴۰۔ یہ وظیفہ درود خواب میں سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مجرب ہے۔ اس سے مجھے مصر میں نوازا گیا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ وَاَنْتَ وَسِیْلَتِیْ فَاَدْرِکْنِیْ سَرِیْعًا بِعِزَّۃِ اللّٰہِ۔

۱۴۱۔ اللہ تعالیٰ نے اس وظیفہ درود سے مجھے نوازا، یہ جناب نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی زیارت کے لیے مجرب ہے تین سو مرتبہ پڑھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ وَکَرِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَشْرَحُ بِهَا صَدْرِيْ۔ وَتُسَهِّلُ بِهَا أَمْرِيْ وَتُيَسِّرُ بِهَا عُسْرِيْ۔ وَتَقْضِيْ بِهَا وَطَرِيْ۔ وَتَغْفِرُ بِهَا وِزْرِيْ۔ وَتَرْفَعُ بِهَا ذِكْرِيْ۔ وَتَدْفَعُ بِهَا ضُرِّيْ۔ وَتَجْبُرُ بِهَا كَسْرِيْ۔ وَتُغْنِيْ بِهَا فَقْرِيْ۔ وَتُطِيْلُ بِهَا عُمْرِيْ۔ وَتُنَوِّرُ بِهَا قَبْرِيْ۔ وَعَلَى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

خاتمہ

ان فوائد کا جامع اپنے پروردگار سے زیادہ فیضان کا اُمیدوار، اللہ کے فضل سے عرض گزار ہے۔ میں نے توفیقِ ایزدی سے اس کتاب میں جو ممکن تھا جمع کر دیا ہے۔ غالباً یہ اس عظیم مقصد کے لیے منفرد اولیں کتاب ہے۔ اس بحرِ بیکراں اور خیر و بھلائی کی طرف آؤ، یقیناً اعمال کا مدار نیتوں پر ہے ــــ ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق اجر و ثواب حاصل ہوگا ــــ اس مقصد کے ساتھ تعلق ایک بہت بڑی آرزو ہے ــــ اس کے بارے میں صرف وہی جستجو کر سکتا ہے، ربِ ذوالجلال نے جس کی بصیرت و بصارت کو منور و روشن کر دیا ہو۔ وہ بہت سی اشیاء کا مشاہدہ کرتا ہے۔ جو اس کے دل کو منور کر دیتی ہیں ــــ یہاں کچھ فوائد ہیں جن کو ہم نے ذکر کر دیا ہے جیسے فائدہ نمبر ۹۸، ۹۹، ۱۰۱ اور ۱۰۲، ان جیسے اور بھی ہیں ــــ وظیفے چھوٹے ــــ تعداد کم ــــ تین مرتبہ۔

یہاں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کا عجیب حال ہے، ان کو قرب حاصل ہے اور ان کا قول بُرہان کا درجہ رکھتا ہے . . . ان میں کوئی جب جناب سیدِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا طالب ہوتا ہے تو بغیر کچھ پڑھے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کر لیتا ہے . . . کیونکہ ان کی ایک ایک گھڑی، ان کا ایک ایک لمحہ جناب سیدِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی حسین یادوں سے معمور ہے۔ ہم جیسے ــــ ضروری ہے کہ ہم کوشش کرتے رہیں ــــ تعداد میں اضافہ کریں ــــ اور اس بات (وان زدت فھو خیر لك) (اگر تو زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے) کے سائل کے لیے جناب حبیبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان کی پیروی کرتے رہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

زدان تر دخیر افان صلاتہ نعم من اللہ العظیم عظیمٌ

اگر تو بھلائی چاہتا ہے تو اور زیادہ کر، بیشک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود عظیم خدا کی عظیم نعمت ہے۔

اس لیے مَیں نے پسند کیا کہ محب کو آگاہ کروں کہ وہ تعداد میں اضافہ کرے تاکہ وہ مشاہدہ کی دولت سے مالا مال ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کی تو کوئی حد ہی نہیں، نہ وہ کسی ایک کے لیے مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے جسے چاہتا ہے نوازتا ہے ـــــ اور اللہ تعالیٰ فضلِ عظیم فرمانے والا ہے۔

بحمد اللہ جس کو جمع کرنے کا ارادہ اور عزم کیا تھا یہاں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی طباعت کے معاملہ کو آسان فرما دیا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس کے فیضان کو عام فرمائے گا ـــــ جو اس مجموعے میں کمی یا نقص دیکھے (یہ ہر انسان سے ممکن ہے) تو وہ ضرور اس کی کجی کو دُور اور کمی کو پُورا کر دے ـــــ اللہ تعالیٰ اسے اجر سے نوازے گا۔ اور جو کوئی اس میں خوبی دیکھے، اس کا سینہ کھل جائے۔ اور اس کا حال سنور جائے تو یہ اللہ کا فضل ہو گا۔ باطن و ظاہر، اوّل و آخر تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ اس کی بارگاہ میں التماس ہے کہ وہ اس کو اپنی رضا کے لیے خالص ـــــ جنابِ نبی کریم، آقائے رؤف و رحیم علیہ افضل والتسلیم کے قرب کا ذریعہ ـــــ اور روزِ جزا ہمارے لیے ذخیرہ بنا دے۔ جس روز مال کام آئے گا نہ بیٹے ـــــ مگر وہی سرفرازی حاصل کرے گا جو قلبِ سلیم لے کر حاضرِ بارگاہ ہو گا۔

الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہٖ وصحبہٖ وسلم۔

بحمد اللہ یہ ترجمہ ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ کو ساڑھے دس بجے تکمیل کو پہنچا۔

المؤلف: حسن محمد عبد اللہ شداد بن عمر باعمر

تقریظ

الحمد للہ وھو المستعان والصلوٰۃ والسلام علی سید ولد عدنان وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعہ باحسان۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ھدیہ درود وسلام نذر کرنے کے بہت خوبیاں اور فضائل ہیں۔ اس کے اجر وثواب کے پیشِ نظر بہت سے اہل علم نے ان کی تدوین کا اہتمام کیا۔ اس میں ہمارے برادر الشیخ الداعی الی اللہ حسن بن محمد شداد بھی شامل ہو گئے ہیں۔ یہ وراثت انہیں اپنے والد گرامی سے ملی ہے۔ انہیں حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے گہری عقیدت تھی، بڑی محبت تھی۔ یہی محبت کا ورثہ انہوں نے اپنے صاحبزادے حسن کے لیے چھوڑا ہے — انہوں نے جمع کیا، تالیف کی..... تحریر کیا اور پہچان کرائی — جو اپنے والد کے مشابہ ہے تو وہ زیادتی نہیں کرتا..... انہوں نے مجھے اس فن کی دو تالیفوں سے آگاہ کیا۔ ایک کا نام نفحات الفوز والمقبول فی الصلاۃ والسلام علی سیدنا الرسول صلی اللہ علیہ وسلم — اور دوسری مغناطیس القبول فی الوصول الی رویۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم — اور جو آج ہمارے سامنے ہے۔ میں نے اس کا اکثر حصہ ملاحظہ کیا ہے۔ مجھے اس پر بڑی مسرت اور خوشی ہوئی — ان کا یہ کارنامہ قابلِ ستائش ہے اور جناب حبیب شفیع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں قُرب کا ذریعہ۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ ان کو، ان کی اولاد اور بھائیوں کو اور ہمیں محبت میں سچے عُشاق کے زمرے میں رکھے۔

عبدالقادر بن احمد السقاف — بدھ ۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ

سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود — گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں — اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود — ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

خلق کے دادرس سب کے فریاد رس — کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا — اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا — اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب — تا ابد اہلسنت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں — شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش! محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور — بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

کلام: شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

مُحمدٌ أشرفُ الأعرابِ والعجمِ

مُحمدٌ خيرُ مَنْ يَمشي على قَدَمِ

مُحمدٌ تاجُ رُسْلِ اللهِ قاطِبةً

مُحمدٌ صادِقُ الأقوالِ والكلِمِ

مُحمدٌ ثابِتُ الميثاقِ حافِظُهُ

مُحمدٌ طيّبُ الأخلاقِ والشِّيَمِ

مُحمدٌ رُوِيَ بالنُّورِ طِينَتُهُ

مُحمدٌ لَمْ يَزَلْ نُورًا مِنَ القِدَمِ